انوارِ قمریہ

(حصہ دوم)

ملفوظات

شیخ الاسلام حضرت خواجہ محمد قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ

تالیف

مولانا قاری غلام احمد سیالوی مدظلہ

مفتی دارالافتاء آستانہ عالیہ سیال شریف

دارالعلوم قمر الاسلام سلیمانیہ

پنجاب کالونی کراچی فون ۵۳۷۶۷۹۳-۵۳۶۸۸۳ فیکس ۵۸۳۸۳۴

انوارِ قمریہ

(حصّہ دوم)

ملفوظات

شیخ الاسلام حضرت خواجہ محمد قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

تالیف

مولانا قاری غلام احمد سیالوی مدظلہ

مفتی دارالافتاء آستانہ عالیہ سیال شریف

دار العلوم قمر الاسلام سلیمانیہ

پنجاب کالونی کراچی فون:- ۵۳۷۶۷۹۳ ، ۵۳۷۶۸۸۴ فیکس ۵۸۳۰۸۳۷

marfat.com

جہاں میں اہلِ ایماں صورتِ خورشید پھرتے ہیں
اُدھر ڈوبے اِدھر نکلے اِدھر ڈوبے اُدھر نکلے

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

نام کتاب .... انوارِ قمریہ (حصہ دوم)

مؤلف .... مولانا حافظ قاری غلام احمد سیالوی

ناشر .... دار العلوم قمر الاسلام سلیمانیہ، کراچی

باہتمام .... سید ابوالحسن شاہ منظور ہمدانی

کمپوزنگ .... حافظ محمد عابد سعید (فون: 5082601)

ایڈیشن .... اول ۔ مارچ ۲۰۰۳ء

ہدیہ .... ۱۶۰ روپے

ملنے کے پتے

دار العلوم قمر الاسلام سلیمانیہ، پنجاب کالونی، خیابانِ جامی، کراچی
دار العلوم ضیاء شمس الاسلام، سیال شریف، سرگودھا

marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تقریظ

امیر شریعت و طریقت حضرت خواجہ محمد حمید الدین سیالوی مدظلہ
زیب سجادہ آستانہ عالیہ سیال شریف

الحمد علی نعم اللہ و الصلوٰۃ و السلام علی خیر خلق اللہ وعلیٰ آلہ و اصحابہ وعلیٰ جمیع اولیاء امتہ اما بعد۔

انوار قمریہ ملفوظات حضرت شیخ الاسلام سیدنا و مرشدنا وھادینا خواجہ محمد قمرالدین قدس سرہ، تالیف قاری و مفتی دار الافتاء خانقاہ عالیہ سیال شریف میری نظر سے گزری ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آستانہ عالیہ سیال شریف کے مریدین، متعلقین، متوسلین اور متوصلین کی سیرت سازی میں اس کا مطالعہ مفید ترین ہے۔ خداوند کریم اپنے پیارے حبیب ﷺ کے صدقے ہم سب کو حضور شیخ الاسلام رضی اللہ عنہ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

محمد حمید الدین عفی عنہ

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الانتساب

بحضرتِ اقدس شیخ الطریقت والمعرفت مجاہد ملت والمسلمین امیر الشریعت والمجاہدین نائب شیخ الاسلام والمسلمین کھف الغرباء والمساکین الحاج الحافظ خواجہ محمد حمید الدین صاحب السجادہ آستانہ عالیہ القریۃ العظیمہ سیال شریف ادام اللہ اظلام برکاتہ بطول بقائۃ وحیاتہ بالعزۃ والعظمۃ الشرف بالدوام۔

(آمین ثم آمین)

غبار تراب نعال السیال

غلام احمد عفی عنہ المعتکف آستانہ عالیہ سیال شریف

marfat.com

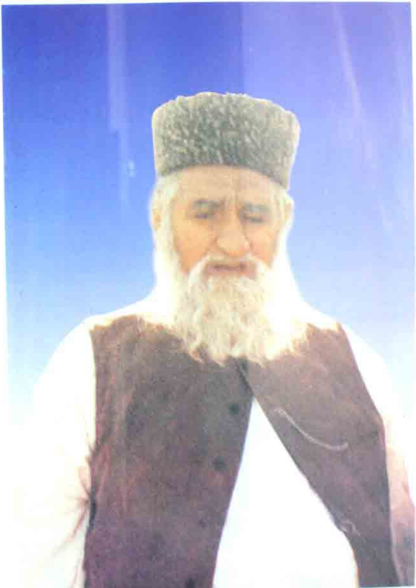

شیخ الاسلام حضرت علامہ خواجہ محمد قمرالدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ

marfat.com

امیرِ شریعت حضرت خواجہ محمد حمید الدین سیالوی مدظلہ عالی سجادہ نشین آستانہ عالیہ سیال شریف

marfat.com

آستانہ عالیہ سیال شریف قریہ عظیمہ سیال شریف ضلع سرگودھا

marfat.com

marfat.com

فہرست مضامین

مضامین	صفحہ نمبر
نعت	۲۱
منقبت	۲۲
تقریظ علامہ عطاء محمد بندیالوی علیہ رحمۃ الباری	۲۵
سعادتِ طباعت	۲۷
کرم بالائے کرم	۳۱
خاص وصیتیں	۳۵
علمِ دین کی اہمیت	۳۷
شیخ الاسلام کا حاشیہ	۳۹
سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا مزارِ مقدس	۴۱
تاریخ الخلفاء للعلامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ	۴۲
مناظروں کا بیان	۴۵
فروکہ میں غیر مقلد لوگوں سے خطاب	۴۷
دل آزاری کے متعلق شیخ الاسلام کی رباعی	۵۶
دستور ۱۹۵۶ء کا دیباچہ	۵۷
ایک اہم مسئلہ	۵۸
ذکر جہر نفی اثبات	۶۱
درود شریف کبریت احمر کی اجازت	۶۳
مشائخ کانفرنس	۶۷
غریب نواز حضرت ثالث کا خلاصہ خطاب	۷۱

marfat.com

مضامین	صفحہ نمبر
اسلامی قانون کے مخالفین کی تنقید کا جواب	۷۲
نظامِ الٰہی یا نظامِ مصطفویﷺ	۷۳
خاص کرامت پیر سیال	۷۹
پیر سیال کی ایک اور کرامت	۸۱
کراماتِ پاک	۸۳
افتتاح دارالعلوم ضیاء شمس الاسلام، سیال شریف	۸۵
ضیاء الامت علیہ الرحمۃ کا بیان	۸۷
مولانا سید مراتب علی شاہ صاحب کا بیان	۸۹
علامہ سدید الدین صاحب کا بیان	۹۰
درسِ حدیث میں شامل تلامذہ	۹۱
حضور غریب نواز کی کرامت و جہاد	۹۳
غیور مسلمان کا واقعہ	۹۹
حقیقی درویشوں کے حالات	۱۰۱
حضرت وحیہ کلبی کا مشرف اسلام	۱۰۵
ضروری یادداشت	۱۰۹
حاجی غلام حسن صاحب	۱۱۳
وصیت	۱۱۶
حاشیہ شیخ الاسلام	۱۱۷
کرامت	۱۲۳
فکرامت	۱۲۵
ملفوظات	۱۳۷

marfat.com

صفحہ نمبر	مضامین
۱۴۵	گھریلو زندگی
۱۴۹	یکم شوال
۱۵۵	الاستفتاء
۱۷۷	موئے مبارک
۱۹۳	روحانی فیوضات کا سبب
۱۹۴	یارسول اللہ کہنا جائز ہے
۱۹۷	حضرت علی رضی اللہ عنہ کی زیارت
۲۰۱	کتاب مذہب شیعہ لکھنے کا سبب
۲۰۵	حقوق اللہ و حقوق العباد
۲۱۳	شیعہ روافض کی توبہ
۲۱۵	دارالعلوم ضیاء شمس الاسلام سیال شریف
۲۲۵	ٹیلی فون سے افادہ اور استفادہ
۲۲۷	صحابہ کرام کی شانِ اقدس
۲۳۹	غیر معتبر روایات کا حکم
۲۴۶	اختلاف کی وجوہات
۲۵۵	انتخاب صدارت
۲۷۱	ان الحکم الا للہ
۲۸۴	قطعہ تاریخ وصال
۲۸۵	اعلیٰ حضرت پیر سیال کی آخری نماز اور وصال
۲۸۷	اجداد و اولاد پیر سیال
۲۹۵	تواریخ الاعراس

marfat.com

marfat.com

بدرگاہِ سید المرسلین ﷺ

آں جملہ رسل ہادی برحق کہ گزشتند ۔ برفضل تو اے ختم رسل دادہ گواہی

در خلق و در خلق توئی نیر اعظم ۔ لا تدرک اوصافک لم ندر کماہی

یا احسن یا اجمل یا اکمل اکرم ۔ واللہ باخلاقک فی الملایا ہی

ز آفاق پریدی و زا فلاک گزشتی ۔ درجا تک فی السدرۃ غیر المتناہی

بل کیست حقیقت کہ عروج تو زسدرہ ۔ والذکرلقی حیذ من جملہ متاہی

تو باعث تکوین معاشی و معاوی ۔ اے عبداللہ ست مسلم بتو شاہی

عالم بہواداریت از ہوش برفتہ ۔ آہو شدہ دریم و بصحرا شدہ ماہی

امید بکرمت کہ مکارم شیم تست ۔ من کیستم و چیست معاصی و تباہی

آئس نیم از فضل تو اے روح خدا وند
نظرے کہ رباید زقمر رنج و سیاہی

حضرت خواجہ محمد قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہدیہ عقیدت بہ پیش شیخ الاسلام والمسلمین شیخ طریقت امیر ملت حضرت الحاج خواجہ محمد قمرالدین قدس سرہ العزیز۔

قمرِ ملت قمرِ دیں قمرِ جہاں
هست ایں تابندہ رو فروخندہ جاں

فرخندہ رواں قمرِ دیں است بالیقیں
دین و ملتَ رامعین است قمرِ دیں

قمرِ ما قمرِ زمن اے یارمن
کن یقیں حق است ایں گفتار من

شد جہاں روشن زقمرِ ماشنو
دیں منور گشت زقمر ماشنو

ہر کہ بدمنکر رسولِ مرتضٰی
نیز اصحابِ رسول مجتبیٰ

کرد سرکوبی ہمہ را قمرِدیں
فتنۂ مرزائیہ مردست زیں

قربانیہا داد از برائے ملک و دیں
ختم کرد عیسائیت از ملک ایں

بر شریعت وقف کرد مالش تمام
زندہ گشت سنت ازیں اے نیک نام

برطریق آبائے خود کردست جہاد
از برائے ملک و دیں ایں خوش نہاد

کن نظر بر نیک رفتارش مدام
پس شنو گفتار او را خوش خرام

سنت احمد ہمہ کردارِ او
آمد وجود از حیدرِ کرار اوؑ

جدِ پاکش ہست عباس و علی
شد وجودش مظہرِ حضرت علی

من غلامِ او غلاماں را غلام
سعادتِ دارین زو خواہم مدام

(خادم آستانہ عالیہ سیال شریف غلام احمد سیالوی)

۱۲؍شعبان المعظم ۱۴۰۰ھ

marfat.com

قمرِ ذی شانِ ہدایت

مردِ حق آگاہ مقبولِ اللہ العالمین

عاشق ختم الرسل محبوب ربّ العالمینؒ

قمرِ ذی شانِ ہدایت، نیرِ تابانِ دیں

مہرِ علم و معرفت خواجہ محمد قمرالدینؒ

حضرتِ مولیٰ علی کے علم وعرفاں کے امین

وارثِ علم نبیؐ، خواجہ محمد قمرالدینؒ

جس کا مقصد زیست تھا اعلائے دینِ مصطفیٰ

دینِ حق کے پاسباں خواجہ محمد قمرالدینؒ

وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا کی وہ روشن مثال

مظہر لَنَھْدِیَنَّھُمْ محمد قمرالدینؒ

عشقِ محبوبِ خدا جس کی متاع بے بہا

عاشقِ محبوب رب خواجہ محمد قمرالدینؒ

مصطفیٰ کی آل کی تعظیم اور توقیر میں

بے نظیر و بے مثال خواجہ محمد قمرالدینؒ

رہنمائے سالکان و مقتدائے عارفاں

افتخارِ چشتیاں، خواجہ محمد قمرالدینؒ

marfat.com

باغبانِ گلشنِ خواجہ محمد شمس الدیں
فخرِ جملہ خواجگاں خواجہ محمد قمرالدینؒ

ضیاء الامت کے ہیں رشد ضیاء الدیں کے جانشیں
نورِ عینِ شمس الدیں خواجہ محمد قمرالدینؒ

جدوجہدِ قیام پاکستان میں تھے پیش پیش
قائدِ تحریکِ پاکستاں، محمد قمرالدینؒ

کی قیادت جس نے ہر مشکل گھڑی میں قوم کی
قائدِ قوم و وطن، خواجہ محمد قمرالدینؒ

داعیانِ دین کو جس کی قیادت پہ تھا ناز
قائدِ اربابِ دیں خواجہ محمد قمرالدینؒ

مشرقی و مغربی سارے ہی پاکستان کے
قائدِ علمائے حق خواجہ محمد قمرالدینؒ

ناز ہے عظمتؔ کو اپنی خوش نصیبی پہ بجا
اس کے مرشد حق نما خواجہ محمد قمرالدینؒ

نتیجہ فکر: سید عظمت علی شاہ ہمدانی مدظلہ العالی

marfat.com

تقریظ

از حضرت العلامہ مولانا عطاء محمد صاحب چشتی گولڑوی قدس سرہ العزیز

حضور اعلیٰ حضرت خواجہ محمد شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کا جو خاندان عالیشان ہے وہ اس شعر کا پورا پورا مصداق ہے۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

اس خاندان عالی شان کا دوسرا فرد حضرت خواجہ محمد الدین المعروف ثانی صاحب اسم بامسمی لاثانی تھے بندہ یہاں لاثانی صاحب کا ایک ملفوظ ذکر کرتا ہے جوان کے تیسرے صاحبزادہ محمد سعد اللہ مرحوم سے سنا ہے۔ ملفوظ یہ ہے کہ حضرت اعلیٰ شمس العارفین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا سیال شریف میں عرس منایا جا رہا تھا، بڑی مخلوق عرس پر حاضر تھی خصوصاً مستورات کا بڑا انبوہ تھا۔ گھر میں اتنی بھیڑ تھی کہ مستورات کو لیٹنے کے لئے چارپائی نہیں ملتی تھی۔ آخر خدا خدا کر کے عرس ختم ہوا اور مخلوق اپنے گھروں کو واپس ہونے لگی میاں صاحبزادہ محمد سعد اللہ صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے جب مخلوق کو گھر جاتے دیکھا تو میرے منہ سے یہ نکلا کہ شکر ہے پیر بھائی گھروں کو جانے لگے ہیں۔ گھر میں اٹھنے بیٹھنے کے لئے جگہ نہیں۔ میاں سعد اللہ صاحب فرماتے ہیں کہ جب والد گرامی جناب ثانی صاحب نے میری یہ بات سنی تو مجھے زور سے پکارا سعد اللہ کیا کہہ رہے ہو میں نے عرض کی جناب کیا کہہ رہا ہوں پیر بھائیوں نے تنگ کر لیا ہے اٹھنے بیٹھنے کے لئے جگہ نہیں ہے، اب پیر بھائی گھروں کو جا رہے ہیں۔ اب کچھ آسانی ہوگی۔ حضرت ثانی صاحب نے جواب میں فرمایا

marfat.com

کہ تمہارا تو یہ خیال ہے لیکن اپنے باپ سے نہیں پوچھتے میرا تو جی چاہتا ہے کہ ان پیر بھائیوں کے ساتھ ان کے گھر چلا جاؤں، حضرت ثانی صاحب کی اپنے مریدین کے ساتھ محبت عشق کی حد تک تھی اور مریدین کی محبت بھی اسی طرح کی تھی۔

اب اس خاندان عالی شان کا تیسرا فرد ملاحظہ فرمایئے جن کا نامِ نامی اسم گرامی حضرت خواجہ محمد ضیاء الدین رحمۃ اللہ علیہ تھا، یہ اپنے زمانہ کے فاروق اعظم تھے، کفار کے ساتھ بڑا غضب رکھتے تھے، اسی لئے ان کو مجاہد اعظم بھی کہا گیا ہے اور شرع شریف کے بڑے پابند تھے۔ میں چھوٹا سا تھا کہ ہمارے علاقہ پدھراڑ میں حضرت مجاہد اعظم خواجہ محمد ضیاء الدین صاحب تشرف لائے، میرے والد گرامی نے مجھے ثالث صاحب کے پیش کیا۔ انہوں نے مجھ پر دست شفقت بھی پھیرا میرے لئے دعا بھی فرمائی، اس وقت ہمارے علاقہ کے بڑے بڑے زمیندار آپ کی خدمت میں موجود تھے، ثالث صاحب کا حسن و جمال اور رعب باکمال تھا۔ آپ کا رعب اس مکان میں لوگوں پر چھایا ہوا تھا، تمام لوگ دم بخود تھے ایسا معلوم ہوتا کہ آپ کے جلال سے تمام مکان بھرپور ہے۔

اب ان کے بعد چوتھا مرتبہ حضرت شیخ الاسلام والمسلمین خواجہ محمد قمرالدین صاحب کا ہے آپ کی ساری زندگی جہاد میں گزری ہے۔ حضرت مولانا مفتی غلام احمد صاحب نے حضرت شیخ الاسلامؒ کے بہترین ملفوظات ''انوارِ قمریہ'' کی شکل میں لکھے ہیں جو کہ مطالعہ کے قابل ہیں۔ دعا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ مفتی غلام احمد کو اپنے پیرانِ عظام کی برکات سے سرفراز فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

تمام اہل سنت والجماعت مسلمانوں کے لئے یہ کوشش صدقات جاریہ کی طرح مفید ترین ہے۔

(عطاء محمد چشتی گولڑوی، ڈھوک دھمن داخلی پدھراڑ، تحصیل وضلع خوشاب)

۱۹۹۴-۲-۶

سعادتِ طباعت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ' ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اللہ تعالیٰ جل جلالہ وعم نوالہ کے گونا گوں انعامات میں سے مجھ پہ ایک خاص انعامِ عظیم یہ ہے کہ رب العالمین نے مجھے حضور شیخ الاسلام والمسلمین حضرت علامہ خواجہ محمد قمرالدین سیالوی رضی اللہ عنہ کی غلامی کے شرف سے نوازا۔ اور مزید کرم اب یہ فرمایا کہ حضور شیخ الاسلام رضی اللہ عنہ کے ملفوظاتِ طیبات "انوارِ قمریہ" جلد دوم کی طباعت واشاعت کی توفیق عطا فرمائی۔

حضور شیخ الاسلام رضی اللہ عنہ کی غلامی کا شرف وہ شرفِ عظیم ہے کہ جس کے حصول پہ جتنا بھی فخر کیا جائے بجا ہے اور جتنا بھی اس شرفِ عظیم کے حصول پہ شکر ادا کیا جائے اس کا حق ادا نہیں کیا جا سکتا۔

شیخ الاسلام کی ذات والا صفات ایک نعمت غیر مترقبہ ہے۔ آپ کا شمار ان نفوسِ قدسیہ میں ہے جن کا وجود مسعود ہے باعث رشد و ہدایت ہے۔ جنہوں نے اسلام کی تبلیغ واشاعت نہ صرف مواعظ حسنہ سے بلکہ اخلاق حسنہ اور اعمال صالحہ کے ذریعہ فرمائی۔

آپ کا تعلق اس زمرۂ مقدسہ سے ہے جس کے سرخیل خواجہ بزرگ خواجہ غریب نواز حضرت خواجہ معین الدین چشتی رضی اللہ عنہ نائب الرسول کی حیثیت سے ہندوستان میں رونق افروز ہوئے تو اس ظلمت کدۂ کفر و شرک کو نورِ اسلام سے اس طرح منور فرمایا جو اپنی مثال آپ ہے۔

پھر اس مرکز نور سے ہر طرف روشنی پھیلتی گئی۔ چراغ سے چراغ روشن ہوتے گئے۔ یہاں تک کہ قبلۂ عالم نور محمد مہاروی رضی اللہ عنہ سے وہ شمع فروزاں ہوئی، جس نے آگے بیشمار

marfat.com

شمعیں روشن کیں۔ غوثِ زماں قطب دوراں پیر پٹھان حضرت خواجہ شاہ سلیمان تونسوی رضی اللہ عنہ نے اس شان سے نور پھیلایا کہ ہر طرف تاریکیاں کافور ہوتی گئیں اور قدیم صوفیاء عظام کے مراکز کی یاد تازہ ہوگئی۔

شاہ سلیمان تونسوی کے روشن کردہ چراغوں کی روشنی میرے گھر حضرت خواجہ امیر احمد بسالوی رضی اللہ عنہ کے ذریعہ بھی پہنچی۔ میرے والد ماجد پیر طریقت عاشق مشائخ چشت حضرت پیر سید محمد شاہ ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کو حضور اعلیٰ بسالویؒ نے خلافت عطا فرما کر دندہ شاہ بلاول سے ترک سکونت کر کے میانوالہ ضلع اٹک میں سکونت پذیر ہونے کا ارشاد فرمایا اور آپ کے حسب ارشاد میانوالہ میں زمان آباد شریف کے نام سے آستانہ قائم ہوا۔ رب کریم نے مجھ پہ اپنا خاص کرم فرماتے ہوئے پیر پٹھان حضرت شاہ سلیمان تونسویؒ کے محبوب اور کثیر الفیضان مرید اور خلیفہ پیر سیال لجپال حضرت خواجہ شمس العارفین سیالوی رضی اللہ عنہ کے افادات، برکات، فیوضات اور کمالات کے مظہر وامین اور آپ کے چوتھے سجادہ نشین حضور شیخ الاسلام والمسلمین حضرت علامہ خواجہ محمد قمرالدین سیالوی رضی اللہ عنہ کے دامن سے وابستگی کے شرف و سعادت سے نوازا۔ جس کی لجپال ذات کی عنایات اور نوازشات اپنی مثال آپ ہیں۔ اس لجپال ذات کی نسبت سے اور اس کی سرپرستی میں ظاہری بے سروسامانی کے عالم میں قائم ہونے والے ادارہ دارالعلوم قمرالاسلام سلیمانیہ کو رب کریم نے عالمی سطح پر خدمتِ علم و دین کے شرف سے نوازا۔

یہ بھی اس لجپال کی عنایت ہے کہ انوارِ قمریہ جلد دوم کی طباعت و اشاعت کی سعادت اس ادارہ کے ذریعہ مجھے نصیب ہو رہی ہے۔

انوارِ قمریہ حضور شیخ الاسلام رضی اللہ عنہ کے ملفوظات طیبات ہیں، جو آپ کے مرید صادق حضرت علامہ مفتی غلام احمد سیالوی مدظلہ العالی نے تالیف فرما کر غلامانِ پیر سیال پہ احسان عظیم فرمایا۔ اور مجھ پہ مزید احسان یہ فرمایا کہ مجھے ان کی طباعت اور اشاعت کی سعادت

marfat.com

حاصل کرنے کا موقع بخشا۔

میرے لئے اس سے بڑھ کر اور سعادت کیا ہو سکتی ہے کہ مجھے اپنے شیخ کامل حضور شیخ الاسلام رضی اللہ عنہ کے ملفوظات کی طباعت و اشاعت کی توفیق نصیب ہوئی۔

این سعادت بزور بازو نیست تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

میں نے اس کی پروف ریڈنگ اور تصحیح کی ذمہ داری برادر عزیز پیر سید عظمت علی شاہ ہمدانی حفظہ اللہ تعالیٰ مہتمم دارالعلوم قمر الاسلام سلیمانیہ کو تفویض کی، جو اس نے سعادت عظمیٰ سمجھ کر قبول کی اور انجام دی۔ بعد ازاں نظرثانی کے لئے فاضل مؤلف حضرت علامہ مفتی غلام احمد سیالوی مدظلہ کی خدمت میں پیش کی اور ان کی اجازت و منظوری سے طباعت کے زیور سے آراستہ کر کے منظر عام پہ لانے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔ اس سپاس و تشکر کے ساتھ کہ میں اس عظیم خدمت کے قابل سمجھا گیا۔

منت منہ کہ خدمت سلطان ہمی کنی منت شناس ازو کہ بخدمت گذاشتت

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ اقدس میں عاجزانہ التجاء ہے کہ رب کریم ہمیں اپنے مرشد کریم حضور شیخ الاسلام رضی اللہ عنہ کے ان ملفوظات طیبات سے استفادہ کر کے رشد و ہدایت حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ابوالحسن شاہ منظور ہمدانی

بانی و ناظم اعلیٰ

دارالعلوم انجمن قمر الاسلام سلیمانیہ

marfat.com

۷۸۶

۷۹۶

۳۱۳

فذالک حسنہ لاریب فیہ

دلیل حسن او شمس وقمر شد

شیخ الاسلام سیال شریف حضرت خواجہ محمد قمر الدین رحمۃ اللہ علیہ

عالم باعمل زاہد بے ریا صوفی باصفا زینت اولیاء

عاشق صادق سرور انبیاء جن کی ہر اک ادا سنتِ مصطفیٰ

ایسے پیرِ طریقت پہ لاکھوں سلام

از خواجہ فخر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ

دُرِیم حکمت

اے کہ شیخ و فقیہ و راہبری قائم اللیل و صائم الدہری

گرنہ شدول زحب دنیا پاک ازسرِ کوئے دوست بے خبری

حضرت خواجہ غلام فخر الدین سیالویؒ

اگر تو پاس داری پاس انفاس بسلطانی رسانندت ازیں پاس

ترا یک پند بس در ہر دوعالم زجانت بر نیاید بے خدادم

عبدالرحمٰن جامیؒ

marfat.com

کرم بالائے کرم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کریم رب کا کرم بالائے کرم ہی تو ہے کہ اس کریم ورحیم نے نیست سے ہست فرمایا تو احسن التقویم میں پیدا فرما کر اپنے حبیب کریم علیہ وعلیٰ آلہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی امت کے شرفِ عظیم سے نوازا۔

پھر مزید یہ کہ صراط مستقیم کی ہدایت نصیب فرما کر اپنے اُن پیاروں، عظمت کے میناروں، ہدایت کے ستاروں کی عقیدت ومحبت اور قرب ومعیت کے شرف وسعادت سے نوازا، جن کے ذریعے اُس نے قرآنِ کریم میں صراط مستقیم کی توضیح وتصریح فرمائی۔

"اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ط صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ط"

(سورۃ الفاتحہ)

"فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ؁"

(سورۃ النساء)

پھر مزید یہ کہ ان محبوبین ومقبولین عباد صالحین میں سے شیخ الاسلام والمسلمین، قائد العلماء الربانیین، شاہد الاولیاء الکاملین، حضرت علامہ حافظ خواجہ محمد قمرالدین سیالوی رضی اللہ عنہ جیسے شیخ عظیم اور مرشد کریم کی بیعت وصحبت کے انعام واکرام سے نوازا۔

اور پھر مزید یہ کہ اب اس مرشد کریم کے معنوی صحبت نصیب فرما رہا ہے۔ ؎

اس کرم پہ فخر جتنا بھی کروں وہ ہے بجا　　شکر جتنا بھی کروں حق ہو نہیں سکتا ادا

حضور شیخ الاسلام رضی اللہ عنہ کے مجلسی حالات ومشاہدات اور ملفوظات طیبات

marfat.com

''انوارِ قمریہ'' کی صورت میں مدون و مرتب کرنے کی سعادت آپ کے نیاز مند و سعادتمند مرید اور آستانہ عالیہ سیال شریف کے مفتی حضرت علامہ قاری غلام احمد سیالوی مدظلہ العالی کو نصیب ہوئی اور انوارِ قمریہ جلد دوم کی طباعت و اشاعت کی سعادت دارالعلوم قمرالاسلام سلیمانیہ کراچی کے بانی و ناظم اعلیٰ برادر بزرگوارم محترم جناب سید ابوالحسن شاہ منظور ہمدانی مدظلہ العالی کو نصیب ہوئی اور طباعت کے لئے مسودہ کی پروف ریڈنگ اور تسوید و تصحیح کی سعادت مجھ بے بضاعت کو نصیب ہوئی۔

اس معنوی صحبت میں ایمانی حلاوت اور روحانی طمانیت کا کس قدر سامان ہے۔ بیان نہیں کیا جا سکتا۔ اس کا تعلق وجدان سے ہے۔ یہ کیفیت ہے جو صورتِ الفاظ میں نہیں سمیٹی جا سکتی۔ یہ حال ہے جو قال میں نہیں سما سکتا۔

ذوق ایں می نشاسی بخدا تا نچشی

مرشد کریم کے ملفوظاتِ طیبات باصرہ نواز ہوتے ہیں تو بصارت کے ساتھ بصیرت و روحانیت کو بھی شاداب کرتے ہیں۔ ملفوظات کی لطافتوں کیساتھ صاحب ملفوظات کی عظمتوں سے قلب و روح، فکر و شعور، ہوش و خرد، ذوق و وجدان یوں سرشار ہوتے ہیں کہ حضور و شہود کی کیفیت نصیب ہو جاتی ہے اور مرکز و محور وہ مرشد باکمال ہوتا ہے جس کا حسن و جمال اور فضل و کمال اپنی مثال آپ ہے۔

حسینے، نازنینے، مہ جبینے سراپا حُسن و خوبی قمر دینے
زہے عظمت گند گریک نگاہے بسوئے خستہ حالے خوشہ چینے

حضور شیخ الاسلام قدس سرہ کے ملفوظاتِ طیبات اور مجلسی حالات و مشاہدات کے علاوہ آپ کے روحانی فیوضات، آپ کے علمی افادات، آپ کی کرامات و کمالات، آپ کی دینی و ملی خدمات، مذاہب باطلہ اور فرق باطلہ کے ساتھ آپ کے مناظرات، سیاسی و

marfat.com

سرکاری تنظیمات وشخصیات کیساتھ آپ کے تعلقات، آپ کے خاندانی شجرات اور حالات، آپ کے خانوادہ عالیہ کی دینی، علمی، روحانی خدمات وغیرہ ''انوارِ قمریہ'' میں مجتمع کر کے فاضل مؤلف زید فضلہٗ نے حضور شیخ الاسلام اور آپ کے آبائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کی علمی وسعتوں اور روحانی رفعتوں کو خراج تحسین پیش کرنے اور انہیں عامۃ المسلمین کیلئے بالعموم اور آستانہ عالیہ سیال شریف کے متوسلین کے لئے بالخصوص استفادہ کا ذریعہ بنانے کی سعی محمود فرمائی ہے۔ رب کریم اپنے فضل عمیم کے شایانِ شان انہیں اجر عظیم عطا فرمائے۔ (آمین)

رب ذوالجلال نے پیر سیال لجپال کو جس لطف و منال سے نوازا ہے۔ وہ اپنی مثال آپ ہے۔ حضور اعلیٰ پیر سیال شمس العارفین حضرت خواجہ محمد شمس الدین سیالوی رضی اللہ عنہ تا موجودہ سجادہ نشین امیر شریعت حضرت علامہ حافظ خواجہ محمد حمید الدین سیالوی مدظلہم العالی تمام حضرات گرامی ظاہری و باطنی علوم و معارف کے مجتمع رہے ہیں۔ مشائخ سیال شریف نے متقدمین صوفیاء عظام کے طرز پر خانقاہ اور درسگاہ کا سلسلہ ساتھ ساتھ بحسن وخوبی جاری رکھا۔ حضور شیخ الاسلام رضی اللہ عنہ نے اپنے آباء کرام کی عظمتوں، اُن کی علمی وسعتوں اور روحانی رفعتوں کو نہ صرف برقرار رکھا بلکہ اُن میں اضافہ فرمایا۔ آپ نے خانقاہِ شمسِ منیرِ دین کے ساتھ درسگاہ دارالعلوم ضیاء شمس الاسلام کو وسعت دے کر ان کی رونقوں کو دوبالا فرمایا۔ آپ پون صدی تک مطلعِ حیاتِ مستعار پر قمر رشد و ہدایت کی حیثیت سے ضیاء بار رہے اور ہر سو رشد و ہدایت کا نور بکھیرتے رہے۔

جس نے پھیلایا رشد و ہدایت کا نور ــــ قمرِ رشد و ہدایت پہ لاکھوں سلام

قمر رشد و ہدایت کی ضیاء باریوں اور ضیاء پاشیوں کے کچھ جلوے اور جھلکیاں ''انوارِ قمریہ'' کی صورت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کی جا رہی ہے۔ کتاب کو ہر اعتبار سے معیاری بنانے کی مقدور بھر کوشش کی گئی ہے۔ مگر کوشش بسیار کے باوجود تمام خطاؤں، خامیوں، کوتاہیوں کا ازالہ بندہ خطاکار کے اختیار میں نہیں۔ کمپوزنگ کے بعد ایک

marfat.com

بار پروف ریڈنگ کرنے کے بعد مسودہ نظر ثانی کے لئے فاضل مؤلف زید فضلہ' کی خدمت میں پیش کیا۔ دوبارہ کمپوزنگ کے بعد پھر پروف ریڈنگ کی اور غلطیوں کے ازالہ کی کوشش کی۔ سہ بارہ فائنل کمپوزنگ کے بعد برادر گرامی سید ابوالحسن شاہ منظور ہمدانی زید مجدہ' سے مکمل پڑھوانے کے بعد پھر میں نے پروف ریڈنگ کی۔ کچھ خطائیں اور خامیاں نظر آئیں جنہیں دور کرنے کی کوشش کی اور کچھ ایسی بھی ہوں گی جو میری نگاہ کوتاہ میں نہیں آسکیں۔ لہٰذا قارئین کرام سے التماس ہے کہ دورانِ مطالعہ کسی قسم کی خامی، غلطی، کوتاہی مشاہدہ فرمائیں تو ازراہِ عنایت مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں ازالہ کیا جا سکے۔

رب کریم اپنے فضل عظیم اور لطف عمیم سے اس دینی، علمی، روحانی خدمت کو شرفِ قبولیت سے نوازے۔ انوارِ قمریہ کے مؤلف گرامی حضرت علامہ مفتی غلام احمد سیالوی مدظلہ العالی کے علم وفضل، عمل، عمر میں اضافہ فرمائے۔ کتاب کی طباعت و اشاعت میں کسی بھی اعتبار سے حصہ لینے والے حضرات کو اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ ''انوارِ قمریہ'' سے ہمیں اپنے قلوب و اذہان کو منور کرنے کی توفیق بخشے اور قمرِ رشد و ہدایت کی ضیاء باریوں اور ضیاء پاشیوں سے تمام اہل اسلام کو بالخصوص غلامانِ شیخ الاسلام کو کما حقہ' فیض یاب ہونے کی توفیق ارزانی فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔

اللھم صل وسلم و بارک علیٰ حبیبک سیدنا محمد رحمۃ للعالمین

علیٰ آلہ و صحبہ اجمعین. برحمتک یاارحم الراحمین ط

محتاج ضیاءِ القمر

عبدہٗ الافقر

ابن یوسف ابوالازہر

عظمت علی شاہ ہمدانی حفظہ اللہ الاکبر

مہتمم: دارالعلوم انجمن قمرالاسلام سلیمانیہ

صدر: انجمن غلامانِ پیر سیال کراچی

marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(خاص وصیتیں)

عن ابی ذرؓ قال دخلت علی رسول اللہ ﷺ فذکر الحدیث بطولہ الیٰ ان قال قلت یا رسول اللہ ﷺ اوصنی قال اوصیک بتقویٰ اللہ فانہ ازین لامرک کلہ' قلت زدنی قال علیک بتلاوۃ القران و ذکر اللہ عزوجل فانہ ذکر لک فی السماء و نور لک فی الارض قلت زدنی قال علیک بطول الصمت فانہ' مطردۃ للشیطان و عون لک علیٰ امر دینک قلت زدنی قال ایاک و کثرت الضحک فانہ یمیت القلب و یذھب بنور الوجہ قلت زدنی قال قل الحق و ان کان مراً قلت زدنی قال لا تخف فی اللہ لومۃ لائم قلت زدنی قال لیحجزک عن الناس ما تعلم من نفسک۔

(مشکوٰۃ شریف، کتاب الآداب باب حفظ اللسان)

حضرت ابوذر غفاریؓ سے روایت ہے فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا پھر طویل حدیث بیان فرمائی۔ یہاں تک فرمایا کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ آپ مجھے وصیت فرمائیں آپ نے فرمایا میں تجھے اللہ تعالیٰ کے تقویٰ کی نصیحت و وصیت کرتا ہوں کہ وہ تیرے تمام امور کو مزین کر دے گا۔ میں نے عرض کی اور زیادہ مجھے فرمائیں تو فرمایا قرآن مجید کی تلاوت کر اور اللہ تعالیٰ کا ذکرنا تجھ پر

marfat.com

لازم ہے اس سے آسمان میں تیری یاد رہے گی اور زمین میں تیرے لئے نور ہوگا۔ عرض کی مجھے اور زیادہ فرمائیں تو فرمایا تجھ پر لازم ہے زیادہ خاموش رہنا کیونکہ یہ شیطان کو دھتکارتا ہے اور اپنے دینی امور میں تیرے لئے امداد ہے۔ میں نے عرض کیا اور زیادہ فرمائیں تو فرمایا اپنے آپ کو زیادہ ہنسنے سے بچا۔ کیونکہ یہ دل کو مردہ کر دیتا ہے اور چہرہ کی نورانیت کو لے جاتا ہے۔ میں نے عرض کیا مجھے اور زیادہ فرمائیں تو فرمایا حق سچ کہا کرو۔ اگرچہ کڑوا ہی ہو۔ میں نے عرض کیا کہ اور مزید فرمائیں تو آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کی رضا میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا خوف نہ کر۔ میں نے عرض کیا کہ اور مجھے زیادہ فرمائیں تو فرمایا تجھے وہ چیز لوگوں سے باز رکھے جو تو اپنے نفس سے جانتا ہے۔ یعنی عیوب کو ظاہر کرنا پسند نہیں کرتا تو لوگوں کے معائب بیان کرنے سے بھی باز رہ۔

مندرجہ بالا وصایا پر عمل کرنے والے عموماً مشائخ عظام اور علماء کرام ہوتے ہیں جو عوام وخواص کی رہنمائی فرماتے رہتے ہیں اگرچہ ہر مسلمان کے لئے تعلیم ہے تاہم عمل کرنے والوں کو سعادت دارین نصیب ہوتی ہے۔ اگر آدمی نے سنجیدہ اور متین بننا ہے تو یہ نصیحتیں اس کے لئے اکسیر سے بڑھ کر ہیں۔ ان پر عمل کرنے والوں کے دین ودنیا اور آخرت سنور جائیں گے۔ ورنہ سدا رہے نام اللہ تعالیٰ کا اور نہ کوئی رہا نہ رہے گا۔

marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِیْنَ ۝ (سورۃ العنکبوت کی آخری آیت، پارہ ۲۱)

ترجمہ: اور جنہوں نے ہماری راہ میں کوشش کی ہم ضرور انہیں اپنے راستے دکھا دیں گے۔ اور بے شک اللہ نیک لوگوں کے ساتھ ہے۔

(کنز الایمان، از مولانا احمد رضا خانؒ)

حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ معنی یہ ہیں کہ جنہوں نے ہماری راہ میں کوشش کی ہم انہیں ثواب کی راہ دیں گے۔ حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا جو توبہ میں کوشش کریں گے انہیں اخلاص کی راہ دیں گے۔ حضرت فضیل بن عیاضؒ نے فرمایا جو طلب علم میں کوشش کریں گے انہیں ہم عمل کی راہ دیں گے۔ حضرت سعد بن عبداللہؓ نے فرمایا جو اقامت سنت میں کوشش کریں گے ہم انہیں جنت کی راہ دکھائیں گے۔ (مولانا نعیم الدین مراد آبادیؒ)

شیخ الاسلام حضور خواجہ محمد قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ نے مندرجہ بالا آیت پڑھ کر فرمایا ہمارے طلباء علم دین پڑھ کر دنیا میں کسی کے دست نگر نہ ہوں۔ کفر کے اندھیروں سے اور جہالت کی تاریکیوں سے اہل عالم کو نکال کر اسلام کی دائمی روشنی میں لائیں۔ ہمیں پاکستان آزادی کی صورت میں عطا ہوا ہم نے اسے جانی و مالی قربانیاں دے کر حاصل کیا۔ محض اس لئے کہ مسلمان آزاد رہ کر اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک لہٗ جل و علا ذات اور اس کی معرفت حاصل کرے۔ اور احکام شریعت بجا لائے۔ ہمارا دارالعلوم پاکستان میں اس کا وجود غیر قوموں کی نظروں میں آ چکا ہے، اس کی خدمات مسلمانوں کو صحیح بنانے اور زیادہ سے زیادہ اسلامی روحانی طاقت دینے کی کوششوں میں اظہر من الشمس ہے۔ یہ مرکزی ادارہ پاکستان کی کمزوریوں کو دور کرنے کے لئے قائم ہے۔ دشمن کی آنکھیں اس پر لگی ہوئی ہیں۔ علاوہ ازیں

marfat.com

یہ دارالعلوم شیطانی طوفانِ دہریت، یہودیت، مرزایت اور رفض و بدعت کی لادینی طاقتوں کا قلع قمع کرنے کے لئے قائم ہے اور ہر اس علم کا مقابلہ کرنے کے لئے وجود میں لایا گیا ہے جو محبوب خدا علیہ السلام کے علم سے ٹکراتا ہو۔ اس مقابلہ کے لئے طالبِ علم کمر باندھیں گے جس سے دہریت ولادینیت کے مٹانے کی کوشش ہوگی۔

وَمَا ذٰلِکَ عَلَى اللّٰہِ بِعَزِیْزٍ (۲۳رصفر المظفر ۱۳۸۹ھ، دارالعلوم کے اجلاس میں فرمایا)

marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عن ابی قتادۃؓ قال قال رسول اللہ ﷺ اذا اُقیمت الصلوٰۃ فلا تقوموا حتیٰ ترونی قد خرجت (متفق علیہ)

فقہا گفتہ اند مذہب آن ست کہ نزد حی الصلوٰۃ بائد برخاست وشاید کہ بروں آمدن آنحضرت ﷺ دریں وقت می بود۔ (اشعۃ اللمعات)

عن ابی قتادۃ ان رسول اللہ ﷺ قال اذا دخل احدکم المسجد فلیرکع رکعتین قبل ان یجلس۔ (متفق علیہ)

در روایت ہست از ابی قتادہؓ انصاری کہ صحابی مشہور عقبی بدری حاضر شد ہمہ مشاہد را از فضلاء صحابہ بود۔ ایں حدیث متمسک شافعیہ است در ایجاب تحتیہ المسجد مجمل امر بر وجوب ونزد ما برائی ندب است بظاہر سیاق حدیث ناظر دریں است۔ والا لازم آید کہ واجب باشد پیش از جلوس و نہ چنیں است بالاتفاق۔ (اشعہ اللمعات، جلد اول، ص ۳۵۲)

شیخ الاسلام کا حاشیہ:

ومن استمرت عادته علیٰ ترک الندب و بخلاف ما ثبت بامر مهبط الوحی علیه الصلوٰۃ والسلام فقد تعدّی وظلم وکیف وأمر النبی ﷺ احق ان یاتمر به ولو کان ندبا۔ ومن ظن ان الامر المندوب احق ان یترک لا یعباء بقوله ولا بفعله۔

(محمد قمر الدین) (حاشیہ اشعۃ اللمعات، جلد اول، صفحہ ۳۵۲)

ترجمہ: اور جس شخص کی عادت ہمیشہ مستحب ترک کرنے کی ہو جائے اور جو مہبط وحی۔ محبوب کبریا ﷺ کے حکم سے ثابت ہو اس کے خلاف کا مرتکب ہو تو اس نے تعدی وظلم کیا کیونکر ظالم نہ ہو جب کہ نبی کریم ﷺ کا حکم بجا لانا زیادہ حق ہے۔ اگرچہ استحبابا ہی ہو اور جس نے گمان کیا کہ مستحب امر کو ترک کر دینا زیادہ حق ہے تو اس کے نہ قول کا اعتبار ہے نہ ہی اس کے عمل کی پرواہ ہے۔

marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خودی کی خلوتوں میں گم رہا میں　　خدا کے سامنے گویا نہ تھا میں
نہ دیکھا آنکھ اٹھا کر جلوۂ دوست　　قیامت میں تماشا بن گیا میں
(اقبالؒ)

خواجہ خواجگان حضرت خواجہ شمس الدین شمس العارفینؒ کے ملفوظات میں ہے، ایک موقع پر فرمایا جب سالک اپنی صفاتِ بشری کو حق تعالیٰ کی صفات میں فنا کر دے اور حق تعالیٰ کی صفات کے ظہور کا اُس پر غلبہ کرے تو اس کو قربِ نوافل کہتے ہیں، اور جو کوئی اپنی ہستی کو فنا کر دے یہاں تک کہ جمیع موجودات کے شعور سے بے خبر ہو جائے بلکہ اپنے نفس سے بھی خبر نہ رکھے چنانچہ بجز ذاتِ باری تعالیٰ اس کی نظر میں اور کچھ نہ رہے اس کو قربِ فرائض کہتے ہیں۔
(تحفۃ الابرار، از حالات خواجہ شمس العارفینؒ سیالوی)

صاحبِ مرآۃ العاشقین نے چند سخن کتاب مفاتیح الاعجاز سے لکھنے چاہے تو فرمایا یہ ابیات لکھ لو۔

شد بنقش موج ما دریا عیاں　　آنچہ در عالم تو میخوانی منم
چوں ظہور جملہ اسماء بماست　　مظہر اوصاف رحمانی منم
ہر دو عالم شد بہ ہستی ماعیاں　　اصل ہر پیدا و پنہانی منم
نیست عالم درحقیقت جز طلسم　　گنج بے پایاں اگردانی منم
(تحفۃ الابرار)

marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی مزارِ مقدس)

تاريخ الامم والملوک جلد ٦، صفحه ٨، تاريخ لأبی جعفر محمد بن جرير الطبری حدثنی الحارث قال حدثنی ابن سعد عن محمد بن عمر قال قتل علی عليه السلام وهو ابن ثلاث و ستين سنة صبيحة ليلة الجمعة لسبع عشرة ليلة خلت من شهر رمضان سنة ۴٠ھ. و دفن عند مسجد الجماعت فی قصر الامارة۔

حدثنی الحارث قال حدثنا ابن سعد قال اخبرنا محمد بن عمر قال حرب علی عليه السلام ليلت الجمعة فمكث يوم الجمعة و ليلة السبت و توفی ليلة الاحد لاحدی عشرت ليلة بقيت من شهر رمضان سنة ۴٠ھ وهو ابن ثلاث و ستين سنة۔

(درک المارب مناقب خلفاء راشدین اہل بیت کرام فی مناقب اسد اللہ الغالب، صفحہ ۲۲۶، مصنفہ محمد عبدالرب۔)

غسل دیا آپ کو امام حسن اور امام حسین اور عبداللہ بن جابر اور محمد بن حنفیہ نے اور نماز پڑھائی آپ کی حضرت امام حسنؓ نے، اور دفن کیا آپ کو شہر کوفہ میں رات کو اور نشان نہ بنایا اوپر سے قبر کا خارجیوں کے خوف سے۔ (یہ اصح روایت ہے)

شریک سے روایت ہے کہ لے گئے آپ کی نعش مبارک کو حضرت امام حسینؓ طرف مدینے کے۔ ابن عساکر سے روایت ہے کہ اونٹ پر آپ کی نعش مبارک کو رکھ کر چلے تھے کہ اونٹ راستے میں گم ہو گیا، پھر اس کا کسی نے نشان نہ دیکھا۔ اسی واسطے اہل کوفہ کہتے ہیں کہ آپ ابر میں ہیں۔ (یہ روایت معتبر نہیں)

marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تاریخ الخلفاء للعلامہ السیوطی، صفحہ ۱۷۴

فخرج علیٰ رضی اللہ عنہ من الباب نیادی ایہاالناس الصلوٰۃ الصلوٰۃ فاعترضہ' ابن ملجم فضربہ بالسیف فاصاب جبھتہ' الیٰ قرنہٖ ووصل الیٰ دماغہ فشد علیہ الناس من کل جانب فامسک و اوثق و أقام علی الجمعۃ واسبت وتوفی فی لیلۃ الاحد و غسلہ الحسن و الحسین و عبداللہ بن جعفر و صلیٰ علیہ الحسن و دفن بدار العمارۃ بالکوفۃلیلاً۔

مناقب المحبوبین، صفحہ ۱۰

شہادت و وفات ایشان شب درشنبہ بست ویکم ماہ رمضان شریف درسنہ چہلم ھجری شد. وبقولہٖ روز جمعہ ھفدھم ماہ مذکور و بقولہ بست و سوم ماہ مذکور کذا فی سفینۃ الاولیاء و در مختصر مجمع الاحباب نوشۃ شب ھفتدھم رمضان مجروح شدہ بود از دست ابن ملجم در مسجد کوفہ در شب یکشنبہ بست و نھم رمضان شہید شد قبہ ایشان در نجف است و ملا عبدالغفور لازی خلیفہ و خواھر زادہ عبدالرحمن جامیؒ نوشتہ کہ قبر ایشان در بلخ است در موضعکہ آستانہ امیر مشھور است ھکذا فی سفینہ الاولیاء ما در آداب الطالبین حضرت شیخ محمد

marfat.com

رحمة الله تعالیٰ مینو سند که وفات ایشاں بست و یکم و قیل هفدهم رمضان و توفی فی سنة اربعین و دفن فی الکوفته فی موضع یقال له نجف و فی روایة فی المسجد الجامع الکوفة عند قصر الامارة بالوصیة و در مختصر مجمع الاحباب نوشة که دفن الکوفة لیلة احد السابع والعشرین من شهر رمضان۔

نور الابصار فی مناقب آل بیت النبی المختار، صفحه ۹۶

و دفن فی الغری لیلاً موضع معروف یزار الی الآن ی قیل بالنجف فیه یقول بعض الشعراء.

سقتـه سضائب الرضوان سحا
کـجـو دیدیـه ینسجم انسجا ما
ولا زالـت رواة الـمـزن تهدی
الـی الـنجف التحیة والسلاما

و قیل دفن فی بیت منزله فی المسجد و قیل دفن بقصر الامارة بالکوفة کذا فی فصول و قیل غیر ذالک.

marfat.com

مولانا معین الدین اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کے متفرق اشعار

○

ٹوٹا جو کعبہ کون سی یہ جائے غم ہے شیخ
کچھ قصر دل نہ تھا کہ بنایا نہ جائے گا

○

خدا اس واسطے قائم کرے گا بزمِ محشر کو
کہ دیکھیں اولین و آخرین عزت محمد کی

○

دامن اس کا تو بھلا دور ہے اے دستِ جنوں
کیوں ہے بیکار گریباں تو میرا دور نہیں

○

کر دم بعقل سوا لے کہ بگو ایمان چیست
عقل در گوشِ دلم گفت کہ ایمان ادب است

رباعی

کسی بے کس کو اے بے داد گر مارا تو کیا مارا
جو آپ ہی مر رہا ہو اس کو گر مارا تو کیا مارا
نہنگ و اژدہا و شیر نر مارا تو کیا مارا
بڑے کافر کو مارا نفس امارہ کو گر مارا

○

marfat.com

مناظروں کا بیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللہ رب العالمین ○ الرحمن الرحیم ○ مالک یوم الدین ○ ایاک نعبد و ایاک نستعین ○ اھدنا الصراط المستقیم ○ صراط الذین انعمت علیھم ط غیر المغضوب علیھم ط ولا الضالین ○ آمین اللھم صل علیٰ سیدنا محمد وعلیٰ الہٖ و اصحابہ اجمعین ○

صفات الٰہیہ کے متعلق:

مولوی محمد قاسم نانوتوی کی عبارت پر حاشیہ شیخ الاسلام خواجہ محمد قمرالدین سیالویؒ (اور اس کے کمالات کے بے حد و بے پایاں اور بے کم و کیف ہونے کے جدا جدا کے بھی اور مجموعہ کے بھی قطع نظر اس کے اور کسی چیز کیا مقدور کہ خدا کے اوصاف کو قابو میں لے آئے ورنہ پھر وہ خدا کے کمالات کیا ہوئے)

اس پر قبلہ شیخ الاسلام کا حاشیہ درج ذیل ہے۔

کمالاتِ خدا وندی کا یہ مطلب ہرگز ہرگز نہیں لیا جا سکتا کہ ذات عزشانہٗ نے یہ اوصاف حاصل کرنے کے بعد کمال حاصل کیا ہے ورنہ تو کہنا پڑے گا کہ ذات کسی زمانہ میں غیر کامل تھی نیز کسی زمانہ میں ان اوصاف سے عاری تھی، معاذ اللہ۔ حالانکہ ازلاً ابداً اپنی اوصاف کاملہ

marfat.com

کے ساتھ متحد ہے تو گویا کمال صفت اوصاف کی ہے نہ متصف کی اسی وجہ سے کامل خدا کونہیں کہا گیا یہ اس کے اسماء میں نہیں آیا کامل کا لغوی اور اصطلاحی معنی آخری مرتبہ حاصل کرنے والا اور کمال پانے والا ہے۔ جو فرع ہے اس امر کی کہ پہلے مراتب نقصان طے ہوں تو اللہ العالمین کے حضور مجال ہے۔ (حاشیہ شیخ الاسلام محمد قمر الدین سیالوی)۔ (تقریر دلپذیر، ۱۳۴۶ھ، صفحہ ۱۸۲، از افاضات مولانا محمد قاسم صاحب دیوبندی مطبع قاسمی دیوبند میں چھپی اور کتاب خانہ قاسمی دیوبند ہی سے شائع ہوئی)

ایک مرتبہ مولانا سدید الدین سجادہ نشین صاحب مرولا شریف نے درج ذیل شعر کا مطلب دریافت فرمایا۔

دریائے شہادت چوں نہنگ لا بر آرد سر
تیمم فرض گرد و نوح را در عین طوفانش

واللہ اعلم آپ نے جواب کیا فرمایا بندہ تو درج ذیل شعر نقل کر سکا۔

نہیں جانتے ہم شہودی وجودی
باتیں ہیں دو اور خدا ایک ہے

و فی کل شیء لہ ایۃ تدل علی انہ واحد
برگ درختاں سبز در نظر ہوشیار ہر ورق دفتر یست ز معرفت کردگار

(خلاصہ)

لا الہ الا اللہ کا مفہوم اگر لاموجود الا اللہ لیا جائے تو عالم ظاہری کو بذریعہ لانفی عدم قرار دیا جائے گا۔ ظاہری طوفان بھی معدوم ہونے کی وجہ سے نوح علیہ السلام ایسا مقرب بھی پانی نہ پانے کی وجہ سے برائے نماز تیمم کرے گا۔ بہرحال ذات باری تعالیٰ کے سوا کسی کا وجود نہیں ہے۔

marfat.com

فروکہ میں غیر مقلد لوگوں سے خطاب

(بیس رکعت تراویح کے متعلق وضاحت)

قبلہ شیخ الاسلام رضی اللہ عنہ نے فروکہ میں خیر المدارس ملتان اور دیگر غیر مقلد لوگوں کے اجتماع کے متعلق فرمایا میں علاقہ خوشاب موضع کھوائی میں موجود تھا کہ مجھے مولانا عطاء محمد صاحب نے مناظرہ کے لئے بلایا۔ چند علمائے کرام کو ہمراہ لے کر ہم پہنچ گئے۔ مولانا قطب الدین صاحب جھنگوی، مولوی خدا بخش صاحب صدر مدرس مدرسہ امینیہ، مولوی غلام مصطفیٰ صاحب ساکن میانوالی مولوی قطبی صاحب ملتانی اور چند دیگر علمائے کرام فروکہ میں پہنچ گئے۔ مولوی خدا بخش صاحب کو بذریعہ مولوی سدید الدین صاحب مرلوی ہم نے بلایا اور اسے بتایا کہ غیر مقلد وہابی لوگوں کے ساتھ مناظرہ کرنا ہے وہ آتو گیا لیکن وہابی کے لفظ سے اسے غصہ آیا اور کہا جب تمہیں ضرورت پڑتی ہے تو ہمارا (دیوبندیوں کا) سہارا لیتے ہو اور ویسے ہمیں وہابی کہتے ہو؟ یہ بات اس نے برملا نہیں کہی تھی بلکہ مولوی سدید الدین صاحب مرلوی کو تنہائی میں کہی تھی۔ جب مجھے بتایا گیا تو میں نے مولوی خدا بخش مذکور کو کہا تو دیوبندی ہے تو اپنے ہم نواؤں میں چلا جا۔ میں خود مناظرہ کر لوں گا۔ جب ہم نے آپس میں مشورہ کیا اور بیس تراویح کا ثبوت بذریعہ احادیث صحیحہ دینے کی بات چیت کی تو مولانا قطب الدین صاحب کو مناظرہ کرنے کو کہا۔ انہوں نے فرمایا کہ جب میں بیس تراویح والی حدیث پیش کروں گا اور غیر مقلد اس کی تردید میں آٹھ رکعت والی روایتوں سے (جو نماز تہجد کا ثبوت ہیں) جواب دیں گے، ازاں بعد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کا عمل پیش کرنا پڑے گا اور اس کے وہ منکر ہیں، ہماری اس طرح کی آپس میں گفتگو کو مولوی خدا بخش مذکور نے جاسوسی کے طور پر مقابل فریق تک پہنچا دی جس سے غیر مقلد لوگ بزعم خود بہت خوش ہوئے اور غلط پروپیگنڈا کرنا شروع کر دیا کہ اہل سنت علماء کے پاس بیس تراویح کا کوئی ٹھوس ثبوت نہیں ہے۔ صبح سویرے جانبین سے

marfat.com

جب مکمل مناظرہ کی تیاری ہوگئی تو فقیر (حضرت شیخ الاسلام رضی اللہ عنہ) خطبۂ استقبالیہ کے لئے کھڑا ہوا تو خطبہ میں سورۃ الفاتحہ تلاوت کر کے بتایا کہ یہ سورۃ بطور خطبہ بھی میں نے پڑھی ہے اور اپنے دعوے کے ثبوت میں بھی یہی پیش کرتا ہوں کہ بیس رکعت تراویح کا ثبوت اسی سورۃ فاتحہ سے دوں گا۔ یہ سن کر ہمارے علماء کرام ذرا سہم گئے کہ سورۃ فاتحہ سے یہ ثبوت کس طرح دیں گے اور مخالف بھی ایک دوسرے کو دیکھ کر خوش ہوتے نظر آئے۔ گویا مذاق کر رہے تھے، بہر حال میں نے بیان جاری رکھا جس کا مختصر خلاصہ یہ ہے کہ یہ سورۃ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہر نماز کی ہر رکعت میں نمازی کو پڑھنے کے لئے بخشی ہے جس میں نمازی پہلے اللہ رب العزت کی حمد وثناء کرتے ہوئے کہتا ہے کہ تمام تعریفیں اللہ رب العزت کے لئے ہیں جو نہایت مہربان رحم فرمانے والا ہے۔ قیامت کے دن کا مالک ہے، ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں، تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں، ہمیں صراطِ مستقیم پر قائم رکھ، اسی کی رہنمائی فرما۔ ان لوگوں کی راہ جن پر تو نے انعام فرمایا۔ اب دیکھیں منعم علیہم ہستیاں کون ہیں، جن کی راہ پر گامزن ہونے کے لئے ہم بارگاہِ رب العزت میں اس کی حمد و ثناء خالقیت، ربوبیت، مالکیت کا اقرار کرتے ہوئے اسی بارگاہ صمدیت سے طلب کرتے ہیں۔ وہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام ہیں وہ صدیق حضرات اور شہدائے کرام ہیں، وہ صالحین صاحبان ہیں جن کی ہم نشینی ومعیت سعادت دارین کا سبب ہے جیسا کہ فرمان اقدس سے واضح ہے۔

انعم اللہ علیهم من النبیین والصدیقین والشهداء
والصالحین ط و حسن اولئک رفیقاo

نیز دیکھو محبوب کبریا ﷺ کی ذات بابرکات اصحابِ ثلاثہ سیدنا صدیق اکبرؓ، سیدنا عمر فاروقؓ اور سیدنا عثمان غنی ذوالنورینؓ تینوں کے ساتھ احد پہاڑ پر تشریف لے گئے پہاڑ کانپتا ہے تو آپ ﷺ اپنے پاؤں مبارک کی ٹھوکر سے اسے جلال میں فرماتے ہیں:

اسکن احد فانه علیک نبی و صدیق و شهیدان

marfat.com

اے احد سکون سے رہ کیونکہ یقیناً تجھ پر ایک نبی ہے اور صدیق ہے اور دو شہید ہیں۔

یہ احد پہاڑ ہی کو معلوم ہوگا کہ وجد میں آ کر کانپتا تھا یا ان ہستیوں کے آداب میں کوتاہی کی وجہ سے یا اسے کوئی اور گھبراہٹ ہوئی تھی، بہرحال اسے آرام دینے کے لئے آگاہ فرما دیا۔ منعم علیہم حضرات تیرے اوپر ہیں تجھے کانپنے کی کیا ضرورت ہے۔ اس فرمان سے ظاہر ہے کہ سیدنا عمر فاروقؓ اور سیدنا عثمان غنی ذوالنورینؓ ہر دو کے شہید ہونے کی خوشخبری حضور اقدس ﷺ نے پہلے ہی فرما دی۔ اب اهدنا الصراط المستقيم والی دعا کی طرف غور کریں کہ صراط الذين انعمت عليهم میں ان ہی حضرات کی اطاعت ہے یا نہیں؟

میں تھوڑی سی دیر میں فرض کرتا ہوں نمازِ تراویح سیدنا عمر فاروقؓ کی بیس رکعتیں قائم کردہ ہیں جو یقیناً وحتماً شہید ہیں اور صالح ہونے کے لحاظ سے بھی منعم علیہ ہیں۔ جن پر اللہ تعالیٰ کے بے شمار انعام ہیں جن کی اطاعت و پیروی ہم نماز میں بارگاہ رب العزت سے طلب کرتے ہیں۔ تو بیس رکعت نماز تراویح پر قائم رہنے کے لئے جب اللہ تعالیٰ سے مانگیں پھر ان کے پڑھنے اور ادا کرنے کا انکار کیوں کر کیا جا سکتا ہے؟ ہمیں تو یہ ارشاد ہے کہ امام مانگتا رہے تم آمین کہہ دو اور تم لوگ جو غیر مقلدوں کے امام کے پیچھے نماز پڑھتے ہو، اس کی ابتداء میں بھی خود بخود مانگتے ہو اپنے امام کی اس دعا پر تمہیں نہ اعتبار ہوتا ہے نہ تم صبر کر سکتے ہو تو بعینہٖ سیدنا عمر فاروق کی اطاعت کرنے کا اقرار واصرار اللہ تعالیٰ سے مانگ کر پھر عملی طور پر اس کا انکار کرنا غیر مقلد لوگو تمہارا کام ہے، اس کا نام اطاعت نہیں بلکہ نافرمانی ہے۔ یہ سن کر ہمارے علماء کے چہرے خوش نظر آنے لگے لیکن مخالف معاند مرجھا گئے کیونکہ جب انہیں بتایا گیا کہ ہم تو فرمانِ باری تعالیٰ کی اطاعت میں امام کی قرأت کو خاموش ہو کر سنتے ہیں جیسا کہ ارشاد اطہر ہے:

وَ إِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَ اَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ○

marfat.com

(جب قرآنِ پاک پڑھا جائے تو اسے غور سے سنو اور خاموش ہو جاؤ
تاکہ رحم کئے جاؤ)

جیسا کہ فرمانِ نبوی ﷺ ہے:

قراة الامام له قراة

امام کی قرأت مقتدی کی قرأت

لیکن اے غیر مقلدو! تم لوگ قرآن وحدیث کی مخالفت کرتے ہو، امام کی سورۃ فاتحہ پر اعتبار نہ کرتے ہوئے خود بھی اس کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھتے ہو اور پھر امام کی قرأت کو بھی صحیح تسلیم کر کے آمین بالجہر کرتے ہو جس میں منعم علیہم ہستیوں کی اطاعت زبانی حاصل کرنے کا اللہ کی بارگاہ میں سوال کرتے ہو۔ لیکن عملی طور پر ان ہستیوں کی مخالفت کرتے ہوئے جو بیس تراویح صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی قائم کردہ بیس تراویح ان کی سنت متواترہ کے منکر ہو۔ جس کی اطاعت میں نبی کریم ﷺ کا روشن اور جگمگاتا ہوا فرمان واضح ہے:

علیکم بسنتی و سنت الخلفاء الراشدین المهدین تمسکوا
بها و عضوا علیها بالنواجذ

تم پر لازم ہے کہ میری سنت کو اپناؤ اور خلفائے راشدین مہدیین کی
سنت کو مضبوطی سے پکڑو اسے اپنی داڑھوں سے مضبوط تھام لو۔

اب بتاؤ منکرین سنت کہ بیس تراویح، کتاب اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سنت صحابہ کرامؓ اور اجماع امت کے تواتر اور توارث کا انکار مسلمانوں کے شایانِ شان ہے؟ یہ سن کر بجائے جواب دینے کے ایک دوسرے کی طرف دیکھتے ہوئے ایسے نظر آئے جیسے بھاگنے کو تیار ہیں۔ ہماری جانب سے جب تحسین اور واہ واہ کی آوازیں بلند ہوئیں تو ایک ایک کر کے معاندین میدان چھوڑ گئے۔

marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دس رمضان المبارک ۱۳۹۸ھ شب جمعہ بعد از نماز تراویح کو آپ نے فرمایا کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عصر کی نماز دو رکعت پڑھا کر سلام پھیر دیا اور ذوالیدینؓ نے عرض کیا:

أقصرت الصلوٰة ام نسيت يارسول الله ﷺ؟

کیا نماز قصر کی گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں اور حضور ﷺ نے فرمایا:

كل ذالك لم يكن

(یہ دونوں نہیں ہیں)

بالآخر سرکار ﷺ نے دوبارہ چار رکعت پڑھائیں یہ ذوالیدینؓ والی روایت میری سمجھ سے بالا ہے اس کا مفہوم صحیح مجھے سمجھ نہیں آ رہا کیونکہ سوال کے جواب میں جب آپ نے فرمایا کل ذالک لم یکن یعنی نہ نمازِ قصر ہوئی اور نہ ہی مجھے نسیان ہوا، پھر دو رکعت کے بعد دوبارہ چار رکعت بھی پڑھائیں تو ہماری سمجھ سے یہ عقدہ حل نہیں ہو سکتا۔ اگر کوئی تمہیں سمجھ ہے تو بتاؤ؟ تھوڑی دیر کے بعد آپ نے فرمایا ایک دو باتیں خیال میں آئی ہیں ممکن ہے صحیح ہوں۔

۱۔ حضور ﷺ نے تعلیم امت کے لئے قصداً دو رکعت پڑھی اور پھر از سرِ نو چار رکعتیں پڑھائیں اس کا مطلب ہے کہ اگر کوئی شخص نماز ادھوری پڑھے یا پڑھائے تو اسے نئے سرے سے شروع کر کے پورا کریں۔ جیسا کہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

ولكم في رسول الله اسوة حسنة

یہ فرمان اس کی تائید میں ہے (یعنی تمہارے لئے رسول کی ذاتِ اقدس اعلیٰ نمونہ ہے)

۲۔ ہو سکتا ہے آپ ﷺ نے وہ نماز بیت المقدس میں پڑھائی ہو (بحالتِ سفر) کیونکہ ایک جگہ میں رہ کر دوسرے ملک میں نماز ادا کر دینا یہ تو آپ کی امت کے اولیاء کرام کی بھی شان ہے اور سرکارِ دو عالم ﷺ بطریق اولیٰ اس صفت کے حامل ہیں لہٰذا نہ قصر ہوئی نہ ہی نسیان۔ پھر دوبارہ پڑھا کر بحالتِ مقیم ادا فرمائی۔ واللہ و رسولہ اعلم۔

marfat.com

دوسرا مناظرہ:

''نابالغہ لڑکی کا نکاح باپ نے پڑھا دیا جو شرعاً نا قابلِ فسخ ہے''

قبلہ شیخ الاسلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ موضع کابلی ضلع جھنگ کے بعض معتبر آدمی میرے پاس آئے اور کہا کہ ہمارے علاقہ میں مرد عورتیں بلکہ بچوں تک خواہش کرتے ہیں کہ آپ وہاں تشریف لائیں۔ کیونکہ ہمارے اباؤ اجداد کا سلسلہ آپ کے اباؤ اجداد سے منسلک ہے اور ہمیں بیعت کرنے کی خواہش ہے۔ ان کے بار بار اسرار پر جب میں وہاں گیا تو مقامی مولوی نور محمد صاحب نے مجھے بتایا کہ ان لوگوں نے آپ کو مناظرہ کے لئے تکلیف دی ہے، بیعت کا بہانا بنایا گیا ہے کیونکہ یہاں ملتان شریف کے دیوبندی خیر المدارس والے اکٹھے ہو چکے ہیں جو کہ صغیرہ کے فسخ نکاح کے جواز پر مناظرہ کرنا چاہتے ہیں۔ میں نے کہا اگر مجھے سیال شریف میں ہی بتا دیتے تو میں کتابیں ساتھ لاتا بالآخر میں نے مولوی ولی اللہ، موضع سلیا والوں کی طرف بذریعہ بائی سائیکل آدمی بھیجا تاکہ ابو داؤد شریف اور مسلم شریف دے دیں۔ وہ چونکہ خود دیو بندی مسلک کا تھا اس نے بہانہ بناتے ہوئے کہا کہ یہ بڑے بڑے علماء اکٹھے ہیں تم ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے اس لئے بہتر ہے رات کو واپس چلے جاؤ اور کتابیں بھی بالکل نہ دیں۔ آخر میں نے سوچا مخالف فریق کے پاس اتنی کتابیں تو ہوں گی انہی سے ثبوت دکھا دیا جائے۔

صبح ہوئی تو چند زمیندار لوگ آئے اور کہا کہ مولوی صاحبان آپ کے ساتھ مناظرہ کرنا چاہتے ہیں کیا خیال ہے؟ میں نے کہا تیار ہوں، انہیں یہاں لاؤ۔ اگر وہ نہ آئے تو میں وہاں پہنچوں گا۔ پھر آخر وہ جواب لے کر آئے کہ مولوی صاحبان نے کہا ہے کہ نہ ہم آپ کے پاس آتے ہیں اور نہ ہی آپ ہمارے پاس آئیں میں نے کہا کہ پھر مناظرہ کیسے ہوگا۔ بالآخر کافی سوچ بچار کے بعد اپنی دھوم دھام مچاتے ہوئے آ گئے۔ ان کے آنے سے پہلے جس شخص کی لڑکی کے نکاح کا جھگڑا تھا اس سے میں نے پوچھا تو حنفی ہے؟ اس نے کہا میں صرف امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا قول مانوں گا۔ میں نے اس کا نشان انگوٹھا لگوا لیا بہرحال مولوی صاحب نے کہا صغیرہ کے فسخ نکاح کو آپ جائز نہیں سمجھتے۔ میں نے جواب دیا ٹھیک

marfat.com

ہے اس کا فسخ نکاح قطعاً ناجائز ہے تم جواز کا ثبوت پیش کرو اس نے مسلم شریف نکالی اور بولا میں پیش کرتا ہوں۔ یہ کہہ کر مسلم شریف کے اوراق الٹنے شروع کئے پھر دوسری جانب سے الٹے اوراق تمام آخر تک دیکھ کر اسے رکھ دیا اور ابو داؤد شریف کو اٹھایا۔ جب وہ روایت اسے نہ ملی تو میں نے بتایا کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ والی روایت ہے اس نے کہا جی ہاں! جی ہاں! وہی ہے۔ ہاں جب خود میں نے ہی وہ روایت نکال کر اسے دکھائی تو کہنے لگا یہی تو ہے اس کے جواز والے ثبوت میں تم اسے صحیح نہیں سمجھتے میں نے اسے کہا یہ تو بالغہ کی اجازت کے بغیر جو اس کے والد نے نکاح پڑھا دیا تھا اور بالغہ نے محبوب کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میرے والد نے میری مرضی کے بغیر نکاح پڑھا دیا تو حضور ﷺ نے اس کو اختیار دے دیا تھا۔

نابالغہ صغیرہ لڑکی کے فسخ نکاح کو بالغہ نوجوان لڑکی کے نکاح پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے۔ سنتے ہی وہ مخبوط ہو گیا، بالآخر اسے سمجھایا گیا کہ اسلام میں نابالغہ بیٹی کا نکاح باپ یا دادا پڑھا دے تو اسے خیار بلوغ ہی حاصل نہیں ہوتا اور باپ داد کے علاوہ کوئی اور ولی بعد پڑھا دے تو اسے خیار بلوغ حاصل ہوتا ہے اور بالغہ سے شرعاً اجازت لینا ضروری قرار دیا گیا ہے۔ اسی وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بالغہ لڑکی کو اختیار دیا تھا۔ (ابو داؤد شریف، باب فی البکر یزوجها ابوها ولا یستأمرها) میں ہے۔

عن ابن عباس رضی الله عنه ان جارية بكراً اتت النبی ﷺ فذكرت ان اباها زوجها فی كارهة فخيرها النبی ﷺ (ابو داؤد، صفحہ ۲۹۲)

قوله فذكرت ان اباها زوجها وهی كارهة فيه انه لا اجبار للولی علی البالغة ولو كانت بكراً وبه قال ابو حنيفة رحمة الله تعالیٰ قال الطيبی قيدها بالبكارة دون الصغر لاعتبار كراهتها فان قوله وهی كارهة حال بيان الهيئة المعقول عندا التزويج (مرقاۃ: ۱۲)

marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آپ نے فرمایا ایک عیسائی پادری کے ساتھ میرا مناظرہ ہوا اس کا مشہور نام ایم ایم براؤن تھا، اس نے اشتہار چھپوا کر مختلف علاقوں میں تقسیم کروائے اور اشتہارات میں مختلف علاقوں میں شہروں کے نام لکھوا کر اپنی تقریر کے متعلق اعلان کرا دیا تھا کہ فلاں جگہ پر فلاں فلاں تقریر کروں گا اور تمام مسلمانوں کو چیلنج کیا کہ کوئی عالم دین میرے ساتھ مناظرہ کرنا چاہے تو مجھے اطلاع دے۔ چنانچہ ایک اشتہار سیال شریف میں بھی پہنچا جس میں شہر سیال شریف کے متعلق بھی اس کی تقریر کا وعدہ لکھا ہوا تھا میں نے خود جا کر اسے دعوتِ اسلام دینے کا عزم کر لیا۔ اسی غرض سے چند ساتھیوں کو لے کر اس کی تلاش میں روانہ ہوئے جہاں اس کے متعلق پتہ چلتا وہاں پہنچتے متعدد مقامات پر جانے کے باوجود وہ نہ ملا۔ بالآخر منگووالی شہر کے بنگلہ پر اسے جا لیا۔ وہاں اس نے بہت سے خیمے لگوائے ہوئے تھے۔ اپنی رہائش کا مکمل انتظام کئے ہوئے تھا میں نے اسے پیغام بھیجا کہ ایک مسلمان تمہیں اسلام لانے کی دعوت دیتا ہے اگر قبول کر لے تو تیرے لئے سعادت ہوگی ورنہ مناظرہ کے لئے تیار ہو جاؤ۔ وہ پیغام سن کر آیا اور مناظرہ کی تیاری بتائی۔ آخر اس نے دو کرسیاں منگوائیں، ایک کرسی میرے سامنے پیش کر دی اور بیٹھنے کو کہا، دوسری پر آپ بیٹھ گئے۔ پہلے کلام شروع کرتے ہوئے بولا کہ یہ مولوی صاحبان کا معمول ہے کہ جب مناظرہ میں لاجواب ہو جاتے ہیں تو ناشائستہ کلمات کہنا شروع کر دیتے ہیں۔ آپ سے میں یہ اپیل کرتا ہوں کہ آپ ایسا نہ کریں اسے جواباً میں نے کہا کہ میں اس ذاتِ اقدس کی امت سے ہوں جو رحمۃ للعالمین بن کر تشریف لائے اور دنیا والوں کو تہذیب اور اخلاقِ حسنہ کی تعلیم سے نوازا۔ میری طرف سے بالکل مطمئن ہوں، یہ کہہ کر میں نے اس سے سوال کیا کہ تمہارا مذہب جو تمہاری مذہب کی کتابوں سے ثابت ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہے۔ کیونکہ تمہاری کتابوں میں متعدد واقعات موجود ہیں جو متعدد کتابوں

marfat.com

میں متضاد صورت میں درج ہیں۔ ایک کتاب میں بیان شدہ واقعہ تمہاری دوسری کتاب میں اس کے خلاف پایا جاتا ہے، ایک کو تسلیم کریں تو دوسرے کا انکار کرنا پڑتا ہے تو اس نے ثبوت طلب کیا اسے بتایا گیا کہ انجیل مرقس، انجیل لوقا، انجیل یوحنا، انجیل متی اٹھا کر دیکھیں، ان چار انجیلوں میں حضرت مسیح کے سولی پر لٹکائے جانے کے واقعات دیکھیں تو ایک دوسرے کے متضاد ہیں۔ وقت میں اختلاف ہے، بیان کرنے والوں میں اختلاف ہے، صلیب اٹھا کر لے جانے والوں میں اختلاف ہے، یسوع مسیح کو لکڑی پر لٹکانے والے مختلف اشخاص ہیں۔ یسوع کی صلیب پر جو کتبہ لگایا گیا اس کی عبارت میں اختلاف ہے، کہیں لکھا ہے یسوع ناصری یہودیوں کا بادشاہ تھا، وہ ناصری نے لکھا تھا۔ دوسری میں ہے کہ یسوع یہودیوں کا بادشاہ تھا۔ تیسری میں یسوع اور ناصری دونوں لفظ موجود نہیں۔ صرف یہودیوں کا بادشاہ لکھا تھا۔ یہ سنتے ہی اس نے تمام اناجیل خیمہ سے منگوائیں، حوالے پوچھے، میرے پاس حوالہ جات درج تھے کیونکہ عیسائی مذہب کی کتاب اسی وجہ سے تالیف کی گئی۔ چنانچہ اسے مندرجہ بالا حوالہ جات دکھائے گئے۔ اس نے اپنی کتابوں کو دیکھا کتابوں میں اختلاف اور انکی عبارتوں میں اختلاف تسلیم کر کے غصہ میں آ کر کہا کہ ہماری کتابوں میں اختلاف ضرور ہے اور ہاتھ میں لی ہوئی کتاب کو میز پر زور سے دے مارا اور کہا کہ ہم نے مان لیا ہے کہ ہماری کتابیں خراب ہو چکی ہیں۔ (خراب کو کھراب کہا) یہ کہہ کر اس کا رنگ زرد ہو گیا اور اپنے خیمہ میں گھس گیا۔ ہمارا خیال تھا کہ باہر آئے گا ممکن ہے دوبارہ کوئی ثبوت پیش کرے گا مگر وہ باہر ہی نہ آیا۔ مسلمانوں نے خوب نعرے لگائے لیکن وہ شکست خوردہ تھا بالکل نہ نکلا۔ آخر کار ہم فاتحانہ صورت میں واپس آئے، دوبارہ ہم نے سنا کہ سرگودھا میں پہنچا ہے، ہم پھر وہاں گئے اور تلاش کرنے پر نہ ملا۔ یقین ہوا ہماری آمد سن کر روپوش ہو گیا۔ اس کے بعد اس کا نام تک سننے میں نہ آیا۔

نوٹ: قبلہ شیخ الاسلام والمسلمین رحمۃ اللہ علیہ کی ڈائری ۱۹۳۵ء میں مذکورہ بالا واقعات کا حوالہ ۱۹ر جنوری بمطابق ۲۴ر شوال المکرم ۱۳۵۲ھ والے صفحہ پر یوں درج ہے۔

marfat.com

آج بمقام بنگلہ منگووالی پادری ایم ایم براؤن کا زبردست مناظرہ تھا۔ اللہ کریم کے خاص کرم و بطفیل حضرت رحمۃ للعالمین ﷺ اور بتوجہ حضرت قبلہ تونسوی غریب نوازؒ نہایت زبردست اسلام کو فتح ہوئی اور پادری مذکور نے تسلیم کر لیا کہ توریت و انجیل میں تحریف و رد و بدل موجود ہے جس کا سبب کاتبوں کی بے احتیاطی ہے۔ (انوار قمریہ جلد اول، صفحہ ۱۳۵، ۱۳۶ میں کچھ حوالہ جات رقم کئے گئے جن میں انجیل کے نسخوں میں اختلاف واضح کیا گیا ہے۔)

دل آزاری کے متعلق شیخ الاسلام کی رباعی

ایک رباعی حضرت قبلہ شیخ الاسلامؒ کی رقیمہ نقل کی جاتی ہے۔

ہزار گنج ز نعمت ہزار خوانِ کرم
ہزار طاعت شبہا ہزار بیداری
ہزار حج زکوٰۃ و ہزار روزہ و نماز
قبول نیست اگر خاطرے بیازاری

نعمتوں کے ہزار خزانے اور بخشش و سخاوت کے ہزار دستر خوان ہوں، ہزاروں عبادتیں جو راتوں میں کی جائیں ہزاروں بیداری میں دنوں کی عبادتیں ہوں، ہزار حج و زکوٰۃ اور ہزار ہی روزہ و نمازیں ادا کریں تو اگر کسی ایک دل کو تو رنجیدہ کرے گا تمام قبول نہیں ہیں۔

حیات خضر تصدق کنم بہ ہمتِ دوست　　　که ترکش ہمہ دارد روا بہ سینۂ من

(حضرت خواجہ قمر الملت والدین سیالویؒ)

دستور ۱۹۵۶ء کا دیباچہ

ہر گاہ کہ پوری کائنات پر حاکیت اللہ تعالیٰ کی ہے اور اختیار حکمرانی مقدس امانت ہے۔ جس کو پاکستان کے لوگ ان حدود کے اندر رہتے ہوئے استعمال کریں گے جو اللہ تعالیٰ نے مقرر کر دی۔

ہر گاہ کہ پاکستان کے بانی قائداعظم محمد علی جناح نے اعلان کیا تھا ''پاکستان جمہوری ریاست ہوگی جو عدلِ عمرانی کے اسلامی اصولوں پر مبنی ہوگی۔'' لہٰذا دستور ساز مجلس میں پاکستان کے عوام کی نمائندگی کرتے ہوئے طے کیا گیا ہے کہ پاکستان کی آزاد خودمختار ریاست کے لئے دستور بنایا جائے جس میں ریاست اپنے حقوق و اختیارات عوام کے منتخب کردہ نمائندوں کے ذریعے استعمال کرے گی۔

جمہوریت وحریت، مساوات، رواداری اور عدل عمرانی کے اصولوں کو جیسا کہ اسلام میں ان کی تشریح کی ہے پوری طرح ملحوظ رکھا جائے گا۔

پاکستان کے مسلمانوں کو انفرادی اور اجتماعی حیثیت سے اس قابل بنایا جائے گا کہ وہ اپنی زندگی اسلامی تعلیمات اور تقاضوں کے مطابق بسر کریں جیسا کہ قرآن پاک اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں بیان کیا گیا ہے۔

اقلیتوں کو اپنے عقیدے اور مذہب پر عمل کرنے اور اپنی ثقافت کو ترقی دینے کی آزادی ہوگی۔

جملہ بنیادی حقوق کی قانون و اخلاق کی حدود کے اندر آزادی ہوگی اور عدلیہ کی آزادی کی ضمانت ہوگی۔

marfat.com

ایک اہم مسئلہ

دیوبندی جس طرح حضرت یوسف علیہ السلام اور حضرت یعقوب علیہ السلام کی مقدس ہستیوں پر اعتراض کرتے ہیں اسی طرح بی بی زلیخا کے ساتھ حضرت یوسف علیہ السلام کا نکاح ناجائز ہونے کا بھی قبیح، بیہودہ و شنیع کلمات سے عفت و عصمت زلیخا کو داغدار کر کے حضرت یوسف علیہ السلام کی اعلیٰ و ارفع شان میں دریدہ ذہنی سے کام لیتے ہیں۔ قبلہ شیخ الاسلام سے اس معاملہ میں ایک دیوبندی کا مناظرہ میں شکست خوردہ ہونے کا بیان کیا جاتا ہے جس کے متعلق علامہ محمد اشرف صاحب مدظلہ العالی نے اپنی کتاب کوثر الخیرات کے صفحہ ۳۸۴ پر بھی رقم فرمایا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں (تنبیہ) یہ حضرت زلیخا کا حضرت یوسف علیہ السلام پر ایمان لانے سے پہلے کا واقعہ ہے جو فرطِ محبت اور وفورِ عشق کی وجہ سے سرزد ہوا۔ پھر نسوانی فطرت کی کمزوری کے تحت اپنے آپ کو بچانے کے لئے یہ الزام لگایا۔ بعد میں دین یوسفؑ میں داخل ہوئیں اور ان کا حرم محترم بننے کا شرف حاصل کیا جیسا کہ تفاسیر میں مذکور ہے۔ لہٰذا ان کی شان میں کوئی نازیبا کلمہ اپنی طرف سے ہرگز نہ کہنا چاہئے۔

بعض دیوبندی مثلاً احمد شاہ چوکیروی ان کے نکاح کے منکر ہوئے اور نازیبا کلمات استعمال کئے۔ مناظرہ کے دوران خواجہ قمرالدین سیالوی مدظلہ العالی نے پوچھا شاہ صاحب تم عدم ثبوت نکاح کے مدعی ہو یا ثبوتِ عدم نکاح کے؟ ثانی پر دلیل لاؤ وہ تم قیامت تک نہیں لا سکتے اور صورتِ اول میں عدم ثبوت سے ثبوتِ عدم لازم نہیں آتا۔ خصوصاً جبکہ مفسرین کرام اور اکابر امت مثلاً حضرت جامی علیہ الرحمۃ نے تشریح فرمائی ہے تو دیوبندی صاحب گریبان میں منہ ڈال کر بیٹھ گئے اور کوئی جواب نہ دے سکے۔ (انوار قمریہ حصہ اول، صفحہ ۱۳۷، ۱۳۸ میں شیخ الاسلام کے ملفوظات سے لکھا گیا ہے)

قالت امرات العزیز الأن حصحص الحق انا راودته' عن

marfat.com

نفسہ و انہ' لمن الصادقین o

اس آیت کریمہ کے مفہوم و ترجمہ پر غور کرنے سے یقین ہوتا ہے کہ بی بی زلیخا نے ظاہراً بغیر کسی جھجک و رکاوٹ کے حضرت یوسف علیہ السلام کی عصمت اور برأت کا ثبوت دیا ہے جس سے اشارۃً واضح ہے کہ اپنی ندامت پر اطاعت یوسف کا رجحان ہو گیا جو بعد میں نصیب ہو گئی، لہٰذا مقبولانِ خدا کی ہستیوں پر طعن و تشنیع کرنے والے اپنے ایمان کی خیر منائیں۔

(ہر دو صورت کی وضاحت)

عدمِ ثبوت نکاح اور ثبوتِ عدمِ نکاح ہر دو صورتیں پیش کر کے سوال کیا گیا جس میں مقابل مناظر خاموش ہوا۔ پہلے سوال کی وضاحت ہے کہ نکاح ثابت نہ ہونے کی دلیل لاؤ؟ دوسرے سوال کا مطلب ہے کہ نکاح نہ ہونے کا ثبوت لاؤ، جب نکاح تفاسیر اور مؤرخین کی کتابوں میں وضاحت سے مرقوم ہے تو مقابل مناظر کیسے نکاح کا ثابت نہ ہونا بیان کرتا ہے اور پہلی صورت میں کہ ثبوت پایا نہیں جاتا تو ثبوت کا حاصل نہ ہونا اس بات کی دلیل نہیں ہو سکتی کہ نکاح بالکل وجود میں آیا ہی نہ ہو۔ لہٰذا جب نکاح عام واضح ہے ہر دو حضرات کی اولاد امجاد ہونا ثابت ہے تو کوئی اور ثبوت ہو یا نہ ہو اس پر اعتراض فضول اور لغو ہے۔

قبلہ و کعبہ شیخ الاسلام رضی اللہ عنہ کے ملفوظات سے مندرجہ ذیل اشعار بھی ہیں جو کہ سیدنا علی کرم اللہ وجہ کے ارشادِ عالیہ میں مجاہدین کی کمر ہمت باندھنے اور شجاعت و بہادری پر برانگیختہ کرنے کا اصول ہے۔

أیّ یومین من الموت افر

یوم لا تقدر و یوم قدر

یوم لا تقدر لایأتی القضا

یوم قدر لأیاتی الحذر

ان کا فارسی اشعار مطلب یوں بیان فرمایا گیا ہے۔

marfat.com

دو روزاز مرگ حذر کردن روانیست
روزے کے قضا باشد روزے کے قضا نیست
روزے کے قضا باشد کوشش نہ کند سود
روزے کے قضا نیست درو حذر روا نیست

یعنی دو دنوں میں موت سے ڈرنا درست نہیں ہے ایک وہ دن جس میں موت مقدر و مقرر ہے دوسرا وہ دن کہ جس میں موت نہیں ہے۔

جو دن موت کا مقرر ہے اس میں کوشش کرنا بے سود ہے اور جس دن میں موت نہیں ہے اس دن موت سے ڈرنا جائز نہیں ہے۔

لائی حیات آئے قضا لے چلی چلے
اپنی خوشی نہ آئے نہ اپنی خوشی چلے

(ابراہیم ذوق)

marfat.com

ذکر جہر نفی اثبات

آپ نے فرمایا جناب خواجہ خواجگانِ شمس العارفین رضی اللہ عنہ ذکر کے متعلق فرماتے تھے کہ طالب حق کو چاہئے کہ نمازِ شام کے بعد باطہارت تمام خلوت میں رو بہ قبلہ بشکل مربع بیٹھ کر آنکھیں بند کرے اور ہر دو ہاتھ اپنے ہر دو زانوؤں پر رکھے اور دائیں پاؤں کے انگوٹھے اور انگلی سے بائیں زانو کے اندرونِ رگ قیماس کو محکم پکڑے تا کہ دل کی حرارت پیدا ہو کیونکہ یہ تصفیہ کا باعث ہے۔ اس سے دل کی چربی جو کہ خناس کی جائے قرار ہے گداز ہو جاتی ہے اور شیطانی وساوس اور حوائج نفسانی کم ہو جاتے ہیں۔ پس اس طریق سے دنیاوی تمام خیالات دور ہو جاتے ہیں۔ یکدل اور یک زبان ہوکر ذکر شروع کرے مگر پہلے تین مرتبہ درود شریف اور تین مرتبہ **لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم** پڑھ کر **لا الہ الا اللہ** بلند آواز سے پڑھے لیکن ان مندرجہ ذیل شرائط کو ملحوظ رکھے جو شعر میں بیان ہیں۔

۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷

برزخ ذات و صفات و مد و شد وتحت وفوق
می نماید طالباں راکل نفس ذوق و شوق

اس کے معنی اور مرادات یہ ہیں:

برزخ سے مراد اپنے پیر و مرشد کی صورت اور ذات سے مراد حق تعالیٰ کا وجود مطلق اور صفت سے مراد صفاتِ امہات ہیں یعنی حیات، علم، قدرت، ارادت، بصر، سمع کلام جوحی، علیم، قدیر، مرید، بصیر، سمیع، متکلم اسماء حسنیٰ صفاتی سے ہیں۔ مد سے مراد لا الــہ کی مد کو کھینچنا اور شدّ سے مراد الا اللہ کی شد کو تشدید سے پڑھنا اور تحت سے مراد کلمہ لا بائیں زانو سے شروع کرنا اور الا کو دائیں کتف پر پہنچانا اور فوق سے مراد کلمہ الا اللہ دائیں کتف سے شروع کرنا اور سانس کو تقویت سے دل پر لا کر قلب پر زور سے ضرب لگانا۔ آں جناب اس کا خلاصہ یوں بیان

marfat.com

فرماتے تھے کہ طالب اپنے پیر کی صورت کو حاضر ناظر سمجھے اور کلمہ لا کا بائیں زانو کے سر سے شروع کرے اور مد سے لمبا کر کے الٰـہ کو دائیں کتف پر پہنچا دے اور اپنے خیال میں اس کے معنی کے لحاظ سے اپنی ذات اور کل موجودات کی نفی کرے اور الا اللہ کو دائیں کتف سے اٹھا کر تشدید سے نیچے لا کر دل پر ضرب لگائے اور حسب لیاقت اس کے معنی کے مطابق اللہ تعالیٰ کی ذات کا اس طرح سے اثبات کرے چنانچہ

لا معبود الا اللہ ۔ لا مقصود الا اللہ ۔ لا مطلوب الا اللہ ۔

لاموجود الا اللہ

اس سے دل کے خطرات اور توہمات دل سے جاتے رہتے ہیں۔ لہٰذا ان شرائط کے ماتحت پہلے **لا الٰـه الا اللہ** کو سو مرتبہ پڑھیں۔ مگر ساتویں مرتبہ محمد رسول اللہ پڑھیں۔ بعدہ پھر صرف **الا اللہ** کو مندرجہ بالا شرائط سے **الا اللہ** کو دو سو مرتبہ پڑھیں مگر ہر نویں مرتبہ **لا الٰـــــه الا اللہ محـمـد رسول اللہ** کہے۔ پھر اسم ذات یعنی اللہ کو تین سو مرتبہ پڑھے اور اس ترتیب سے پڑھے کہ پہلے تین بار اللہ کے ساتھ جل جلالہٗ جل شانہٗ کہے اور لفظِ اللہ کا ناف سے شروع کرے اور قوت سے اللہ کے نام کو مشدد کر کے ھو کو دماغ میں پہنچا دے اور اس میں صفات امہات کا خوب خیال رکھے اور اپنے وجود کو اس کی ہستی میں نیست کر دے۔ اسماء صفات امہات یہ ہیں:

حی، علیم، قدیر، مرید، سمیع، بصیر، متکلم۔

الغرض تمام کائنات میں انہی اسماء کی صفات کا ظہور ہے۔ اس لئے اس واحد ذات کی ان صفات سے سب تعینات صورتِ دکھلا رہے ہیں۔ یعنی ایک ہی خورشید سے جابجا جلوے صفاتی رونما ہو رہے ہیں۔ فی الاصل سب موجودات اور مخلوقات نیست ہے۔ اس کی صفات کا عکس ہیں جیسا کہ کلمہ **لا موجود الا اللہ** اس کا مصدق ہے، جب طالب اسم ذات کو ان شرائط سے تین سو مرتبہ کر لے تو دل کی طرف متوجہ ہو کر بیٹھ رہے اور دل کی حرکت کو محسوس کرے اور زبان بند کر کے اس حرکت کو اللہ کا تلفظ تصور کرے۔ گویا دل کے مقام سے اللہ کا نام ظاہر ہو رہا ہے پھر تھوڑی دیر کے بعد اپنے ذوق شوق کے لئے دعا مانگے۔

marfat.com

درود شریف کبریت احمر کی اجازت

فرمایا ایک مرتبہ اعلیٰ حضرت پیر سیال حضرت خواجہ محمد شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ تونسہ شریف جا رہے تھے کہ راستہ میں ایک اعلیٰ ہستی نہایت خوبصورت بزرگ سے ملاقات ہوئی تعارف کرنے سے پتا چلا کہ پیران پیر محبوب سبحانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی ذات بابرکات ہے۔ انہوں نے آپ کو کبریت احمر پڑھنے کی اجازت بھی بخشی اور ایک نسخہ بھی عنایت فرمایا۔ لیکن خواجہ شمس العارفین رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کی کہ مجھے اپنے شیخ طریقت حضرت خواجہ شاہ محمد سلیمانؒ کے وظائف و اوراد فرمائے ہوئے کافی ہیں اس کی ضرورت نہیں ہے۔ اصرار و تکرار سے پیرانِ پیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ان سے اجازت لے لیں، اگر وہ فرما دیں تو پڑھا کریں۔ جب آپ تونسہ شریف پہنچے تو آپ سے پہلے پیر و مرشد شیخ طریقت حضرت خواجہ شاہ محمد سلیمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا کوئی شخص راستے میں ملا تھا؟ تو عرض کی جی ہاں! پھر دریافت فرمایا انہوں نے کیا فرمایا تھا تو بتایا کہ کبریت احمر کا نسخہ بھی دیا اور پڑھنے کی اجازت بھی بخشی تھی لیکن میں نے عرض کیا کہ مجھے اپنے شیخ طریقت کے وظائف بتائے ہوئے کافی ہیں۔ پیر پٹھان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ خواجہ خواجگان پیرانِ پیر حضرت عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ تھے، جو انہوں نے فرمایا کبریت احمر پڑھنے کی اجازت بخشی ہے وہ پڑھا کریں اس کا وظیفہ قائم رکھیں۔ چنانچہ اس کی زکوٰۃ واپس سیال شریف پہنچنے پر آپ نے پوری کی جس کی یادگار اب بھی موجود ہے۔ آپ مولانا معظم الدین صاحب مرولہ شریف والوں کو ہمراہ لے جایا کرتے تھے۔ دادا باغ سے غربی جانب جہاں اب بیری کا درخت بھی ہے اور بلند چبوترا بنا ہوا ہے وہاں اس وقت جنگل اور جھاڑیاں وغیرہ کا مقام تھا۔ خلوت میں جا کر وہاں پوری چالیس دن زکوٰۃ ادا کی۔ جب زکوٰۃ مکمل ہوئی تو غالباً اشراق کا وقت تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بذاتِ خود تشریف لائے، چاروں خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم اجمعین بھی ہمراہ تھے، پیر سیال خواجہ محمد شمس الدین رضی اللہ عنہ کی دستار بندی فرمائی اور تشریف لے

marfat.com

گئے۔ بعد از فراغت مولوی معظم دین صاحب نے دریافت کیا کہ کون حضرات تھے جو تشریف لائے اور آپ کی دستار بندی فرمائی، تو پیر سیال نے پوچھا کیا تو نے ان کی زیارت کی تھی؟ عرض کیا جی ہاں! میں اگرچہ علیحدہ بیٹھا تھا تمام منظر دیکھتا رہا ہوں۔ فرمایا وہ محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ بابرکات تھی اور ان کے ہمراہ خلفائے راشدین ہر چہار حضرات رضی اللہ عنہم تھے۔ مزید فرمایا کہ کسی شخص سے اس واقعہ کا ذکر نہ کرنا۔ مولانا معظم دین صاحب نے پیر سیال کی وفات کے بعد یہ واقعہ سنایا، ان کی زندگی میں کسی کو نام تک نہیں لیا۔ مولانا معظم دین صاحب کو بیداری کے عالم میں زیارت نصیب ہوئی اس میں بھی پیر سیال نے اپنے خلیفہ پر کرم فرمایا اور خصوصی کرم اس کے بعد پیر سیال اپنے اوپر چھتری رکھتے تھے تاکہ لوگوں کو پتا نہ لگے کہ آپ کا سایہ نہیں ہے، وصال تک آپ کا سایہ نہیں رہا تھا۔

فرمایا: سیدنا امیر المؤمنین امام الاشجعین حضرت علیؑ کی ذاتِ اقدس کو سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پاک میں شامل رکھنے کے لئے حدیث پاک میں ہے:

(من فصل بيني و بين آلي بعلي لم ينله شفاعتي)

(جس نے میرے درمیان اور میری آل کے درمیان حضرت علی کے ذریعہ فرق وجدائی بنائی اسے میری شفاعت نصیب نہ ہوگی)

لہٰذا درود شریف میں جو بغیر علی کے آل کو معطوف قرار دیتے ہیں اور پڑھتے ہیں اللھم صلی علیٰ محمد و آلِ محمد یہ صلوٰۃ میں فرق کرتے ہیں۔ علیٰ حرف جار جو معطوف ہے اسم محمد پر تو لاتے ہیں جو معطوف علیہ ہے آل پر نہیں لاتے اور مندرجہ بالا حدیث پیش کر کے کہتے ہیں کہ:

(من فصل بيني و بين آلي بعلي لم ينله شفاعتي)

(اس حدیث کا کوئی ثبوت ہی نہیں ہے)

فرمایا حدیث پاک میں حرف علیٰ ہے اسم علی نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا ب حرفِ جار ہے جو ہمیشہ اسم پر داخل ہوتا ہے علیٰ بھی حرفِ جار ہے تو حرفِ جار دوسرے حرفِ جار پر تو داخل ہو گیا جو اصولِ نحو میں سراسر ناجائز نہیں ہے، لہٰذا یہ لوگ جاہل ہیں جو درود شریف ہم پڑھتے ہیں۔

marfat.com

اللهم صلی علیٰ محمدٍ و علیٰ آل محمدٍ

یہ صحیح ہے علیٰ حرفِ جار جس طرح اسم محمد پر داخل ہوا اسی طرح آلِ محمد پر بھی پڑھا گیا تو صلوٰۃ کی طلب دونوں پر برابر برابر ہوگی جیسا کہ روح البیان میں ہے۔ جلد نمبر ۷، صفحہ ۲۲۲ اور آل میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ لازماً شامل ہیں جو صلوٰۃ میں بھی مستحق ٹھہر گئے۔

و ینبغی ان یقول المصلی اللهم صل علیٰ محمد و علیٰ آل محمد باعادة کلمة علیٰ فان اهل السنة التزموا ادخاله علی الآل رداً علی الشیعة فانهم منعوا ذکر علی بین النبی و آله و ینقلون فی ذالک حدیثًا و هو (من فصل بینی و بین آل بعلی لم ینله شفاعتی) قال القهستانی والعصام و غیرهما وقال محمد الکردی هذا غیر ثابت و علیٰ تقدیر ثبوت فالمراد به علی ابن ابی طالب بان یجعل علیا من آله دون غیرهم فیکون فیه تعریض للشیعة فانهم الذین یفصلون بینه و بین آله به لفرط محبتهم له ولذا قال علیه الصلوٰة والسلام لعلی (هلک فیک اثنان محب مفرط و مبغض مفرط) فالمحب المفرط الروافض والمبغض المفرط الخوارج و نحن فی ما بین ذالک انتهی.

(تفسیر روح البیان، جلد نمبر ۷، صفحہ ۲۲۲، تحت آیت کریمہ صلوا علیه وسلموا تسلیما)

اور مناسب ہے کہ صلوٰۃ و درود پڑھنے والا پڑھے اللھم صلی علی محمد وعلی آل محمد۔ حرف جار علی کو دوبارہ آل محمد پر پڑھا جائے۔ بے شک اہل السنت والجماعت نے اسے لازم طور پر اختیار کیا ہے اور آل محمد پر حرف علی کو لانا شیعہ لوگوں کی تردید ہے۔ کیونکہ انہوں نے نبی کریم

marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پاک پر دوبارہ حرف علی کو پڑھنا منع کیا ہوا ہے اور ایک حدیث نقل کرتے ہیں کہ:

(من فصل بيني و بين آل بعلي لم ينله شفاعتي)

اس کو اپنے ثبوت میں پیش کرتے ہیں۔ حالانکہ قہستانی اور عصام وغیرہما نے کہا نیز محمد الکردی نے بیان کیا کہ یہ حدیث غیر ثابت ہے بالفرض اس کا ثبوت بھی ہو تو اس سے مقصد ہوا کہ سیدنا علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آل تو بناتے ہیں ان کے علاوہ باقی آل پاک کی شخصیات کو مستثنیٰ قرار دیتے ہیں۔ اس میں شیعہ لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ذات بابرکات کو مدنظر رکھتے ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ ﷺ کی آل پاک میں تفریق کرتے ہیں۔

پس وہ فرطِ محبت میں سیدنا علیؓ کی ذات بابرکات کو ہی آل خیال کرتے ہیں۔ اسی لئے حضور اکرم ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرمایا اے علی تمہاری ذات میں تعلق کی وجہ سے دو قسم کے لوگ ہلاک ہوئے ایک تو حد سے بڑھ کر محبت ہونے والے دوسرے آپ کی شان کو نہ جانتے ہوئے بغض رکھنے والے۔ پس حد سے زیادہ محبت کا دعویٰ کرنے والے رافضی ہیں اور بغض و عداوت میں افراط سے کام لینے والے خارجی ہیں اور ہم اہلِ السنّت والجماعت ان کے درمیان درمیان ہیں۔ (تفسیر روح البیان، جلد ۷، صفحہ ۲۲۲)

محبت میں افراط کر کے سیدنا علیؓ کو نبی بلکہ نبی سے بڑھ کر معاذ اللہ خدا تعالیٰ کی ذات تک ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں جو نہ صرف کفر و شرک بلکہ خدا تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہستیوں میں بھی گستاخ ہیں۔ دوسرے گستاخ جو سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی شان اعلیٰ اقدس اطہر میں تنقیص کرتے ہیں ہر دو قسم کے لوگ ناری جہنمی ہیں۔

marfat.com

مشائخ کانفرنس

منعقدہ ۱۰ ذی القعد ۱۴۰۰ھ بمطابق ۲۲ ستمبر ۱۹۸۰ء

زیر صدارت صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق

خطاب جناب شیخ الاسلام والمسلمین حضرت خواجہ محمد قمر الدین سیالویؒ

الحمدلله نحمده و نستعينه، و نستغفره، و نؤمن به ونتوكل عليه و نعوذ بالله من شرور انفسنا ومن سيّات اعمالنا من يهده الله فلا مضل له، ومن يضلله، فلا هادى له،. و نشهد ان لا اله الا الله وحده، لا شريک له و نشهد ان سيد المرسلين محمداً عبده و رسوله صلى الله عليه وآله وسلم واصحابه وبارک وسلم اما بعد اعوذ بالله السميع العليم من الشيطان الرجيم بسم الله الرحمن الرحيم. فليحذر الذين يخالفون عن امره ان تصيبهم فتنة او يصيبهم عذابٌ اليم ٥

محترم صدرِ گرامی قدر اور محترم وزیر اوقاف اور میرے معزز و محترم مشائخ عظام۔

میرے مخلص دوست اور عزیز پیر کرم شاہ صاحب نے ایک سیر حاصل تقریر فرمائی ہے۔ اس کے بعد میں سمجھتا ہوں کہ میرا کچھ بھی کہنا اگر وہ صحیح بھی ہو تو تحصیل حاصل ہوگا۔ پھر میں مشائخ کے سامنے کھڑا ہونا بھی جرم تصور کرتا ہوں میں کیا کہوں اور کس لئے کہوں کیونکہ بنیاد ہمیشہ یا تو سمجھانے کے لئے ہوتی ہے یا ایسے شخص کو جو غافل ہو چکا ہوا سے سمجھانے کے بعد اس کو تنبیہ کرنے کے لئے ہوتی ہے۔ مشائخ عظام تو خدا کے فضل سے مجھ سے بہت بہتر جاننے والے ہیں اور غافل بھی نہیں ہیں۔ میں صرف اتنا عرض کرتا ہوں کہ

marfat.com

قیامِ پاکستان کے وقت مشائخ عظام نے جو کوششیں کیں اور قربانیاں دیں اپنے آپ کو انہوں نے فنا کیا اس دور میں وہ بیمار بھی ہوئے تو مقصد یہی تھا کہ پاکستان میں اسلامی قانون ہوگا اور لوگ اسلام کے سائے کے نیچے آرام کریں گے۔ اگر قانون کا لحاظ رکھا جائے تو انگریز کے زمانے میں صرف جسمانی طور پر آرام بہت تھا۔ آدمی جب چاہے جس وقت چاہے حج پر جا سکتا تھا۔ آزادی تھی جس کو لوگ آزادی سمجھتے ہیں۔ لیکن وہ قیدِ عظیم تھی تو پاکستان کا مقصد یہی تھا کہ اللہ تعالیٰ کا قانون یہاں رائج ہوگا اور اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کے فرمان کے مطابق قوانین ہوں گے اور وہ پاکیزہ تر زندگی بسر کریں گے۔ اسی لئے اس ملک کا نام پاکستان رکھا گیا۔ یہ مقصد تھا کہ جس کی خاطر لوگوں نے قربانیاں دیں، تکلیفیں برداشت کیں اور اتنی مدت، تک جن کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ یہ ست پڑ گئے تو میں سمجھتا ہوں کہ ست نہیں پڑ گئے تھے ان لوگوں کو بہت حد تک نامیدی کا سامنا ہوا تھا کہ ہم نے کس لئے یہ کوششیں کی تھیں۔ پاکستان بنایا تھا۔ کس لئے قربانیاں دی تھیں۔ وہ چیزیں ہی نہ رہیں۔ مرحوم جناح صاحب کی خط و کتابت میرے پاس موجود ہے، ان سے یہی کہا گیا کہ یہ خیال نہ کریں کہ آپ کی خاطر لوگوں نے یہ کوششیں کی ہیں۔ بالکل نہیں بلکہ اسلام کی خاطر لوگوں نے کوششیں کی تھیں۔ ان کی تحریر میں موجود ہے، انہوں نے وعدہ کیا تھا کہ کوئی وجہ ہی نہیں کہ پاکستان میں اسلامی نظام کے بغیر کوئی اور نظام آ سکے جیسا کہ میرے عزیز پیر کرم شاہ صاحب فرما چکے ہیں کہ لیاقت علی خان مرحوم کے ساتھ میری پونے دو گھنٹے ملاقات رہی تو انہوں نے یہی وعدہ کیا تھا مگر ان کی عمر نے وفا نہ کی۔ یہ ناامیدی تھی جس کی وجہ سے ہم نے بھی یہی سمجھا کہ ٹھیک ہے گوشہ نشینی میں ہم عمر بسر کریں گے۔ لیکن اس وقت میں سمجھتا ہوں کہ میرے نہیں آپ حضرات کے اور اللہ تعالیٰ کے بندے کے عمل نے یہ صورت اختیار کی۔ ''اعمالنا عمالنا'' جیسا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ' کا فرمان ہے کہ ہمارے حاکم ہمارے اپنے عمل ہیں۔ میرا اپنا عمل نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے بعض بندوں کے عمل ہوں گے، جس کی

marfat.com

وجہ سے جنرل محمد ضیاء الحق اس وقت زمام حکومت سنبھالے ہوئے ہمارے سامنے موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو سلامت رکھے جیسا کہ کرم شاہ صاحب نے فرمایا ہے ہماری دعائیں اور ہماری تقلید یا تابعداری مشروط ہوگی۔ اگر انہوں نے اسلامی آئین کے لئے کوشش کی جیسا کہ کر رہے ہیں اور آخری سانس تک انہوں نے اسلامی آئین کے لئے یہ مساعی جاری رکھیں تو ہم تن من دھن سے ان پر قربان ہونے کے لئے تیار ہیں لیکن اگر خدانخواستہ کچھ بھی انہوں نے کوتاہی کی تو آپ یاد رکھیں ہماری اعانت ان کے ساتھ نہیں ہوگی بلکہ جس مقصد کے لئے ہم نے پاکستان بنایا تھا اس مقصد کے لئے ہم لڑیں گے اور لڑ رہے ہیں اور ان شاء اللہ تعالیٰ اسلام کی خاطر ہم سے جو کچھ بھی ہو سکے گا ہم کریں گے۔ ہمیں امید ہے کہ موجودہ زعیم مملکت اللہ تعالیٰ ان کو سلامت رکھے جیسا کہ ان کی زبان سے ان کے عمل اور کردار سے یہ چیز ثابت ہو رہی ہے کہ ان کا اولین مقصد یہی ہے کہ اسلامی قوانین نافذ ہوں اور لوگوں کے اخلاق اسلامی اخلاق ہوں تو اس وقت میں اپنی طرف سے اور اپنے تمام احباب کی طرف سے اور دوستوں کی طرف سے ان کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم آپ کے ساتھ ہیں ہم آپ کے سپاہی ہیں اور بے لوث سپاہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی امداد ہمیں حاصل ہو اور آپ کو حاصل ہو، ہماری تمام تر توقعات اللہ تعالیٰ کے ساتھ وابستہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی مہربانی ہوگی تو ہو ہی نہیں سکتا کہ اسلامی آئین نافذ نہ ہو۔ آیت کریمہ جو میں نے آپ حضرات کے سامنے تلاوت کی ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس آیت کریمہ کے مطابق اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو جلدی ہٹا لیا یا کسی مصیبت میں مبتلا کر دیا جنہوں نے خدا اور اس کے رسول ﷺ کے قانون سے انحراف کیا تھا۔ ہمیں چاہئے کہ ہم سب ہر وقت اس بات کا خوف رکھیں کہ جو رسول اللہ ﷺ کے دین کی مخالفت کرتے ہیں وہ زبردست عذابِ عظیم میں مبتلا ہوں گے کلیتًا اسلامی آئین قبول کرنا ہی اسلام ہے۔ یہ بھی نہیں کہ ضرورت کے وقت یا تھکان دور کرنے کے لئے تھوڑی سی پی لیتا ہوں علیہ کا اعلان کیا جائے۔ یہ تھوڑی سی پینا بھی اسلام کے

marfat.com

حضرت غریب نواز ثالث صاحب پیر سیال رضی اللہ عنہ کا خلاصہ خطاب

مجاہد اعظم حضرت خواجہ محمد ضیاء الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تقریر کے اقتباسات جو زبردست خطبہ ۱۹/ مارچ ۱۹۲۰ء میں سیال شریف کے عظیم اجتماع میں فرمائی۔ صلوٰۃ وسلام کے بعد ان گنت حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا اے حاضرین کرام آج جمعہ کا دن ہے جس کو خداوند کریم نے مسلمان کے لئے عید کا دن مقرر کیا ہے۔ ہماری جماعت کو ایک عضو معطل سمجھنا غلطی اور نادانی ہے۔ انتظامِ عالم میں جتنا تصرف یہ گوشہ نشین رکھتے ہیں اتنا امورِ مملکت میں خسروان نامدار وشہنشاہان کامگار بھی نہیں رکھ سکتے۔ اسلام کی خدمت جس قدر اس زمرہ بے شور وشرو بے روو ریا نے کی ہے۔ یار تو بجائے خود رہے اغیار کو بھی اس کا اعتراف ہے مگر اب خاموشی کچھ معنی ہی نہیں رکھتی، کیونکہ جب سے سابقہ لاٹ صاحب سر مائکل اوڈ وائسرائے نے وہ ایڈریس حاصل کیا جس پر نمائندگان سجادہ نشینان اور خود سجادہ نشینوں کے دستخط تھے اس دن سے جو خیال عام مسلمانوں کے دلوں میں ان بزرگوں کی نسبت پیدا ہو گیا ہے اس کے ازالہ کے لئے کل سجادہ نشینوں کو چاہئے کہ گورنمنٹ کو مطلع کر دیں کہ ہم مسلمان ہیں اور مسلمان رہنا پسند کرتے ہیں اور مسلمانوں کے ساتھ ہیں اور امیر المؤمنین سلطان وحید الدین خلد اللہ ملکہ کی عزت وقار میں ذرا بھر بھی فرق آنے سے ہمارے دلوں پر سخت صدمہ ہوگا۔ اب مخلصاً دعا بدرگاہِ قاضی الحاجات یہ ہے کہ وہ اپنے اسلام اور خلیفہ اسلام کا ہر حال میں حامی و ناصر ہو۔ آمین ثم آمین۔

(فقیر محمد ضیاء الدین عفی اللہ عنہ۔ سجادہ نشین سیال شریف)

نوٹ: جنگِ عظیم کے موقع پر مجاہد اعظم کے مجاہدانہ و دلیرانہ کردار سے نمونہ کے طور پر مندرجہ بالا اقتباس پیش کیا گیا ہے۔ (دوبارہ صفحہ ۱۵۷ پر بھی یہ تحریر نقل کی گئی ہے جو زیادہ واضح ہے)

marfat.com

قومی نظریاتی کونسل کے مشیر و رکن ہونے کے زمانہ میں نظامِ مصطفیٰ کے مخالفین کی اسلامی قانون پر تنقید کا منہ توڑ جواب

آپ نے فرمایا وکیل بروہی صاحب جو اپنے آپ کو قانون دان سمجھتا ہے بار بار مطالبہ کرتا رہا اور دورانِ اجلاس کہتا رہا کہ نظامِ مصطفیٰ کی بجائے ہمیں نظامِ الٰہی رائج کرنا چاہئے اور اس کی تائید میں چند بے علم اس کی حمایت میں بیان دیتے رہے، آخر میں انہوں نے بتایا کہ نظامِ الٰہی جاری کرنا کس کی جرأت ہے، نظامِ الٰہی تو جاری ہے کائنات میں وہی چل رہا ہے کیا تم یہ لانا چاہتے ہو، موسموں کا ہیر پھیر کرلانا بارشیں برسانا، انگوریاں اگانا، مخلوقات کو روزی پہنچانا، سرکشوں کی سرکوبی کرنا، بے شمار امور جاری و ساری ہیں اور رہیں گے، کیا اس کا دعویٰ کرتے ہو جو انسان کے لئے ناممکن ہے۔ نظامِ الٰہی تو کائنات کو قائم رکھے ہوئے ہے۔ نظامِ الٰہی انبیاء پر مختلف کتابوں کا نازل فرمانا ان کے لئے مختلف احکام جاری فرمانا، تمام امتوں پر حقوق اللہ، حقوق العباد، عبادات، معاملات، جہاد وغیرہ جو فرض فرمائے ان کے مزاج کے موافق ان کے حالات اور زمانوں کے مطابق یہ تمام نظام الٰہی ہیں۔ کیا ان کو مجموعی طور پر چلاؤ گے، جن میں ناسخ بھی ہیں، منسوخ بھی اور آخر میں تمام کا ناسخ نظامِ مصطفیٰ ہے۔ اس کے ہوتے ہوئے اور کون سا نظام لاؤ گے اور نظامِ مصطفیٰ بھی رسول اکرم ﷺ کی اطاعت کا نام ہے فرمان ذیشان ہے۔

من یطع الرسول فقد اطاع اللہ

یعنی جو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرے گا اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی۔

لہٰذا ارکانِ اسلام اور ان کی ادائیگی و دیگر عبادات و معاملات انسانی زندگی کا اسلام میں ڈھالنا تمام تر اجتماعی انفرادی امور دوسری قوموں سے تعلقات رسول اکرم ﷺ ہی کے عطا فرمودہ احکام کے ماتحت ہونا لازم ہے بفرمانِ باری تعالیٰ:

مَا اٰتَاکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھَاکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا وَاتَّقُوا اللہ

چنانچہ ایک کتابچہ بھی چند صفحات پر مشتمل آپ نے رقم فرمادیا جو شائع ہوکر تقسیم کیا گیا اس کا نام بھی تھا (عوام کا مطالبہ نظامِ مصطفیٰ)

marfat.com

شیخ الاسلام کی ایک تالیف۔ نظامِ الٰہی یا نظامِ مصطفوی

آئین اسلامیہ کے راستے میں ایک زبردست الجھن پیدا کی جا رہی ہے کہ پاکستان میں نظامِ مصطفی ترک کر کے نظامِ الٰہی کا مطالبہ کیا جائے، فی الحقیقت شریعت اقدس سے پوری ناواقفی کی بناء پر یا اسلام پسند طبقہ کو پریشانی میں ڈالنے اور اصولاً و فروعاً حقیقت اسلام سے محروم کرنے کی یہ ایک ناقابل عمل و ناقابل قبول تجویز ہے ورنہ نظامِ الٰہی کا اگر یہ مقصد لیا جائے الہ العالمین جل و علا شانہٗ کا نظام قدرت اور عناصر اربعہ کی تکوین اور اس کی تراکیب اور عالم کے حوادث و تغیرات پر قادر ہونے پیدائش و خلق احیاء و اماتت خلق وغیرہ مراد ہیں تو یہ اوصاف کسی مخلوق کے لئے ناممکن الحصول ہیں بلکہ الٰہ العالمین کے اوصاف خاصہ میں سے ہیں، کسی ممکن کے لئے اس نظام پر دسترس ناممکن ہے۔ اگر نظامِ الٰہی کا مقصد وہ تمام کتابیں اور صحیفے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے وقتاً فوقتاً اپنے پیغمبروں کی وساطت سے اپنے بندوں کو بخشے جس میں عہد عتیق و عہد جدید کے علاوہ باقی صحف ابراہیم وصحف موسیٰ" اور آخر میں قرآن کریم شامل ہیں تو ان کی تعلیمات میں ایسا فرق ہے جن پر عمل کرنا محال ہے۔ قرآن کریم سے پہلی کتابیں انسان کے اکثر ضروری امور کی طرف نشاندہی تک ہی نہیں کرتیں، عبادات ہوں یا معاملات معاشرتی نظام ہو یا معاد کے نتائج سب سے خالی ہیں۔ اب رہا صرف قرآنِ کریم تو یہ تسلیم کرتے ہوئے کہ اس میں مبدا و معاد کے بارے میں مکمل اور تمام تر امور موجود ہیں لیکن قرآن کریم بجز احادیث صحیحہ عبادات و معاملات کا سمجھنا ناممکن ہے اور اخلاق حسنہ کی تکمیل اور مؤمن کامل کے اوصاف سوائے رسول اللہ ﷺ کے اسوۂ حسنہ کے محال ہے کہ سمجھ میں آ سکے، عباداتِ الٰہیہ میں سب سے مقدم نماز ہے تو احادیث صحیحہ کے واسطے کے بغیر کوئی بڑے سے بڑا ماہر علوم عربیہ قرآن کریم سے نماز ثابت ہی نہیں کر سکتا۔ آپ کہیں گے کہ اقیموا الصلوٰۃ موجود ہے تو حضرات لغت عرب میں

marfat.com

صلوٰۃ کے بیسیوں معنی ہیں، مثلاً اس کا معنی دعا مانگنا، کسی پر رحم کرنا اور بیٹھ کر ہلنا اور پچھلے گھوڑے کو دوڑا کر آگے جانے والے گھوڑے سے ملانا اور ٹیڑھی لکڑی کو آگ سے گرم کر کے سیدھا کرنا اور گوشت کا بھوننا اور بھنا ہوا گوشت وغیرہ معنی میں سے نماز کی تعیین ہرگز نہیں ہوسکتی اور پھر نماز کا طریقہ جس میں قیام، رکوع، قومہ، سجود اور تشہد وغیرہ ضروری ہیں ثابت نہیں ہو سکتے اور پھر اس کی رکعتیں یعنی ظہر وعصر اور عشاء کی چار چار مغرب کی تین رکعتیں اور فجر کی دو رکعتیں احادیث کی تفاسیر و تاویلات کے بغیر ممکن نہیں کہ معلوم ہوسکیں اسی طرح زکوٰۃ کے بارے میں و اٰتوا الزکوٰۃ پر عمل ناممکن ہے۔ کیونکہ لغت عرب میں زکوٰۃ کے کئی معنی ہیں مثلاً کسی چیز کا پاک کرنا، کسی جاندار کا یا کسی پودے کا بڑھنا اور کوئی جانور ذبح کرنا وغیرہ وغیرہ۔ تو اس سے احادیث کا منکر شخص سونے چاندی کا چالیسواں حصہ نکالنا اور مختلف جانوروں کی زکوٰۃ مختلف عمر کی اور ان کے نصاب کا تعین کرنا ہرگز ثابت نہیں کر سکتا۔ علیٰ ھٰذا القیاس مناسک حج ثابت نہیں کر سکتا جیسا کہ روزہ رکھنے کا وقت کہ جس کو قرآنِ کریم نے

حتیٰ یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود من الفجر

سے تالیف فرمایا ہے۔ حدیث پر عمل نہ کرنے والا اس کی تاویل نہیں کر سکتا یہ تو تھے اہم العبادات تو تسلیم کرنا پڑے گا کہ جس ذاتِ اقدس پر اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم نازل فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے ان کو تعلیم دی اور جس ذات کے متعلق اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے:

نزلنا الیک الذکر لتبین للناس ما نزل الیھم

یعنی ہم نے آپ کی طرف قرآن پاک کو نازل فرمایا ہے تاکہ آپ لوگوں کو سمجھا دیں جو ان کی طرف نازل کیا گیا

اور فرمایا:

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ

یعنی اللہ کے رسول ﷺ میں اخلاقِ حمیدہ و اسوۂ حسنہ تمہاری رہبری کے لئے ہیں

marfat.com

اور فرمایا:

ما اتاکم الرسول فخذوہ وما نھاکم عنه فانتھوا واتقوا اللہ ط ان اللہ شدید العقاب ○

اللہ تعالیٰ کا رسول جو تمہیں عطا فرمائے اس پر عمل کرو اور جس چیز سے منع فرمائے اس سے رک جاؤ اور اللہ سے ڈرو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ سخت عذاب دینے والا ہے۔

نظام مصطفیٰ سے روگردانی کرنے والا حلال وحرام کی الجھن سے بھی نہیں نکل سکتا۔ خیبر کے دن حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی کوئی چیز حرام کرنے کا اختیار بخشا ہے، گدھے کا گوشت کھانا میں حرام کرتا ہو جو اللہ تعالیٰ نے حرام نہیں کیا ہے۔ سچ ہے حضور ﷺ کی تعلیم کے بغیر ہم قرآن نہیں سمجھ سکتے نہ اس پر عمل کر سکتے ہیں۔

بہ مصطفیٰ برساں خویش را کہ دین ہمہ است
اگر باؤ نہ رسیدی تمام بولہبی است
خلاف پیمبر کسے راہ گزید
کہ ہرگز بمنزل نہ خواہد رسید

بعض لوگ شریعت اسلامیہ سے ناواقفی کی بناء پر احادیث کے بارے میں یہ کہتے ہیں کہ احادیث میں تضاد اور تخالف ہے اس تضاد اور تخالف کو ثابت کرنے کے لئے یہ جاہلانہ استدلال پیش کرتے ہیں کہ بخاری اور مسلم کی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایک روایت میں یہ ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ سجدہ میں قرآن کریم نہ پڑھا کرو اس کے تناقض میں بخاری اور مسلم کی یہ روایت پیش کرتے ہیں حضور اقدس ﷺ خود سجدہ میں سبحان القدوس سبحان القدوس ربنا القدوس یا سبحان الملک القدوس سبحان الملک القدوس پڑھ رہے تھے جو قرآن کریم کی آیت ہے۔ حالانکہ یہ قرآن کریم کی آیت نہیں ہے اس جاہل کے

marfat.com

نزدیک ہر عربی جملہ قرآن کریم کی آیت ہے۔ ایک واقعہ یاد آتا ہے جو ایک پنجابی نے بیان کیا تھا کہ حج کے موقع پر میں نے ایک عربی کو گالی دی اور تھپڑ مارا تو اس نے اس کے جواب میں قرآن پڑھنا شروع کر دیا تو وہ شخص بھی اسی طرح عربی میں گالی دینے اور سخت کلامی کے الفاظ استعمال کرنے کو قرآنِ کریم کی آیات سمجھتا تھا اسی طرح اسی نالائق آدمی نے یہ کہا ہے کہ بخاری اور مسلم کی روایت ہے کہ حضرت انس بن مالکؓ نے حضورﷺ سے عرض کی یارسول اللہﷺ سب سے پہلے عبادت کرنے کے لئے کس قبلہ کی تعمیر کی گئی اس کے جواب میں حضورﷺ فرماتے ہیں کہ کعبہ شریف کی پھر عرض کی کہ اس کے بعد حضور ﷺ نے فرمایا کہ بیت المقدس کی تعمیر کی گئی پھر عرض کیا یارسول اللہﷺ بیت اللہ کی تعمیر کے کتنے عرصہ بعد بیت المقدس کی تعمیر ہوئی۔ حضورﷺ نے فرمایا چالیس سال بعد۔ اس حدیث سے مسلمانوں کو منحرف کرنے کے لئے کہتا ہے کہ بیت المقدس کو سب سے پہلے حضرت سلیمان علیہ السلام نے تعمیر کیا جو حضرت ابراہیم علیہ السلام سے تقریباً نوسو برس بعد پیدا ہوئے، اس کی دلیل میں انسائیکلوپیڈیا کی عبادت پیش کرتا ہے۔ اس جاہل کو اتنا معلوم نہیں کہ سلیمان علیہ السلام نے بیت المقدس کی توسیع اور تزئین و ترمیم کی ہے ورنہ اصل بانی اس کے حضرت یعقوب علیہ السلام ہیں۔ چونکہ انسائیکلوپیڈیا نے بائبل (عہد عتیق) سے سلیمان علیہ السلام کی تشریف آوری کا زمانہ لکھا ہے تو ہم اسی بائبل سے یہ ثابت کرتے ہیں کہ بیت المقدس کے اول بانی حضرت یعقوب علیہ السلام ہی ہیں جبکہ وہ اپنے بھائی عیسو کے خوف سے ملک شام سے چلے اور اپنے ماموں رابن کے ہاں پناہ لینے کیلئے جارہے تھے کہ بیت المقدس کے مقام پر انہوں نے آسمان سے فرشتوں کا اترنا اور چڑھنا دیکھا تو فرمایا یہی خدا کا گھر ہے جہاں پتھروں سے ایک عمارت کھڑی کی اور بیت اللہ شریف کی تعمیر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس وقت فرمائی جبکہ ان کی عمر تقریباً سو سال تھی اور بیت المقدس کی تعمیر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پوتے حضرت یعقوب علیہ السلام نے اس

marfat.com

وقت کی جب ان کی داڑھی بھی نہیں اتری تھی تو چالیس برس کا عرصہ عقل اور نقل کے اعتبار سے بالکل صحیح اور بجا ہے جو مخبر صادق ﷺ نے فرمادیا اسی طرح خلق خدا کو گمراہ کرنے کیلئے یہ جاہل جاہلانہ انداز میں حدیث کا انکار کرتا ہے ان سب باتوں کے علاوہ انسائیکلوپیڈیا کا ماخذ سخت غیر معتبر روایت پر مبنی ہے بخلاف احادیث کے کہ جن کی توثیق اور جن کی چھان بین ایسے احتیاط پر مبنی ہے جس کی نظیر ناممکن ہے۔ اللہ تعالی امتِ مرحومہ کو اپنے آقا و مولیٰ ﷺ کی اطاعت اور فرمانبرداری پر قائم و دائم رکھے اور ہمیشہ نظامِ مصطفیٰ ﷺ کو امت مرحومہ کی زندگی کے سفر میں مشعلِ راہ نصیب فرمائے رکھے۔ آمین

ہم پہلے رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کا قلادہ گلے میں ڈالے ہوئے ہیں اور نظامِ مصطفیٰ پر عقیدہ رکھتے ہیں اور اس کو مسلمان ہونے کی شرط قرار دیتے ہیں۔ دین الٰہی جو فیضی آنجہانی کے مخبوط دماغ کی پیداوار ہے کہ ''یا مسلماں اللہ اللہ یا برہمن رام رام'' کو کافرانہ تخبط یقین کرتے ہیں اور پاکستانی نظریہ جس کے معرضِ وجود میں لانے کے لئے لاکھوں جانیں قربان ہوئیں خانماں بربادیاں اور بے عزتیاں اس قدر ہوئیں جس کے تصور سے ہی کلیجہ پاش پاش ہو جاتا ہے۔ یہ شریعت اسلامیہ کا جذبہ تھا جو صرف نظامِ مصطفیٰ ﷺ کے حاصل کرنے کا دوسرا نام ہے اور پاکستان کی بقاء اور ارتقاء کا واحد ذریعہ اسی کو یقین کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جل مجدہ و امتنانہ' مسلمانوں کے دلوں میں یہی نظریہ راسخ کر دے اور یہی عقیدہ قائم فرما دے تو اہل پاکستان اپنے ملک کی ترقی اور خوشحالی کے لئے نہ مشرق کے محتاج رہیں اور نہ مغرب کے۔

---

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۷۸۶

۷۹۲

مکتوب گرامی

باسمہ سبحانہ عم امتنانہ

اشعاریکہ بذیل بطرف وزیراعظم افغانستان روانہ کردہ شدہ بموقع سانحہ، ایں امر کہ سفیر ہندواں بہ تقریب یومِ آزادی بھارت در کابل جشن نمودہ و دریں جشن بت کرشن را معبود ساختہ و پیش او جبہ سودہ و در مجلس امراء دوست افغانیہ شہزادگان حاضر بودند۔

امثال ناخلف زچہ پری بیا! بہ بیں — اولاد بت شکن بتماشائے بت گری
آنا نکہ سومنات شکستند و بے ختند — برقبر شاں کندبت کرشنا دلاوری
ہیہات پورشیر چہ آموخت روبہی — دربیشہ ہزبر شعالب ستم گری
خلف خلیل ناشر توحید بر زمیں — رونق دہ بتاں شد بر نہج آذری
ظلم عظیم و جور جفایت زحد گزشت — باخویش دشمنی و بدشن برادری

(ازرشحاتِ قلم حضرت خواجہ محمد قمرالدین سجادہ نشین آستانہ عالیہ سیال شریف پاکستان)

marfat.com

خاص کرامت پیر سیال

بروز اتوار ۱۴ر جمادی الاخریٰ ۱۳۸۵ھ بوقت چاشت صوفی نور احمد صاحب آرائیں متوطن ساہیوال بندہ کے ہاں کمرہ میں تشریف لائے اور حضور گدا نواز سجادہ نشین جناب شیخ الاسلام والمسلمین قمر الملت والدین رضی اللہ عنہ (رابع صاحب) کی کرامات بیان کرتے ہوئے اپنا ایک واقعہ بیان کیا کہ جس موقع پر پہلا غدر پڑا تھا یعنی جب ہندو پاکستان کی حدود قائم ہوئیں اور مہاجرین پاکستان میں آئے اس وقت میں سیال شریف میں تھا میرے والدین بھی یہاں باغبانی کا کام کرتے تھے۔ قحط سالی نے لوگوں کو بے تاب کر دیا یہاں تک کہ اپنے جانور لوگوں نے ذبح کر کے کھائے یہ صاحب کہتے ہیں کہ میں چیچک کے مرض میں مبتلا ہوا، تمام بدن پھول جانے کے علاوہ منہ پر اتنا اثر مرض کا ہوا کہ تمام دیکھنے والے یقینی طور پر کہتے تھے کہ بس ایک دو گھڑی اس کی زندگی باقی ہے۔ پڑوسی انتظار میں رہتے کہ کس وقت ان کی روح قبض ہوتی ہے حتیٰ کہ میرے والدین مایوس ہو کر روضہ شریف میں آ کر دعائیں مانگتے، گڑگڑاتے، موجودہ سجادہ نشین صاحب خواجہ محمد قمرالدین رضی اللہ عنہ سے بار بار عرض کرتے۔ ایک رات نہایت مایوسی اور ناامیدی کی تھی جبکہ ہر ایک بندہ کی موت کا منتظر تھا تو بندہ کو خواب آیا۔ دیکھا کہ عزرائیل علیہ السلام آئے ہیں اور میری روح قبض کر لی، حضرت صاحب نے فرمایا کہ اس کی روح مجھے واپس دے دو، عزرائیل علیہ السلام نے فرمایا کہ میں واپس نہیں کرتا کیونکہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے آیا ہوں بہت دیر تک جھگڑا رہا حتیٰ کہ عزرائیل علیہ السلام آسمان کی طرف مرتفع ہوئے۔ حضور اس کے پیچھے تشریف لے گئے، آسمان پر جا کر حضور نے روح واپس لے لی اور بندے میں ڈالی یہ ماجرا باوجود روح قبض ہو جانے کے میں دیکھ رہا تھا اور ہر ایک نے میرے والدین کو مبارک بادی دینی شروع کر دی کہ حضور غریب نواز نے اس کی زندگی میں اضافہ کرایا ہے۔ صبح کو یہی

marfat.com

خواب اپنے والدین کو جب میں نے کہی تو میری والدہ نے گھر جا کر مائی صاحبہ کو ذکر کیا حضور وہاں موجود تھے اور سن کر فرماتے رہے مائی مالن خاموش رہ خاموش رہ کسی کو نہ بتا بہرحال یہ خواب مشہور ہوئی تو لوگوں نے ظاہراً واقعی مبارک بادیں دینی شروع کر دیں حالانکہ میری حالت نہایت نحیف وضعیف تھی، باوجود لاغری کے یقین ہو گیا کہ اب خیر ہے، چند دن میں شفایاب ہوا اور اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لایا۔ اس واقعہ کو اٹھارہ سال گزر چکے ہیں اس کے علاوہ اس نے اور بھی کرامات بیان کیں لیکن تحریر صرف یہی کر دی۔

برائے حافظہ ایک شخص نے آپ سے عرض کیا کہ قرآن مجید بھول جاتا ہے یاد نہیں رہتا تو آپ نے فرمایا شام کے نوافل میں درج ذیل آیات پڑھنے کا معمول بنا لے ان شاء اللہ فتح ہو گی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدلله الذی خلق السموٰت والارض وجعل الظلمات والنور ثم الذین کفروا بربهم یعدلون ○ هوالذی خلقکم من طین ثم قضیٰ اجلاً ط و اجلٌ مسمی عنده ثم انتم تمترون ○ و هو الله فی السموٰت و فی الارض یعلم سرکم و جهرکم و یعلم ما تکسبون ○

marfat.com

حضور پیر سیال لجپال کی ایک اور کرامت

پچیس صفر المظفر ۱۳۸۰ھ کی شب کو جب اعلیٰ حضرت جناب شمس العارفینؒ کا عرس ختم ہوا اور اکثر پیر بھائی واپس چلے گئے۔ تقریباً تہائی حصہ لوگ یا اس سے کم رہ گئے بندہ شام کی روٹی بعض مہمانوں کو آستانہ اقدس پر کھلا رہا تھا۔ عشاء کی نماز کا وقت ہوا حاجی محمد شیر مؤذن اذان دینے کے لئے لاؤڈ اسپیکر والے کمرہ میں گئے اور سپیکر کو درست کرنے کے لئے ہاتھ لگایا ہی تھا کہ فوراً بذریعہ کرنٹ بجلی میکروفون کے دستہ سے چمٹ گیا اور ایک دردناک چیخ مارتے ہوئے گرے، ایک دو طالب علم محمدی شریف والے دروازے پر کھڑے تھے ان میں سے ایک نے دوڑ کر چھڑانے کی خواہش سے جو حاجی صاحب کو پکڑا تو ہاتھ مس کرتے ہی وہ بھی ان سے چمٹ کر گرا اتنے میں دوسرا طالب علم بھی اوپر سے ہاتھ پھیلائے ڈر کے مارے واپس ہٹا، تقریباً چار منٹ گزرے ہو تھے کہ بندہ بھی پہنچ گیا کیونکہ پہلے تو انتظار میں رہا کہ معلوم ہو کیا حادثہ ہوا جب معلوم ہوا تب دوڑا اور دیکھا کہ حاجی صاحب دروازہ میں چت لیٹے ہیں۔ طالب علم ان کے سر کی جانب چمٹا ہوا ہے۔ میکروفون بمہ دستہ حاجی صاحب کے سینہ ہاتھوں اور پیٹ وغیرہ پر لمبائی کی صورت میں چمٹا ہوا ہے۔ پہلے تو ایک قمیص پر کسی کا ہاتھ لگا بندہ اسے لے کر اس سے پکڑنے لگا لیکن جب بجلی کے سوئچ پر نظر پڑی تو خیال اس طرف مبذول ہوا فوراً اپنے کپڑے وغیرہ سمیٹ کر فوراً حاجی صاحب اور میکروفون وغیرہ کو نہ لگ جائیں اوپر سے چھلانگ مار کر سوچ کو بٹن سے کھنچا اور میکروفون نہایت گرم گرم اٹھا لیا جب حاجی صاحب کو ہاتھ لگایا تو روح اور خون وغیرہ کا نشان نہ پایا۔ بدن لکڑی کی مانند اکڑا ہوا تھا، دبانا شروع کیا تو فوراً حضور گدا نواز شیخ الاسلام مسلمین خواجہ محمد قمرالدین صاحب رضی اللہ عنہ سجادہ نشین تشریف لائے اور ان الفاظ سے بلایا ''بچو حاجی شیر اٹھی'' ''بچو حاجی شیر اٹھی'' صرف یہی فرمایا اور کھڑے رہے لوگ بہت آ چکے تھے، صرف بندہ ہی دبا رہا تھا بالآخر حاجی سے مایوس ہو کر طالب علم کی طرف متوجہ ہوا اور اسے دبانا

marfat.com

شروع کیا زور زور سے جو دبایا تو اس نے دردناک الفاظ و آواز نکالنی شروع کی۔ اب اس کو دوسرے طلباء نے دباتے دباتے ہوش میں لا کر دودھ وغیرہ پلایا اور پھرانے لگے۔ لیکن حاجی صاحب ایسے ہی پڑے رہے تھے کہ دوبارہ بندہ نے ان کو دبانا شروع کیا بالآخر کمرہ سے نکالا اور ایک تخت پوش پر لٹا کر پھر زور زور سے جو دبایا تو الفاظ و آواز نہایت ہی دردناک نکالے حضور ابھی تک سرہانے کی جانب کھڑے رہے، مذکورہ الفاظ کے علاوہ اور کوئی لفظ بندہ نے نہیں سنا۔ لیکن اکثر خیال یہی ہے کہ یہی الفاظ آپ نے فرمائے۔ اب آواز سن کر استاذی مولانا محمد عبداللہ صاحب صدر مدرس شمالی کمروں کے سامنے بیٹھے تھے، وہ دوڑ کر آئے، ابھی پہنچے نہیں تھے کہ فوراً بے ہوش ہو کر غش کھا کر گر پڑے، ابھی انہیں اٹھا کر طلبہ اپنی چارپائی پر لائے اور ہاتھ پاؤں ملنے شروع کیے، حاجی صاحب کو موٹر کار میں بٹھانے کی کوشش کی لیکن نہ بیٹھ سکے۔ موٹر ڈاکٹر صاحب کو منگوانے کے لئے بھیج دی گئی۔ ڈاکٹر صاحب آئے تو بندہ بھی موجود تھا۔ بنگلہ شریف کی جنوبی طرف حاجی صاحب جو کہ پہلے سے دیوانوں کی طرح کبھی اٹھتے کبھی بیٹھتے، لیٹتے تھے، چارپائی پر ڈالے گئے۔ حضور گدانواز رضی اللہ عنہ نے سر کی طرف سے آ کر دم کیا اور ڈاکٹر صاحب کو ماجرا بتایا اور صدر مدرس صاحب کا ذکر فرمایا اس سے پہلے بندہ کو ان کی غشی کا حال معلوم نہیں تھا، لیکن کسی کے پوچھنے سے تھوڑا خیال تھا وہ بھی بندہ نے اپنے متعلق مشہوری کو غلط طور پر سمجھا لیکن اس وقت معلوم ہوا، یہ تو صدر مدرس صاحب کا ماجرا ہے۔ بہرکیف بطور سنت علاج کے لئے ڈاکٹر نے ایک ٹیکہ لگایا، صبح کو دیکھا حاجی صاحب بھی بالکل اس طالب علم کی طرح تندرست اور آج تک صحیح و سالم ہیں۔ پانچ سال ہوئے ہمارے ساتھ بیٹھتے اٹھتے، دوسرے جمعہ پر آپ نے تقریر میں فرمایا کہ پیر سیال نے دو مردوں کو زندہ کیا ہے۔ یہ کرامت اپنے آباء کی طرف منسوب کر دی حالانکہ ظاہری طور پر خود صاحب کرامت رہے۔ یقیناً مردہ ہو چکے تھے۔ بندہ کا چشم دید واقعہ ہے۔ مذکورہ طالب علم بھی ابھی تک موجود ہے جس کا نام حافظ مہر علی متوطن کھیوہ، ضلع جھنگ ہے۔ محمد سلیمان نام والا طالب علم تو خوف زدہ ہو کر دور ہو گیا تھا۔

marfat.com

کرامت پاک

حافظ فضل کریم صاحب متوطن رتہ ضلع چکوال ضعیف العمر اور نہایت ہی کمزور حتی کہ بتاتے ہیں کہ گھر میں اس وقت میری حالت یوں ہوتی ہے کہ دو چار قدم چل کر گر پڑتا ہوں۔ آستانہ عالیہ پر حاضر ہوئے تو انہوں نے کہا کہ میں پیشاب کی مرض میں مبتلا ہوا، تقریباً ایک ماہ پیشاب بند رہا۔ ڈاکٹری اصولوں سے ڈاکٹر صاحب نے نکالا پھر بند ہوگیا اس سے بھی حالت نازک ہوگئی، راولپنڈی میں اور پھر چکوال میں گھر والے مجھے لے گئے لیکن اب تو پیٹ پھول گیا مثانہ تنگ نہایت اضطرابی حالت ہوئی تو سیال شریف حضرت خواجہ سجادہ نشین صاحب حضرت ثالث صاحب رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حضور شیخ الاسلام خواجہ محمد قمرالدین رضی اللہ عنہ کی خدمت عالیہ میں عریضہ لکھا۔ یا حضرت میں ہر وقت باوضو رہتا تھا اور رات دن مسجد میں گزارتا تھا اب میری حالت نازک ہو چکی ہے، کبھی تو مہینہ مہینہ پیشاب بند رہتا ہے اور کبھی بے شمار آتا ہے، کوئی کپڑا پاک نہیں رہ سکتا، نہایت ہی عاجز ہوں، خراب اور پلید سی مرض میں مبتلا ہوں۔ توجہ فرمائیں، کرم سے نوازیں تاکہ اس مصیبت سے نجات ہو۔ بس خط کا لکھنا تھا کہ وہ مرض خود بخود رک گیا۔ اللہ تعالیٰ نے شفایاب فرمایا۔ لوگوں نے پوچھا کہ ڈاکٹروں اور حکیموں کے علاج سے تو شفاء حاصل نہ ہوئی اب کیا وجہ ہے کہ بغیر علاج سے تندرست ہو گئے تو بندہ صرف یہی عریضہ کا تحریر کرنا بیان کرتا ہے۔ کیونکہ فی الواقعہ حقیقی طور پر آپ کی ہی توجہ باعث شفا ہوئی کیونکہ میرے ساتھ والے مریض ابھی تک ویسی ہی حالت میں ہیں اور بندہ باوجود زیادہ مرض ہونے کے تندرست ہے۔ نیز ایک رات خواب میں حضور گدانواز رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ میرے گھر میں جلوہ گر ہیں۔ میں سویا ہوا ہوں، آپ بیٹھے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ تکلیفیں ہوتی رہتی ہیں، کوئی بات نہیں فکر نہ کرو۔ اسی خواب سے یقین ہوگیا کہ واقعی آپ کی توجہ شامل حال ہوئی نہ صرف شفا بلکہ دو چار قدم چلنے سے عاجز تھا اب اتنی طاقت نصیب ہوئی کہ اکیلا ہی اتنا سفر کر کے یعنی ضلع چکوال سے سیال شریف حضرت ثانی صاحب رضی اللہ عنہ کے عرس مبارک پر حاضری نصیب ہوئی۔ بس یہ آپ کی کرامت ہی ہے۔ مجھے اپنی حالت پر بالکل بھروسہ نہیں تھا اور لوگ بھی کہتے تھے کہ اب حاضری کا خیال چھوڑ دو سیال شریف نہیں پہنچ سکتے۔ (۲۵ر جمادی الاخریٰ ۱۳۸۵ھ)

marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

من شکوہ جفائے توانگا شتم حرام
زاں وقت کہ جفائے تو برمن حلال شد

تاویل ظلم لطف کنم اے فقیہ کہ او
از فرق تابپا ہمہ لطف کمال شد

دشنام تو خوش است کہ از دیگراں دعا
ضربت خوش از زبیب بعالم مثال شد

دور و تسلسل کی حکمیش محال گفت
مقصد حصولِ اوست کی نیلش محال شد

ورنہ بہ زلف یار بہم شد وجود شاں
زاں وجہ سر بسر ہمہ حسن و جمال شد

تطبیق حسنِ غیر بحسنش نے سزد
کاں جملہ مکتب شدہ ایں بے زوال شد

۲۵ر محرم الحرام ۱۳۹۹ھ
نوٹ: مندرجہ بالا اشعار
ازقلم قبلہ شیخ الاسلام مکتوبہ میسر ہوئے

marfat.com

افتتاح دارالعلوم ضیاء شمس الاسلام سیال شریف

یکم رجب المرجب ۱۳۸۵ھ بروز بدھ حضور غریب نواز جناب حضرت ثانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے عرس مبارک کے موقع پر دارالعلوم ضیا شمس الاسلام کو آستانہ عالیہ سے منتقل کر کے جدید تعمیر میں لانے کے لئے دارالحدیث جو کہ ابھی ابھی تعمیر کیا گیا ہے میں حدیث پاک کا افتتاح ہوا چونکہ برسوں سے یہ دارالعلوم روضہ اقدس پر ہی قائم رہا اور اب سیال شریف کی شمالی جانب ''سرحدہ'' کے مقام پر اعلیٰ تعمیر کی بنیاد پچھلے سال سے اسی عرس مبارک کے موقع پر رکھی گئی لہٰذا آج جناب شیخ الاسلام والمسلمین حضور گدانواز سیدی وقبلہ حضرت صاحب یعنی دورِ رابع کے سجادہ نشین ادام اللہ اظلال برکاتہم العالیہ نے حدیث پاک کا درس اول دیا اور جناب شیخ المشائخ قبلہ خواجہ خان محمد صاحب سجادہ نشین تونسہ شریف بھی جلوہ افروز تھے پہلے قاری غلام غوث صاحب متوطن شہر سیال شریف نے قرآنِ پاک کی تلاوت کی اور پھر حاجی محمد شیر مؤذن جامع مسجد سیال شریف نے مختصر سی آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں نعت کہی۔ اس کے بعد خود حضور غریب نواز حضرت شیخ الاسلام نے استقبالیہ تقریر فرمائی جو کہ نہایت ہی جامع اور مختصر تھی، سامعین حضرات بہت ہی متاثر ہوئے آپ کی تقریر سے لوگوں میں جذبۂ علم اور خدمتِ دین کا جوش پیدا ہوا۔

marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد وثناء اور خطبہ پڑھنے کے بعد آیتِ پاک

فلو لا نفر من کل فرقة منهم طائفة لیتفقهوا فی الدین

تلاوت فرما کر حدیث پاک

فضل العالم علی العابد کفضلی علیٰ ادنا کم

پڑھی اور فرمایا یہ جلسہ کئی وجوہ سے مبارک ہے، ایک تو یہ وجہ ہے کہ ہمارے سر پر وہ مقدس ہستی کہ جس نے ہمیں روحانی فیوضات سے نوازا، ہر قسم کے اندھیروں سے نکال کر دینی انوار عنایت فرمائے ہمارے شہر کو مقدس بنایا، ہمیں آپ سے عزت نصیب ہوئی وہ ہستی ہم میں موجود ہے۔ (حضرت خواجہ پیر پٹھان) دوسرے یہ جلسہ اس دارالعلوم کی کوششوں کا ثمرہ ہے جو کئی سالوں سے عالم کے ہر کونہ پر اپنا فیض پہنچا رہا ہے۔ دارالعلوم یہاں منتقل کیا گیا جس کا افتتاح ہو رہا ہے۔ علاوہ ازیں آپ لوگوں نے مل کر اور جمع ہو کر اس کی شوکت کو دوبالا کیا۔ آپ سب کا موجود ہونا یہ تم لوگوں کا مجھ پر احسان ہے۔ تمام کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتا ہوں کہ آپ سب کو ہمیشہ کے لئے اس مدرسہ سے وابستہ رکھے اور اس مدرسہ کو ترقی عطا فرمائے اور ڈاکٹر تسخیر احمد صاحب جنہوں نے دارالعلوم کے ناظم بننے کا بوجھ اٹھایا ان کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے۔ کیونکہ انہوں نے نہ صرف اپنی جائیداد ہی وقف کر کے مدرسہ کو دی بلکہ اپنا وجود بھی پیش کر دیا اور ہر وقت اس کی فلاح و ترقی میں مصروف ہیں۔ اس کے علاوہ جو حدیث پاک میں نے پڑھی اس کا ترجمہ یہ ہے کہ ایک ایسا عابد جو رات دن اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف رہے اس پر ایک عالم جو علم پڑھ کر دین کی خدمت کرتا ہے فضیلت میں بڑھ کر ہے۔ اس کی فضیلت اس طرح ہے جس طرح تم میں سے ایک ادنیٰ شخص پر میری فضیلت ہے۔ اسی طرح عالم کی فضیلت اس عابد پر ہے۔ ہمارا منشا بھی یہی ہے کہ یہاں سے لوگ عالم ہو کر وہ مرتبہ حاصل کریں جو حضور ﷺ نے حدیث پاک میں فرمایا اور ہمارا مدرسہ ایسے ایسے جید علماء پیدا کرے جو دنیا والوں کو اندھیروں سے نکال کر انوارِ الٰہی میں لائیں اور یہاں سے فارغ ہونے والے طلباء حضورِ اقدس ﷺ کی شریعت پاک کی اشاعت کا سبب بنیں۔ آمین والسلام

marfat.com

علامہ پیر محمد کرم شاہ صاحب الازہری سجادہ نشین بھیرہ شریف کا اس موقع پر بیان

الحمدللہ رب العالمین الصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین و علیٰ آلہٖ و اصحابہٖ اجمعین

و لیس یفوتنا ان عشت خیر
کفانا ان یطول لک البقاءُ

(ہماری خیر و بہتری ختم نہیں ہوسکتی جب تک کہ آپ زندہ ہیں، ہمارے لئے یہی بہتر اور کافی ہے کہ ان کی بقاء اور زندگی دراز ہو)

جس آقا کے صدقے ہمیں یہ شرف نصیب ہوا فیوضات و انوار میں سرشار ہوئے، ظاہری اور باطنی روشنی عنایت فرمائی یعنی پیر پٹھان کی ہستی ہم میں موجود ہے اور دیگر بزرگانِ کرام کی ہستیاں بھی موجود ہیں اور عوام و خوص طرح طرح کے روحانی و علمی تحائف حاصل کر رہے ہیں۔ یہ تمام فیض الٰہی کے سر پر وابستہ ہے۔

منت منہ کہ خدمت سلطان میکنی
منت از وشناس کہ بخدمت گزاشتت

یہ دارالعلوم سراپا فیض پیر پٹھان رضی اللہ عنہ کے فیض نگاہ سے اس وقت وجود میں آیا جس وقت تمام ہندوستان دشمنانِ اسلام انگریزوں وغیرہ سے بھرپور تھا اور لادینی کی انتہا نہ تھی تو آپ نے اس وقت یہ فیض کا دروازہ کھولا اور مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کی معرفت رسول اللہ ﷺ کی اتباع سنت سے نوازا، منکرین اور دین اسلام سے منحرف لوگوں کو بتایا کہ اللہ تعالیٰ کی ذات تک رسائی دینے والی ہستیاں دنیا میں موجود ہیں۔ ہر جگہ سے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی آواز کو بلند کیا یہ آواز ہمیں جنگلوں، پہاڑوں اور جھاڑیوں سے

marfat.com

سنائی دی اور ہماری یاست کا ازالہ کیا۔ عقائد کے متزلزل لوگوں کو اہل عقیدت بنایا۔ آج تک ان کا فیض جاری اور بڑھتا چلا آ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس فیض کو ترقی دے جو آپ نے شمس کے ذریعے سے دنیا میں جگمگاہٹ کی۔ اللہ تعالیٰ شمس کو قائم رکھے کیونکہ ہماری شرافت، عزت، عظمت اسی نسبت سے ہے ہماری وجاہت سعادت اسی کے دم سے ہے یہ ساغر معرفت ہمیشہ گردش میں رہے جس سے سیراب ہونے والے بدبخت بخت والے بے نصیب بانصیب اورشقی سعادت مند ہیں کیونکہ ان لوگوں کے لئے حدیث میں مژدہ ہے۔ ہم قوم لا یشقی جلیسھم (وہ ایسی قوم ہیں جن کا ہم نشین بدبخت نہیں ہوگا) ہمیں اتنا ہی فخر ہے کہ اس در سے ہماری نسبت ہے اور ہماری اولاد بھی فیض رحمت سے مشرف ہو اور یہاں سے پڑھنے والے بھی کامیاب و کامران ہو کر جائیں اور روحانی جسمانی بیماری کی بھی دوری کا سبب بنیں۔ آمین والحمدللہ رب العالمین

marfat.com

مولانا سید مراتب علی شاہ صاحب فیصل آباد کا اس موقع پر بیان

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم اما بعد اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ والضحیٰ○ والیل اذا سجی ○ ما ودعک ربک وما قلیٰ ○ وللاٰخرۃ خیر لک من الاولیٰ ○ صدق اللہ مولانا العظیم و بلغنا رسولہ النبی الکریم و نحن علیٰ ذالک من الشاھدین والشاکرین والحمدللہ رب العالمین۔

یہ آستانہ جس میں ہم سب لوگ حاضر ہیں ہم ہی نہیں بلکہ ہمارے آباؤ اجداد نے بھی یہاں سے شرف حاصل کیا تمام کے روحانی جسمانی ظاہری و باطنی امراض کا علاج یہاں سے ہوا اور ہو رہا ہے اور علوم ظاہری و باطنی کا منبع بنا ہوا ہے اور دوسری جگہوں سے تو صرف ظاہری علم ہی حاصل ہوتا ہے۔ یہاں یہ خصوصیت ہے کہ علوم باطنی بھی ساتھ ساتھ طلباء کے سینوں کو منور کرتے ہیں، علاوہ ازیں ہر حاضری دینے والے کو علی الترتیب فیوض و برکات حاصل ہو رہے ہیں۔ یہ چشمہ ہمیشہ کے لئے جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے فیوض و برکات میں ترقی عطا فرمائے اور یہاں سے انوار و روشنی حاصل کئے ہوؤں کو دنیا اسلام کے رہنما بنائے اور اس کار خیر میں تمام حصہ لینے والوں کو بھی دنیا اور آخرت کی سعادت سے مشرف فرمائے، اس دارالعلوم کی خدمت ہر شخص پر لازمی ہے ہم سب کی خدمت آٹے میں نمک کی مثال اور یوسف علیہ السلام کے زرخرید میں ائی کی مثال ہے۔ لیکن یاد رکھیں اگر نمک اور ائی منظور و مقبول ہو جائے تو انتہائی سعادت و کامیابی ہے۔ آخری الفاظ میں یہی عرض کرتا ہوں کہ جتنے حضرات اس آستانہ پاک سے وابستہ ہیں، سب سمجھ لیں جو یہاں کی خصوصی رحمت علوم ظاہری کے ساتھ علوم باطنی والی ہے اس سے اپنے آپ کو بچوں کو، دوستوں اور عزیز و اقارب کو حصہ دار بناؤ۔ اللہ تعالیٰ تمام دنیا کو یہاں سے فیض یاب فرمائے۔ آمین

marfat.com

علامہ سدید الدین صاحب سجادہ نشین مرولہ شریف والوں کا اس موقع پر بیان بعد از اختتام درس بخاری شریف بحکم جناب شیخ الاسلام خواجہ محمد قمرالدین سجادہ نشین سیال شریف رضی اللہ عنہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ھوالذی جعل الشمس ضیاء والقمر نورًا

نور محمدی بسلیمان ظہور یافت

زاں نور شمس دین بدوعالم مفیض گشت

حضرات! ایک حدیث پاک کا ترجمہ کرتا ہوں حضور علیہ السلام نے فرمایا:

"بداء الاسلام غریباً وّ سیعود غریباً فطوبیٰ للغرباء"

اسلام شروع بھی غریب ہوا اور پروان چڑھا تو غریب پس غربا کو خوشخبری ہے۔

غریب کا مطلب یہ نہیں کہ جوعوام کی زبان وفہم میں ہے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جس کی شخصیت عوام اور بین الاقوام میں مشہور نہ ہوتو آپ لوگ اسلام کی ترقی کو عموماً عوام سے بے نیاز دیکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے مقبول ترین اور خاص بندے اس سے نوازے گئے اور یہ دارالعلوم جو اسلام ہی کی اشاعت کے لئے قائم کیا گیا، اس میں ڈاکٹر تسخیر احمد صاحب نے جو چندہ کی وصولی میں نظام قائم کیا ہے، یعنی ایک روپیہ دینے والے سے لے کر پانچ، دس اور ہزاروں والے تمامیوں کو حصہ دار بنایا تو عوام کے لئے شمولیت کا مژدہ سنایا تاکہ جناب رحمۃ للعالمین علیہ السلام کی ایک خاص بشارت ہر ایک کو شامل ہو کیا ہی موزوں اور بہترین موقع ہر ایک کو نصیب ہوا اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اس میں حصہ دار بنائے اور دنیا و آخرت کی سعادت نصیب فرمائے۔ آمین

marfat.com

درسِ حدیث میں شامل ہونے والے خاص تلامذہ

درس پاک میں انما الاعمال بالنیات والی پہلی حدیث پاک پڑھی گئی جس کی تشریح جناب شیخ الاسلام المسلمین سیدی وسندی حضرت خواجہ محمد قمرالدین صاحب رضی اللہ عنہ نے فرمائی اور ہر کام کو نیت پر موقوف ہونے پر اس طرح بیان فرمایا کہ بچوں، بوڑھوں تمامیوں کے اذہان وقلوب واقف ہوئے، آپ کے اس درس میں عوام الناس کے علاوہ خاص شاگرد مندرجہ ذیل تھے جنوں نے آنجناب کے تلمیذ بننے کی سعادت حاصل کی۔

۱۔ حضور غریب نواز خواجہ فخرالدین صاحب

۲۔ خواجہ محمد حمیدالدین صاحب ۳۔ مولانا محمد عبداللہ صاحب

۴۔ علامہ حافظ سدیدالدین صاحب ۵۔ علامہ پیر کرم شاہ صاحب بھیروی

۶۔ مولانا غلام محمد صاحب اول مدرس سیال شریف

۷۔ سید مراتب علی شاہ صاحب فیصل آبادی ۸۔ غلام فخرالدین صاحب سجادہ نشین میانوالی

۹۔ مولانا غلام مصطفیٰ صاحب میانوالی ۱۰۔ مولوی بشیرالدین صاحب مرولہ شریف

۱۱۔ حافظ محمد کریم صاحب محمدی شریف ۱۲۔ مولانا محمد حسین فیصل آبادی

۱۳۔ نورالحسن صاحب صاجزادہ مولانا محمد حسن ۱۴۔ منشی محمد عبداللہ صاحب خزانچی

۱۵۔ حاجی مولانا فیض احمد صاحب ضیائی، ضلع جھنگ

۱۶۔ مولانا نذر محمد صاحب سلانوالی ۱۷۔ مولانا شیخ احمد صاحب، ضلع جھنگ

۱۸۔ مولوی محمد طالب صاحب، ضلع جھنگ

۱۹۔ صاجزادہ غازی صلاح الدین صاحب سیال شریف

۲۰۔ میاں عبدالحمید صاحب کفری والے ۲۱۔ حافظ ولی محمد صاحب مدرس سیال شریف

۲۲۔ مولوی احمد یار صاحب ۲۳۔ صاجزادہ حاجی رب نواز صاحب سیال شریف

۲۴۔ راقم الحروف غلام احمد عفی عنہ

marfat.com

بہت مخلوق کی وجہ سے صرف یہی حضرات تحریر کئے علاوہ ازیں اور بھی خواص تھے۔

فرمایا اعمال بجا لانا محض ارادے پر موقوف ہے۔ اعمال سے مراد وہ عمل ہیں جو جائز اور حلال ہوں جن میں فرائض و واجبات سنتیں، نوافل اور مباح بھی شامل ہیں۔ جو اعمال حرام اور ناجائز ہیں ان میں نیت کا دخل نہیں۔ وہ ہر حال میں ممنوع ہیں جو عبادات و معاملات ممنوع نہیں جس ارادہ سے کئے جائیں ویسا ہی اجر ہوگا، خلوصِ نیت ہو تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول ہوں گے۔ اگر ریاکاری وغیرہ ہو تو نامقبول۔ اس لئے اپنا ارادہ کو محض رضا الٰہی اور خوشنودی باری تعالیٰ میں لانا اور رسول مقبول ﷺ کی سنت یقین کر کے بجا لانا تاکہ باعث ثواب اور موجب قبولیت ہوں تو یقیناً باعث برکت ہوتے ہیں۔ دنیاوی کاروبار بھی رضا الٰہی سے کیا جائے تو اس میں بھی ثواب ملتا ہے جو حرام نہ ہو گھر کے مکانات، مال بچوں کی ضروریات میں ارادوں کو دخل ہے۔

دارالعلوم میں اقامت:

آج بروز سوموار ۶/رجب المرجب ۱۳۸۵ھ بوقت آٹھ بجے دارالعلوم کے اساتذہ کرام اور طلباء کرام آستانہ عالیہ سے اپنا اپنا سامان وغیرہ لے کر دارالعلوم کی نئی عمارت میں اقامت پذیر ہوئے اور سابق شروع کئے گئے پہلے پہل قصیدہ بردہ شریف دارالحدیث میں پڑھا گیا اور اس کے بعد جماعت اولیٰ نے اپنے اسباق پڑھے۔ یہ اسباق دوپہر سے پہلے پہلے مکمل ہو گئے چونکہ انتظام وغیرہ میں طلباء کا وقت صرف ہوا اس لئے صرف جماعت اولیٰ ہی نے اپنے تمام اسباق کو پڑھا، ساڑھے گیارہ بجے یہ کارروائی تحریر کی اور یہ کارروائی ۶/رجب المرجب ۱۳۸۵ھ میں دارالحدیث میں بیٹھ کر تحریر کی۔

marfat.com

حضور غریب نواز رضی اللہ عنہ کی کرامت و جہاد

خضر حیات ٹوانہ جب وزیراعظم تھا، انگریز کی حکومت تھے، پیر سیال غریب نواز سجادہ نشین صاحب رضی اللہ عنہ (دور رابع) انگریز حکومت کے خلاف تقریر فرما رہے تھے۔ ٹوانہ نے چاہا کہ آپ کو گرفتار کرایا جائے تو یہ لنگر وغیرہ ختم ہو جائے گا، آپ نے فرمایا اگر فقر کا پردہ نہ ہوتا تو کروڑوں آدمی یہاں سے گوشت زردہ پلاؤ وغیرہ کھا سکتے ہیں۔ چنانچہ آپ کو گرفتار کیا گیا آپ کے ہاں روٹی بھیجی گئی آپ نے فرمایا میں قیدیوں والی روٹی کھاؤں گا اور وہی جو فرمایا کھایا۔ حتیٰ کہ آپ کے تصرفات کے موجب لوگوں کی کثرت بھی ہوتی اور جیل میں آپ ویسے ہی دلیرانہ جہاد لسانی فرماتے رہے۔ پھر انہوں نے چاہا آپ کو آزاد کیا جائے۔ لیکن آپ نے فرمایا انگریز حکومت کا تختہ اکھیڑ کر جاؤں گا لیکن انہوں نے دھوکہ کیا اور کہا کہ ہم آپ کو میانوالی جیل میں پہنچاتے ہیں۔ راتوں رات کار میں بٹھایا اور سیال شریف چھوڑ گئے۔ دشمن نے خود گرفتار کیا اور آپ ہی چھوڑ گئے۔ اور ندامت و شرمساری حاصل کی۔ آپ نے قلم کے ذریعے جہاد کیا تو تمام فرق باطلہ کے بطلان کو ظاہر کر دیا۔ دیابنہ، روافض، مرزائیوں وعیسائیوں کے منہ توڑ مضامین و کتابیں لکھیں جس طرح مناظروں اور تقاریر میں اسلام کی خدمت سرانجام دی اسی طرح تصنیف و تالیف میں بھی قدم بڑھایا۔ علاوہ ازیں مالی جہاد کی حد تک نہ رہی اہل علم لوگوں کو مال و علم سے سرفراز فرمایا تاکہ دل کھول کر اسلام کی خدمت کر سکیں۔ جب جنگ کا موقع آیا تو ہر وقت ہتھیاروں کو تیار رکھتے اور فرماتے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی موقع نصیب فرمائے، میدان جنگ میں ہم جوہر دکھائیں، مجاہدین کے لئے گھر کے زیورات تک بیچ دیئے۔ اخبارات کے علاوہ جذبات کو بڑھانے والے بیانات اور آپ کے اشتہارات بھی شائع ہوتے رہے جن میں مسلمانوں کو تسکین و تسلی بھی ہوتی کہ ہمارے سر پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے سایہ عاطفت بھی قائم ہے۔

جتنی احادیث و اقوال جہاد کے متعلق حاصل ہوئے اکثر وہی بیان فرماتے۔ بندوق اور پستول کا تجربہ تو آپ نے مدت سے کیا ہوا تھا اسی لئے اس موقع پر ہتھیاروں کو اکثر استعمال

marfat.com

میں لاتے اور جذبۂ جہاد جو آپ کے سینے میں مرکوز تھا اس کا اظہار فرماتے، کئی بار حکومت کی طرف پیغام بھیجا کہ ہماری ضرورت ہو تو کہیں لیکن جواب ملا کہ آپ کے پروانے اور اسلام کے شیدائی بہت موجود ہیں۔ آپ کی دعا کی ضرورت ہے دعا کا یہ عالم تھا کہ سوائے فتح کے اور کوئی دعا نہیں ہوتی، صرف یہی دعا ہوتی کہ اے اللہ تعالیٰ اپنے حبیب ﷺ کے طفیل مسلمانوں کو فتح و نصرت عطا فرما۔ لطف یہ ہے کہ عجیب انداز اور مختلف الفاظ میں دعائیں فرماتے جب کوئی مجاہد رخصت لے کر آتا اور آستانۂ عالیہ پر حاضری دیتا تو ہمہ تن گوش ہو کر اس سے تمام حالات استماع فرماتے، ہر کیفیت و حالت کے متعلق استفسار فرما کر جب تسلی وہ جواب حاصل ہوتا تو الحمدللہ فرماتے ہوئے دعا میں مشغول ہوتے اور مجاہدوں کو صحابہ کرام کے کارنامے سنا کر ان کے جذبات کو دوبالا فرماتے۔ آپ کے جذبات بڑھانے والے بیانات و تقاریر ریکارڈ ہو چکے تھے وہ فوجوں تک سنائے گئے اور فوجیوں کی دلیری بڑھائی گئی جب ریڈیو سے جنگ کی خبریں سنتے تو خاص ادعیہ آپ کے منہ سے نکلتیں۔ ہنود و یہود و نصاریٰ کی تباہی کی دعائیں کیا کرتے، دشمنانِ اسلام کی سرکوبی کے لئے مسلمانوں کو ہر وقت تیار رکھا اور نام ہی کی نیند سوتے رہے۔ اپنے ساتھ بندوق اور پستول بستر میں رکھتے۔ چند لمحات کے بعد جاگے تو یقین ہوا کہ آپ نیند میں نہیں بلکہ دعا میں ہیں اور خصوصی توجہات اور تصرفات میں استغراقی حالت کا یہ عالم رہا کہ کوئی وقت یادِ الٰہی سے خالی نہیں رہا بلکہ سامعین و حاضرین کو بھی دنیاوی خیالات سے محفوظ رکھتے۔ سادات کرام، علماء و حفاظ، مجاہدین و خدام اسلام کے قدردان، مہمانوں کی خبر گیری آپ کا شیوہ رہا لیکن اکثر استغراقی حالت میں انہماک کی وجہ سے دیر سے متوجہ ہوتے۔ آپ کا استغراق زمانہ جہاد میں از حد رہا۔ خدا کی بارگاہ میں اتنی نیاز و عاجزی کہ دیکھنے والے حیران رہے۔ کئی بار آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اسلام کا بول بالا فرمائے گا۔ مسلمان فتح یاب ہوں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا، آپ کے مجاہدانہ بیانات و ملفوظات سے ایک غیر معمولی بیان ہے جو آپ نے یکم شعبان ۱۳۸۵ھ کو جمعہ کے روز ارشاد فرمایا۔ آیت پاک

مالکم لا تقاتلون فی سبیل اللہ والمستضعفین من الرجال

marfat.com

والنساء والولدان الذین یقولون ربنا اخرجنا من هذه القریة الظالم اهلها واجعل لنا من لدنک ولیاً وجعل لنا من لدنک نصیرا ○ الذین اٰمنوا یقاتلون فی سبیل الله والذین کفروا یقاتلون فی سبیل الطاغوت فقاتلو اولیاء الشیطان ط ان کید الشیطان کان ضعیفا ○

تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ اللہ کی راہ میں جنگ نہیں کرتے ہو حالانکہ کمزور مرد اور عورتیں اور بچے پکارتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہمیں ان ظالموں کے شہر سے نجات دے۔ اپنی طرف سے ہمارا کوئی مددگار بنا اور ہمارے واسطے اپنی طرف سے معاون بنا۔ اس ضمن میں حدیث پاک بھی ملاحظہ ہو۔

''عن ثوبان مولیٰ رسول الله ﷺ عصابتان من امتی احرزهما الله من النار عصابته تغزو الهند و عصابته مع عیسیٰ ابن مریم علیهما السلام''

قرآن پاک کی آیت شانِ نزول کے لحاظ سے خاص خاص مواقع پر اترنے کی وجہ سے مورد خاص ہیں۔ لیکن حکم کے لحاظ سے حکم عام اور ہمیشہ کے لئے سمجھی جاتی ہیں۔ حضور غریب نواز رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے خیال میں مذکورہ آیت پاک موجودہ حالات و جنگ کے لئے اتری ہے، جس پر حدیث پاک مذکورہ بھی دلالت کرتی ہے۔ خاص صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین جو کہ جنگ پر نہایت محبت و شوق سے جاتے تھے ان کے متعلق کس طرح یہ آیت صادق آ سکتی ہے حالانکہ صحابۂ کرام کے جذبات جنگ بدر واحد اور دیگر غزوات سے ظاہر ہیں جو کہ قرعہ اندازیوں و دیگر مقابلوں کی صورت میں بصد شوق شامل ہوتے اور دشمنانِ اسلام کا قلع قمع کرتے۔ علاوہ ازیں اس حدیث پاک سے میرے خیال میں محمد بن قاسم کا حملہ جو سندھ پر تھا اور اس وقت سندھ مستقل علیحدہ حکومت تھی اور ہند

marfat.com

علیحدہ اور آنحضرت ﷺ کا فرمان ہند کے متعلق ہے۔ علاوہ ازیں سلطان محمود غزنوی کا حملہ تھا اور اب جو جنگ وقتال ہو رہا ہے وہ ہندوستان کی طرف سے حملہ ہوا ہے۔ پھر حضور ﷺ کا یہ فرمانا کہ دوسرا گروہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کی معیت والا۔ تو چونکہ اس گروہ کے قریب اور نزدیک بھی موجودہ جنگ ہے اور آپ ﷺ نے بھی دونوں ساتھ ساتھ فرمائے اس لئے موجودہ جنگ وغزوہ زیادہ مراد ہے۔ پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وعدہ لینا کہ غزوۂ ہند میں شامل ہونا اور حضرت ابو ہریرہ کا یوں فرمانا کہ میں اس جہاد وقتال میں ضرور پہنچوں گا، اگر میں شہید ہوا تو افضل الشہدا میں شریک ہوں گا اور اگر میں بخیریت واپس ہوا تو وہی ابو ہریرہ محرر یعنی نار و دوزخ سے آزاد شدہ ہوں گا یا محرز یعنی ''احرز ھما اللہ من النار'' والے گروہ سے ہوں گا، تو اس حدیث پاک سے صاف ظاہر ہے کہ اس جنگ میں صحابہ کرام کی امداد پہنچی اور پہنچ رہی ہے۔

سلطان عبدالحمید خان بادشاہِ ترک کے زمانہ میں ایک سفیر نے فرانس سے ترکستان میں ایک خط لکھا جو ایک امیر سید صاحب کے ہاں بھیجا سید صاحب کے منشی نے پڑھا اور سید صاحب کو کہا کہ سفیر فرانس بہت بے وقوف اور بے عقل ہے کہ اس نے یہ خط یہاں بھیجا جو کہ اس مضمون والا تھا کہ فرانس میں ایک کمپنی آ رہی ہے۔ حضور ﷺ کی شان میں گستاخانہ الفاظ کہیں گے تو اس خبر کو یہاں پہنچانے کا اس کا کیا مقصد تھا۔ ایک بادشاہ دوسرے کو کس طرح ایسی حرکات سے روک سکتا ہے۔ شاہ صاحب نے کہا کہ وہ خط لاؤ چنانچہ انہوں نے تمام ڈاک جو کہ سلطان عبدالحمید خان کے نام تھی اس میں یہ خط ڈال دیا تا کہ بادشاہ کی غیرت کا اندازہ معلوم ہو۔ بادشاہ نے علیحدہ کمرے میں ڈاک پڑھتے پڑھتے جب یہ خط پڑھا تو غصہ سے آنکھیں سرخ ہو گئیں اور کمرے میں ٹہلنے لگا کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کتا جب تک موجود ہوں آپ کی شان میں کوئی گستاخی کر سکتا ہے؟ اور اتنا جلال تھا کہ شاہ صاحب بھی سامنے سے مرعوب ہو کر علیحدہ ہو گئے۔ اسی وقت حکم دیا کہ فرانس کے سفیر کو بلاؤ جب وہ حاضر ہوا تو فرمایا کہ فرانس کے بادشاہ سے کہہ دے کہ اگر ایسی

marfat.com

حرکت تمہارے ملک سے سرزد ہوتی دیکھی یا سنی گئی تو کچل کر رکھ دوں گا۔ اسی وقت سفیر نے اپنے بادشاہ کو واپس حکم پہنچایا کہ اگر گستاخ کمپنی فرانس میں آ گئی تو تمام ملک فرانس کی خیر نہیں چنانچہ بادشاہ نے جواب دیا کہ قیامت تک یہاں اس ملک میں ایسا کام نہ ہوگا۔ اس نے ایسا قانون جاری کیا جس سے وہ آج تک وعدہ وفا معلوم ہوا۔ تو بتائیں سلطان عبدالحمید کے زمانہ میں بھی اتنی غیرت موجود تھی اور جذبات قائم تھے۔ تو صحابہ کرام درکنار کس طرح اس آیت کریمہ کا مورد وہ ہو سکتے ہیں۔ یقیناً آج کے جہاد کی ترغیب کے لئے جو لوگ وہن کے مرض میں مبتلا ہیں ان کو فرمایا گیا: مالکم لا تقاتلون فی سبیل اللہ۔ الآیہ۔ اور مرض وہن کے متعلق بھی صحابہ کرام سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ جہاد سے غافل ہو جاؤ گے صحابہ کرام نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ کیا اس وقت ہم تھوڑے ہوں گے، فرمایا آج سے بھی زیادہ ہوں گے لیکن تمہیں وہن کا مرض لگ جائے گا تو عرض کی یارسول اللہ ﷺ وہ وہن کا مرض کیا ہے؟ فرمایا بزدلی کی صورت میں جہاد سے غافل ہو کر موت سے ڈرو گے۔ چنانچہ آج وہی مرض ہے جس کی بناء پر ہر مسلمان کو فرمان باری تعالیٰ جہاد کی دعوت دے رہا ہے۔ ''مالکم لا تقاتلون'' (تمہیں کیا ہو گیا ہے) اور کون سی چیز تمہیں جہاد سے روک رہی ہے۔ اسی تقریر میں آپ نے ہارون الرشید کے بیٹے معتصم باللہ کا واقعہ ابلق گھوڑوں والی جنگ کا بیان فرمایا اور معوذ اور معاذ رضی اللہ عنہما دونوں بھائیوں کا غزوہ بدر میں محبت سے شامل ہونا بھی بیان فرمایا۔ لہٰذا ان واقعات کے پڑھنے اور سننے سے اندازہ لگ سکتا ہے کہ کس قدر جہاد کی اہمیت آپ کی ذات میں موجود ہے۔ ہر وقت اس کی ترغیب میں رہے اور اب بھی یہی ترغیب دے رہے ہیں۔ آپ کی پہلی زندگی اور موجودہ زندگی سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ تمام عمر رات دن، سفر و حضر، گرمی و سردی میں یہی کام رہے گا۔ اللہ تعالیٰ حضور پیر سیال لجپال کا سایہ ہم پر قائم و دائم رکھے اور ہم سب آپ سے وابستگان کو آپ کے نقش قدم پر چلنے اور دین حق کی خاطر ہر قسم کی قربانیوں کی توفیق بخشے۔ آمین

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بارگاہِ ایزدی میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی دعا

خذ بلطفک یاالٰھی من لہ زاد قلیل
مفلس بالصدق یاتی عند بابک یا جلیل
کیف حالی یا الٰھی لیس لی خیر العمل
سوء اعمالی کثیر زاد طاعاتی قلیل
منہ عصیان و نسیان و سھو بعد سھو
منک احسان و فضل بعد اعطاء الجزیل
ذنبہ ذنب عظیم فاغفر الذب العظیم
انہ شخص غریب مذنب عبد ذلیل
عافنی من کل داءٍ واقض عنی حاجتی
ان لی قلباً سقیما انت من یشف العلیل
قل لنار ابردی یارب فی حقی کما
قلت قلنا نارُکونی برداً فی حق الخلیل
طال یا ربی ذنوبی مثل رمل لا تعد
فاعف عنی کل ذنب واصفح الصفح الجمیل
ھب لنا ملکًا کبیرًا نجنا مما نخاف
ربنا اذ انت قاض والمنادی جبرنیلٌ
انت کافی انت وافی فی مھمات الامور
انت حسبی انت ربی انت لی نعم الوکیل
رب ھب لی کنز فضل انت وھاب کریم
اعطنی ما فی ضمیری دلنی خیر الدلیل
این موسیٰ این عیسیٰ ابن یحییٰ این نوحٌ
انت یا صدیق عاص تپ الی مولیٰ الجلیل

marfat.com

غیور مسلمان کا واقعہ جو اپنے وقت کا خلیفہ تھا

سلطنت اسلامیہ بغداد کی سرحد پر رومی غیر مسلم لوگ ایک مسلمان عورت کو گھسیٹ کر لے جا رہے تھے، وہ بیچاری مظلوم حالت میں چیختی چلاتی خلیفہ وقت معتصم باللہ کو پکارتی جا رہی تھی کہ میری امداد کو پہنچ اور ظالم عیسائی اس کا مذاق اڑا رہے تھے کہ معتصم باللہ وہ ڈبے گھوڑے پر سوار ہو کر تیری امداد کو آ رہا ہے، کسی مسافر مسلمان نے یہ حال دیکھا اور اس نے معتصم باللہ کو خبر پہنچا دی۔ واقعہ سن کر معتصم باللہ نے جوش و جلال میں آ کر حکم دیا ابلق (ڈبے گھوڑوں) والا ایک لشکر جرار تیار کرو جس میں ابلق گھوڑے زیادہ ہوں چنانچہ لشکر جرار لے کر خود اسی ارقم گھوڑے پر سوار ہو کر وہاں پہنچا جہاں مسلمان عورت سے اس قسم کے الفاظ ہنسی مخول کی صورت میں ظالموں نے کہے تھے، حملہ کر کے مسلمان عورت کو بھی ظالموں کے پنجے سے چھڑایا اور کافی علاقہ رومیوں کا فتح کر کے اسلامی سلطنت میں شامل کر لیا۔ غیر مسلم ظالم کی بات سنتے ہی اسے دکھا دیا کہ اسلامی ایمانی غیرت اس کا نام ہے اور ان کے مخول کو حقیقت بنا کر مسلمان بہن کی غیر مسلم کے پنجوں سے چھڑایا۔

معوذؓ اور معاذ رضوان اللہ تعالیٰ عنہما دونوں نوجوان صحابی تھے۔ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد تھا کہ لڑکوں کو جنگ بدر میں شامل نہ کریں انہیں کم عمر سمجھ کر واپس جانے کا حکم دے دیا گیا پھر بڑے لڑکے کو اس کے اصرار تکرار کی وجہ سے اجازت مل گئی، چھوٹے بھائی نے عرض کی ہماری کشتی کرائیں میں اسے گرا لوں گا چنانچہ کشتی کرائی گئی اس نے گرا لیا دراصل بڑے بھائی نے چھوٹے بھائی کو موقع دیا۔ مجاہدین میں شامل کر لئے گئے جب جنگ بدر خوب ہو رہی تھی، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سپہ سالار کے پاس وہ دونوں مجاہد گئے اور پوچھا اے چچا جان ہمیں ابوجہل دکھائیں ہم نے اس کو فی النار کریں گے۔

اشارہ ہوتے ہی بجلی کی طرح تیزی سے پہنچے اور ابوجہل کو فی النار کر لیا۔ ان کا

marfat.com

جذبہ و جوش اور اسلامی غیرت ظاہر ہوئی جنہوں نے رسول اکرم ﷺ کے بدترین دشمن اور کفار کے سردار کو تیزی سے جا کر قتل کر ڈالا، ابوجہل ایک گھوڑے پر سوار تھا، دلیر تھا۔ ایک نے اسے کہا تیرے گھوڑے کا تھنگ ٹوٹ گیا ہے۔ اس نے نیچے سر جھکا کر دیکھا تو دونوں نے وار کر کے اسے گرا کر ختم کر دیا۔ ابوجہل فی النار ہوا، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اس کے پاس گئے، ابوجہل کا سر اتارنے لگے تو بولا میرا سر گردن کے اکثر حصہ کو ملا کر کاٹنا تاکہ معلوم ہو کہ یہ سردار کا سر ہے جب اس لعین کی یہ بات حضور اکرم ﷺ کو بتائی گئی تو فرمایا موسیٰ کے فرعون سے میرا فرعون زیادہ سرکش تھا کہ اس فرعون نے تو مرتے وقت پڑھا تھا:

''امنت بالذی امنت به بنو اسرائیل''

لیکن اس کا یہ پڑھنا مقبول نہ ہوا، اب عذاب کی لپیٹ میں آ چکا تھا اور میرے فرعون ابوجہل نے مرتے وقت بھی اپنی سرکشی نہ چھوڑی۔

بہرحال سردارانِ قریش جو مکہ مکرمہ میں حضور اکرم ﷺ کو اور آپ کے صحابہ کرام کو زیادہ تکلیفیں دیا کرتے تھے، جنگ بدر میں مارے گئے، ان کی لاشوں کو گھسیٹ کر ایک پرانے کنویں میں پھینک دیا گیا۔

marfat.com

حقیقی درویشوں کے حالات

۹ر ذوالحج بشب ہفتہ بعد از نماز مغرب بنگلہ شریف میں حاضر ہوا، خواجہ بدرالدین صاحب سامعین سے فرما رہے تھے کہ سیال شریف کی دائی باوضو روٹیاں پکاتی تھی، آٹا گوندھنے والیاں باوضو آٹا گوندھتی تھیں، دودھ کا ریڑکا باوضو ہوتا تھا، ہانڈی پکانے والی بھی باوضو پکاتی تھی، آج روٹی سالن پکانے والوں کا حال ایسا ہے کہ بجائے باوضو ہونے کے ان کے جسم ناپاک ہونے کا احتمال بلکہ یقین ہوتا ہے تو کھانے والوں میں کیا روحانیت ہو۔

اس وقت کے وہ روٹیاں کھانے والے درویش ہر وقت ذکرِ الٰہی اور یادِ خدا میں مصروف رہتے تھے، ہر درویش کی عبادت گاہ خاص نشست ہوتی تھی۔ کسی کو ملنا ہوتا تو تلاش کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی تھی۔ لانگری احمد دین صاحب و دیگر درویش ذکرِ جہر بھی کرتے تھے اور باا ثر خلوصِ نیت اور نیک طینت پاک دامن ہوتے تھے۔ پیر سیال کی توجہ نہ صرف ساتھ رہنے والوں پر بلکہ باہر غیر ممالک میں رہنے والوں پر بھی تھی جیسا کہ خدا بخش ٹوانہ نے خود مجھے اپنا واقعہ بیان کیا اور میں نے سنا وہ بتاتا ہوں کہ برطانوی حکومت جو یہاں ہمارے ملک پر مسلط تھی اس کی طرف سے نواب خدا بخش ٹوانہ سفیر بن کر کابل میں گیا، حالانکہ ملک نواب صاحب کی تعلیم تین جماعتیں فیل تھی لیکن قابلیت کی وجہ سے برطانوی حکومت نے سفیر بنا کر بھیجا اس کے ساتھ اپنے نوکر خانسامے، خدمتگار، حکیم، ڈاکٹر وغیرہ تمام عملہ پھر ہتھیار اسلحہ نشانہ بازی شکار وغیرہ کا تمام سامان تھا۔ کابل میں جا کر اتنا اثر و رسوخ بنایا کہ شاہی خاندان سے تعلقات بلکہ الفت ہوگئی اور ان سے رشتہ لے کر شادی بھی کر لی، امیر عبدالرحمٰن خان بادشاہ کابل بارعب نہایت سخت گیر تھا چار میخیں گاڑھ کر انسان کو سزا دیتا تھا یا زیادہ غصہ کسی پر ہوتا تو اس کی چباڑیاں پکڑ کر چیر دیتا تھا، لوگوں نے اسے کہہ دیا کہ ملک خدا بخش نے یہاں شاہی خاندان میں شادی کر لی ہے یہ سنتے ہی غیظ وغضب سے بھر گیا اور کہا انتقام لے لیں گے، جس تنخ اسے انتقامی حالت میں طلب کرنا تھا اس سے

marfat.com

پہلی رات کو خواب دیکھا کہ پیر سیال نے فرمایا ہے اے امیر عبدالرحمٰن عام دربار لگا اور ملک خدا بخش سے معافی مانگ ورنہ اپنے ملک کی خیر منا، یعنی اگر ملک کی خیر چاہتا ہے تو ملک خدا بخش سے معافی مانگ۔ بیدار ہوا ادھر ادھر دیکھا کوئی آدمی نہیں غصے میں آگ بگولہ ہو گیا، نصف رات کا وقت تھا، سوچ سوچ کر حکم دیا ابھی دربار لگانا ہے، تمام عہدیدار حاضر ہو گئے، بتیاں جل گئیں، روشنی عام ہو گئی پہرہ دار تک حاضر ہو گئے، دو کرسیاں ایک ہی طرح کی اکٹھی رکھ دیں، حکم دیا ملک خدا بخش جس حالت میں سویا ہوا ہو فوراً لاؤ، حکم ملنے پر ملک صاحب سمجھ گئے اب آخری وقت ہے، موت بلا رہی ہے کیونکہ امیر عبدالرحمٰن نے اپنے دربار حاضر سے تو پہلے ہی روک رکھا ہے۔ اب سوائے انتقامی کارروائی کے اور کچھ نہیں کرے گا اور اس کی انتقامی کارروائی بھی یا تو چارمیخوں میں گاڑھ دے گا یا چپاڑیاں پکڑ کر چیر ہی دے گا۔ کہا دو رکعت نفل تو ادا کرلوں، وضو بنانے کا پانی منگوایا، اتنے میں دوسرا آدمی آ گیا جلدی آؤ پھر تیسرا آدمی بھی پہنچ گیا کہ جلدی حاضر ہونے کا حکم ہے۔ بہرحال جلدی جلدی دو رکعت نفل پڑھ کر دعا مانگی، پیر سیال کی طرف متوجہ ہو کر فریاد رسی چاہی اور حاضری کے لئے چل دیئے، کہتا ہے کہ میرے پاؤں ایسے بوجھل بن گئے گویا ریت کے گھڑے ان سے بندھے ہوئے ہیں، آگے کو ڈالتا تو پیچھے پڑتے، بصد مشکل پہنچا۔ امیر عبدالرحمٰن کھڑا ہو گیا، میری طرف بڑھا تمام حاضرین سمجھ گئے اور مجھے بھی یقین ہو گیا کہ خود چپاڑیاں پکڑ کر چیرنا چاہتا ہے، لیکن اس نے میرا ہاتھ پکڑا اور ساتھ لے جا کر دوسری کرسی پر بٹھا دیا، تمام خواب بیان کیا اور پیر سیال کا پورا پورا حلیہ بتایا تو میں نے کہا وہ میرے اِس اُس جہاں کے محافظ ہیں۔ میرے پیر کامل وہی ہیں اس کے بعد میری قدم بوسی کے لئے اٹھا، میں بھی کھڑا ہو گیا، معانقہ کیا، ایک دوسرے کا سر وریش چومے۔ اس واقعہ کے بعد گہرا دوست بن گیا اور گہرے تعلقات میرے ساتھ قائم رکھے، حتیٰ کہ بیگمات کی باتیں بھی مجھے بتاتا تھا، اکثر اوقات اپنے پاس رکھتا۔ بالآخر ایک روز شکار کے لئے ایسا مقرر کیا کہ اس دن جنگل میں شکار کرنا اور کھانا تیار کرنا ہوگا، خانسامے و دیگ عملہ تو ہوگا لیکن ہر امیر ایک ایک کھانا خود

marfat.com

تیار کرے گا۔ چنانچہ میرے ذمہ پلاؤ پکانا ہوا، امیر عبدالرحمٰن کے ذمہ سوئیوں کا زردہ بنانا، اسی طرح ایک ایک طرح کا غذا ایک ایک آدمی کے ذمہ کر دیا گیا میں نے کہا کہ آگ جلانے والا آدمی دو گے، شاہ کابل نے منظور کر لیا۔ چنانچہ اپنے خانسامہ کو میں نے آگ جلانے کے لئے مقرر کر لیا اور اب چپکے سے اشارتاً مجھے سمجھاتا بھی اور آگ بھی جلاتا۔ اس کے سمجھانے پر بہترین قسم کا پلاؤ میں نے پکا لیا۔ جب دسترخوان چنا گیا تمام کھانے حاضر کئے گئے تو اتفاق سے میرا پلاؤ سب سے بہتر تیار شدہ تھا، سب نے تحسین کی اور سوئیوں کا زردہ دھواں پہنچنے کی وجہ سے خوش ذائقہ نہ تھا۔ دوسرے لوگ تو بادشاہ کا پکایا ہوا کھانا ہونے کی وجہ سے تحسین کرتے رہے لیکن جب میری طرف سے اس کا کوئی جواب نہ پایا تو پوچھا کیا ہے؟ میں نے کہہ دیا دھواں پڑ گیا ہے، وہ تسلیم کر گیا ہر حال میں بے تکلفانہ میرے ساتھ عام ہو گیا۔ ایک مرتبہ برطانوی گورنر کو میں نے لکھا کہ شاہِ کابل کو یہاں لاؤ، اس نے تو توجہ نہ دی اور کہا کہ وہ یہاں نہیں آئے گا لیکن بار بار نواب خدا بخش کے کہنے سے برطانوی گورنر نے کہا اگر امیر عبدالرحمٰن خان یہاں آتا ہے تو اس سے بڑی اور کیا بات ہے، ضرور لاؤ۔ چنانچہ نواب صاحب کے کہنے پر امیر عبدالرحمٰن آیا اس کا استقبال شاہی رسم و رواج کے ماتحت کیا گیا۔ نواب صاحب بہاول پور والا بھی آیا جو ڈھال اور چھرا کے ساتھ شیر کو مار لیتا تھا اس نے اپنی جواں مردی بھی دکھائی، ایک شیر کو غضبناک کر کے اس کی طرف دوڑایا گیا۔ اس نے سامنے آ کر شیر کا حملہ ڈھال سے روکا اور چھرا سے اس کا پیٹ چاک کر دیا اور پیچھے کو دے پھینکا۔ امیر عبدالرحمٰن خان کو اسی بات پر بہت غصہ آیا۔ اس نے کہا تو انسان اور ایک ریاست کا مالک ہو کر درندہ سے مقابلہ کرتا ہے، اگر وہ ایک تھپڑ سے تجھے زخمی کر دیتا یا تجھے مار دیتا تو ساری ریاست کو یتیم کر جاتا۔ یہ داناؤں کا کام نہیں، جاہلوں کا کام ہے۔ میں تجھے وصیت کرتا ہوں آئندہ جنگلی درندوں کے ساتھ مقابلہ نہ کرنا، امیر عبدالرحمٰن کے ان کلمات سے برطانوی گورنر اور دیگر اس کے اہلکاروں پر مسلمان بادشاہ کا رعب و دبدبہ ہوا۔ در حقیقت امیر عبدالرحمٰن ایسے بادشاہ کا ہمارے ملک میں آنا یہ تصرف پیر

marfat.com

سیال غریب نواز کا تھا، پیر سیال کی توجہ خاص نواب صاحب پر تھی۔ اس وجہ سے شاہ کابل نے اسے دوست بنایا۔ موجودہ حضرت خواجہ محمد قمرالدین صاحب اور میں (بدرالدین) دونوں بھائی چھوٹے چھوٹے تھے۔ حضرت صاحب بیمار ہو گئے انہیں ٹائیفائیڈ ہو گیا، کمزور ضعیف رہتے ہوئے کہ بالکل خشک ہڈیاں سی نظر آتی تھیں، بولنے کی بھی طاقت نہ رہی۔ قبلہ والد صاحب (حضرت ثالث غریب نواز) تونسہ شریف حاضری کے لئے تشریف لے گئے، رات کو جس مکان میں سوتے تھے، اس کے دو دروازے تھے، ایک تو باہر کی طرف سے تھا جو میرے واسطے گھر والوں نے کھلا رکھا اور دوسرا بند کر دیا، جب رات گئے وقت میں آیا اور دروازہ بند کر کے سویا تو حضرت صاحب بولے بھائی آ گیا ہے؟ بالکل دھیمی آواز سے یہ کہا میں نے جواب دیا ہاں آ گیا ہوں، ابھی دوڑنے کی وجہ سانس ہانپنے کی صورت میں باقی تھا کہ باہر سے کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا میں نے سوچا غیر آدمی تو ہمارے گھر نہیں آ سکتا کون آ گیا ہے، دروازہ کھٹکھٹانے والے نے آواز دی کہ قمرالدین میں تیرے لئے دعا کروں؟ حضرت نے جواب دیا غریب نواز تو نے کرم نہیں کرنا تو اور کون کرے، میں حیران رہ گیا صبح کو حضرت صاحب نے روٹی کھانے کو مانگی۔ آپ نے شوربا اور دو عدد پراٹھے تناول فرمائے۔ بالآخر رفتہ رفتہ چلنے لگے، تندرست ہو گئے میں جب بھی پوچھتا وہ دروازے والے کون تھے تو فرماتے کسی اور کو نہ بتائے گا؟ میں جواب دیتا ضرور بتاؤں گا، اس پر نہ بتاتے دو تین ماہ بعد جب روضہ شریف حاضر ہوئے میں نے موقع پا کر روضہ شریف والوں کا واسطہ پیش کر کے دریافت کیا، اب میں نے کہا اس وسیلہ و واسطہ کے باوجود نہ بتاؤں، اسی طرح انہوں نے بتایا کہ حضرت ثانی صاحب (خواجہ محمد دین رحمۃ اللہ علیہ) تھے اور دروازہ کے اندر کھڑے تھے، میں دیکھ رہا تھا اس دن سے میں حضرت صاحب سے ڈرتا ہوں۔

marfat.com

حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کا مشرف باسلام ہونا

(بحوالہ کتاب روضۃ العلماء)

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ شروع میں کافر تھے، عرب کے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ تھے، نبی کریم ﷺ تو ہر شخص کے لئے پسند فرماتے کہ مسلمان ہو جائے لیکن بادشاہوں اور رئیس لوگوں کے اسلام لانے کو زیادہ پسند فرمایا کرتے تھے، کیونکہ ان کے اسلام لانے میں بہت سے لوگوں کا مسلمان ہو جانا سبب بن جاتا تھا، اسی طرح حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کو بھی آپ زیادہ پسند فرماتے تھے، کیونکہ اس کے گھرانہ والے سات سو (۷۰۰) آدمی تھے جو دحیہ کلبی کے اسلام لانے سے مسلمان ہو جانا کہہ چکے تھے اور حضور اکرم ﷺ دعا میں فرماتے:

"اللھم ارزق دحیۃ الاسلام"

اے اللہ دحیہ کو اسلام عطا فرما۔

پھر جب دحیہ کلبی نے اسلام لانے کا ارادہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نماز فجر کے بعد وحی فرمائی کہ ان شاء اللہ دحیہ آپ کے پاس ابھی ابھی حاضر ہوگا اور اسلام قبول کر لے گا، جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو یہ فرمایا تو ان کے دلوں میں اس کی جہالت کے زمانہ والے کاموں اور کردار کی نفرت تھی، تو انہوں نے اپنے درمیان اسے جگہ دینے کو ناپسند کیا تو حضور اکرم ﷺ پہچان گئے اور انہیں اپنے ہاں جگہ دینے کا حکم دینا نہ پسند فرمایا اور یہ بھی ناپسند فرمایا کہ دحیہ کی آمد سے ان کی بے توجہی اس کے دل کو اسلام لانے میں ٹھنڈا کر دے گی، بہرحال جب دحیہ مسجد نبوی شریف میں داخل ہوئے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اوپر والی چادر جو اوڑھی ہوئی تھی زمین پر اس کے سامنے بچھا دی [illegible] تو دحیہ رضی اللہ عنہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کرم دیکھ کر روئے اور آپ کی چادر کو اٹھا کر بوسہ دیا۔ اسے اپنے سر اور آنکھوں پر لگایا اور عرض کی میرے ماں اور باپ آپ پر قربان ہوں، میں اس چادر کے قابل نہیں ہوں، پھر عرض کی یا محمد ﷺ مجھے اسلام کی شرطوں سے آگاہ فرمائیں تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پڑھ "لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ" اس نے کلمہ پڑھنے کے بعد بلند آواز سے رونا شروع کر دیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے دحیہ اب تجھے اسلام نصیب ہو گیا اتنا رونے کی کیا ضرورت ہے، عرض کی میں بہت ہی خطاؤں اور بے شمار فواحش و بے حیائیوں کا مرتکب رہا ہوں تو اپنے رب سے عرض کریں اگر ان کے کفارہ میں مجھے اپنے آپ کو قتل کر دینے کا حکم ملے تو میں اپنی جان کو ختم کر دوں گا، اور اللہ تعالیٰ مجھے حکم دے کہ اپنے مال اور جائیداد سے نکل جاؤں تو میں چلا جاؤں گا۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا وہ تیری خطائیں کیا ہیں تو عرض کی میں عرب کے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ تھا اور میں اپنی اولاد میں بیٹیوں کو ناپسند سمجھتا تھا کہ ان کے خاوند ہوں گے میرے داماد بنیں گے۔ اس وجہ سے میں اپنی نوے بیٹیاں اپنے ہاتھ سے قتل کر چکا ہوں، رسول اکرم ﷺ یہ سن کر حیران ہوئے حتیٰ کہ جبریل امین نازل ہوئے اور عرض کیا:

"یا محمد علیک السلام ان اللہ یقرء ک السلام و یقول قل لدحیتہ بعزتی و جلالی انک لما قلت لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ فقد غفرت لک کفر ستین سَنَة الی اخرہ"

یعنی محمد ﷺ آپ پر سلام اور اللہ تعالیٰ بھی آپ کو سلام فرماتا ہے اور فرماتا ہے کہ دحیہ کو فرما دیں مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم جب تو نے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھا ہے تو میں نے تیرے ساٹھ

marfat.com

(۶۰) سال کے گناہ بخش دیئے تو تیری بیٹیوں کا قتل میں کیسے نہ بخشوں گا۔

صدیق اکبرؓ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ اور آپ کے اصحاب رضی اللہ عنہم بھی رو پڑے اور حضور ﷺ نے فرمایا:

اللھم غفرت لدحیة قتل بناته بشھادة ان لا اله الا الله مرةً فکیف لا تغفر للمؤمنین صغائرھم بشھادة کثیرة بنیة صادقة

اے اللہ تو نے دحیہ کے اپنی بیٹیوں کے قتل کو ایک بار ہی کلمہ شہادت کے طفیل بخش دیا، ہم مؤمنین کے صغائر گناہ کی مغفرت کیوں نہ طلب کریں، جنہوں نے زیادہ شہادتیں (کلمہ شہادت) کی سچی نیت کے ساتھ پڑھیں اور خالص عقیدہ کے ساتھ۔

پس دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں موت کے وقت کلمہ شہادت لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اپنے فضل وکرم سے نصیب فرمائے۔ آمین

marfat.com

تعلیم نبوی کا اثر

قبلہ شیخ الاسلام والمسلمین نے ایک بیان میں فرمایا کہ حضورﷺ کی تشریف آوری سے پہلے عرب لوگ زمانہ جاہلیت میں طرح طرح کی غلط کاریوں کا شکار تھے۔ شراب خوری، جوا بازی، شرک، بت پرستی اور قتل و غارت وغیرہ میں مبتلا تھے، معمولی معمولی باتوں میں خاندانوں اور قبائل میں جنگیں اور خونریزیاں رہتی تھیں، اپنی بیٹیوں کو زندہ درگور کر دیتے تھے۔ ایک صحابی نے اپنا واقعہ خود بیان کیا، جب میں تجارتی سفر سے واپس آیا تو میری بیٹی چلتی پھرتی تھی، میں نے اپنی عورت سے کہا میری وصیت کے مطابق اسے قتل کیوں نہ کر دیا تو اس نے کہا خوبصورت تھی، میرا دل نہیں چاہتا تھا میں نے خیال کیا خود آ کر ختم کرے گا، چنانچہ میں اسے جنگل میں لے گیا، گڑھا کھودا میرے اوپر مٹی پڑتی تو وہ لڑکی اس مٹی کو جھاڑتی تھی، لیکن میں نے اسے زندہ ہی دفن کر دیا اور دل میں خوشی محسوس کی۔ ایسے لوگوں کی اصلاح حضورﷺ نے فرمائی جو بعد میں آنے والوں کے پیشوا بن گئے۔

marfat.com

ضروری یادداشت

۱۰ ر جمادی الاخریٰ ۱۳۹۹ھ مطابق ۷ ر مئی ۱۹۷۹ء آج بروز دوشنبہ بعد نماز ظہر ختم خواجگان پڑھانے کے بعد قبلہ و کعبہ حضرت صاحب رضی اللہ عنہ مسجد ہی میں بحصول سکون و استراحت کے لئے تھوڑا سا لیٹ گئے اور پاؤں کی طرف (مشرقی جانب) بیٹھے ہوئے لوگوں کو دوسری طرف ہو جانے کا حکم دیا درباری میاں فیض محمد کو بلایا اور بنگلہ شریف سے رومال میں تونسہ شریف کے روضۂ انور کی خاک بندھی ہوئی منگوا کر اسے دی اور فرمایا یہ امانت میرے حضرت غریب نواز کے سرہانے کی طرف غلاف کے نیچے روضہ شریف میں رکھ دے اور میری وصیت ہے جب فوت ہو جاؤں تو میرے سر کی طرف ہی بچھا دینا۔ پھر بندہ کو متوجہ ہو کر بھی یہی الفاظ فرمائے اور تاکید کے طور پر فرمایا اس پر عمل کرنا یاد رکھنا، بندہ نے آپ کا گھٹنا مبارک چوم لیا، ازاں بعد فرمایا مجھے حضرت خواجہ خان محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے الوداع فرمایا تھا، جب میں تونسہ شریف سے ہو کر ملتان شریف ان کی مزاج پرسی کو پہنچا تو غنودگی کے عالم میں تھے، حاضری دے کر آ گیا، دوبارہ حاضر ہوا تو ہوش میں تھے، کلام نہیں کر سکتے تھے، جب میں ان کے پاس کھڑا ہوا تو اشارہ فرما کر مجھے اپنے سینے پر لے لیا کافی دیر تک اپنے سینے پر رکھے رہے میں نے سمجھا زیادہ بوجھ ہوا ہو گا، اوپر ہو گیا، دوبارہ سینے سے لگایا اس طرح میں اوپر ہو گیا اور تیسری بار پھر سینے سے لگایا۔ آپ کے آنسو بہہ نکلے اور چار انگلیوں سے اشارہ فرمایا مسکراہٹ بھی فرمائی، اس دن کے بعد چار دن گزرنے پر آپ کا وصال ہو گیا۔ معلوم ہو گیا کہ انہوں نے اپنی بقایا زندگی کے چار دن بتائے تھے۔ کراچی میں پہنچتے ہی نصف گھنٹہ بعد وصال فرمایا، تونسہ شریف کے روضہ شریف میں قبر بنائی گئی ہے۔ حالانکہ پہلے وہاں نئی قبر کی گنجائش بھی نہ تھی۔ تنگ جگہ تھی لیکن اب بالکل خوب

marfat.com

دروازہ کے ساتھ ہی قبر کی جگہ بن گئی ہے۔ میں نے وہاں سے مٹی اٹھائی ہے جو اپنی قبر میں سرہانے کی طرف بچھا دینے کی وصیت کر دی ہے۔

نہ پوچھ ان خرقہ پوشوں کی عقیدت ہو تو دیکھ ان کو
یدبیضا لئے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں

بندہ نے عرض کیا میں اس موقع پر تونسہ شریف حاضر نہیں ہو سکا، دل میں تو بہت حاضری کا شوق پیدا ہوتا رہا لیکن یہاں سیال شریف میں رہنا ضروری تھا، آپ نے فرمایا دل حاضر ہوا تو حاضری ہوگئی۔ حاضری تو دل کے تعلق کا نام ہے پھر یہ شعر پڑھا۔

گر بمنی و بے منی با منی
بے منی و بامنی در یمنی

یعنی اگر تیرا دل میرے ساتھ ہے اور ویسے تو دور ہے تو تُو میرے ساتھ ہے، اگر تیرا دل میرے ساتھ نہیں اور تو خود میرے پاس ہے تو یمن میں ہے یہ فرما کر اٹھ بیٹھے اور پھر فرمایا مجھے اوپر اٹھاؤ چنانچہ ہم نے دونوں طرف سے اٹھانے کی امداد دلائی اور آپ کھڑے ہو کر بنگلہ شریف تشریف لے گئے۔

marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۰؍ ذیقعدہ ۱۳۹۸ھ بروز یکشنبہ بعد از نمازِ عصر مجلس خانہ میں جناب خواجہ حمیدالدین صاحب مدظلہ العالی کی والدہ ماجدہ کی فاتحہ خوانی کے موقع پر بندہ نے قبلہ وکعبہ حضرت صاحب غریب نواز رضی اللہ عنہ سے اس حدیث پاک کا مطلب پوچھا:

''اتقوا فراست المؤمن فانه ينظر بنور الله''

آپ نے عربی میں نہایت وضاحت سے بیان فرمایا جس کا مفہوم اختصار کے طور پر یہ ہے کہ عام مسلمانوں کو یہ ارشاد فرمایا گیا ہے کہ اللہ تعالٰی کے مقرب برگزیدہ لوگوں کی مجلس میں بیٹھنے والوں کو اپنے کلام، کردار بلکہ خیالات کو خلافِ ادب اختیار نہ کریں کیونکہ یہ برگزیدہ ہستیاں اللہ تعالٰی کے نور سے دی ہوئی فراست کے ذریعے حاضرین کے غلط خیالات کو جانچ لیتے ہیں۔ ساتھ ہی وہ حدیث پاک پڑھی کہ جس میں منافق لوگوں کو نام لے لے کر حضور ﷺ نے مسجد نبوی سے نکال دیا تھا اور فرماتے رہے:

''قم يا فلان انک منافق''

اس سے ظاہر ہے کہ نبی کریم ﷺ کی ذات بابرکات کے ہاں بیٹھنے والے ہوں یا اولیاء کرام کی مجلس میں یا وقت کے قاضی کے ہاں بیان دینے والے شہادت زور (جھوٹی گواہی) سے بچیں کیونکہ نور نبوت کا پرتو جو حقیقی نور الٰہی ہے۔ ولی اللہ اور عالم دین کو نصیب ہوتا ہے۔ اس نور اللہ کے ذریعے یہ لوگ غلط بیانی کرنے والوں کو سمجھ لیتے ہیں، اسی لئے فرمایا گیا ہے:

''اتقوا فراست المؤمن فان ينظر بنور الله''

(مؤمن کی فراست سے بچو کیوں کہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے)

یعنی تمہارے خلاف واقعہ بیان اور خلاف شرع خیالات کو سمجھ لیتا ہے۔ لہٰذا اپنے بچاؤ اور اپنی

marfat.com

نجات کو چاہتے ہو تو اپنی ظاہر و باطن، گفتار و کردار درست وصحیح کر کے ان کے ہاں رہو ورنہ گرفت میں آ جاؤ گے۔ اس سے یہ بھی واضح ہوا کہ خاص لوگوں اور مقبول ہستیوں کو عام مسلمان اپنے جیسا نہ سمجھیں ان پر تو اللہ تعالیٰ کے انوار و اسرار اس کے فیوض و برکات نازل ہوتے ہیں جن سے وہ نوازے جاتے ہیں۔ وہاں نجدی، غیر مقلد، مودودی، غلام خانیوں اور خارجیوں دیوبندیوں کے لئے خصوصاً تنبیہ ہے اور مقامِ عبرت ہے۔

marfat.com

حاجی غلام حسن صاحب خطیب جامعہ مسجد کندیاں کا واقعہ قلنسوہ (ٹوپی)

یکم ربیع الاول ۱۳۸۸ھ بعد از نماز ظہر ختم خواجگان پڑھنے کے بعد حاجی غلام حسن نے حضور غریب نواز رضی اللہ عنہ کی خدمت عالیہ میں تبرکات مدینہ منورہ پیش کئے، ایک رومال سفید اور ایک ٹوپی حضور غریب نواز نے بوسہ دے کر اپنے سر پر رکھتے ہوئے فرمایا ان کو محبوب کبریا ﷺ کی ذات بابرکات اور آپ کے شہر سے نسبت ہے اور میں حضور کے کتوں کا کتا اور حضور ﷺ کی آل کے کتوں کا کتا ہوں اس کے بعد حاجی صاحب نے ایک اور ٹوپی جو پہلے پہنی ہوئی معلوم ہوتی تھی یعنی کچھ عرصہ سے پہن کر دی تو وہ ٹوپی اپنے رومال پر رکھ کر واقعہ بیان کیا کہ میں نے سحور کے وقت مقام ابراہیم پر نفل پڑھے پھر قرآن پاک کی تلاوت کی اور بیت اللہ کا طواف کر کے مقام ملتزم پر دو رکعت نماز نفل دوبارہ پڑھ کر پھر مقام ابراہیم پر دو رکعت نماز نفل پڑھ کر وہیں درود شریف پڑھتے پڑھتے سو گیا۔ خواب میں دیکھا ایک شخص بیت اللہ سے نکلا اور مجھے کہا کہ صوفیا! دوسروں کے سر پر ٹوپیاں ہیں اور تو نے ٹوپی نہیں پہنی ہے، لے یہ ٹوپی پہن اور میرے سر پر یہ ٹوپی رکھ دی جب میں خواب سے بیدار ہوا یہ ٹوپی میرے سر پر تھی۔ حضور غریب نواز نے فرمایا تجھے مبارک ہو یہ ٹوپی تجھے تیرے شیخ نے بخشی ہے تو اسے اپنے سر پر رکھ لے دستار اتار دے۔ اسی وقت دستار اتار کر اس نے ہمارے سامنے وہی ٹوپی پہنی تو دوبارہ حضور نے بھی مبارک دی اور دوسرے حاضرین نے بھی مبارک باد کہا۔ بندہ نے حاجی صاحب مذکور سے پوچھا کہ آپ کی بیعت کس سے ہے تو فرمایا کہ حضرت ثالث صاحب خواجہ محمد ضیاء الدین سیالوی سے۔ اس کے بعد بندے نے حضور سے پوچھا کیا نماز ٹوپی کے ساتھ پڑھنا افضل ہے یا دستار کے ساتھ آپ نے عربی میں فرمایا

"تجوز الصلوة بالقلنسوہ" (ٹوپی کے ساتھ نماز پڑھنا جائز ہے)

اور اگر انکساری عاجزی غالب ہو تو اللہ تعالیٰ کی تجلی اور اس کا کرم زیادہ ہوتا ہے۔ مشائخ

marfat.com

عزام کا معمول جو آ رہا ہے وہ سنت کے موافق ہے۔ حضور کا جو ارشاد ہے دستار کے استعمال کرنے کے لئے اس میں ہے کہ ٹوپی کے اوپر دستار باندھا کرو کیونکہ یہودی لوگ بغیر ٹوپی کے دستار باندھتے تھے۔ ان کی مخالفت کرو تو ٹوپی اور دستار کو اکٹھا پہننا یا صرف ٹوپی کو اختیار کرنا سنت طریقہ ہے کسی ایک کا انکار صحیح نہیں ہے۔ اس کے بعد بندہ نے پوچھا کہ آلہ مکبر الصوۃ (لاؤڈ اسپیکر میں) نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے تو آپ نے فرمایا جائز ہے مباح کے حکم میں ہے آپ نے جہیر الصوت کے الفاظ استعمال فرماتے ہوئے جواب فرمایا اس کی مثال یہ ہے ایک شخص مینار پر چڑھ کر لوگوں کو آواز پہنچانے کے لئے با آواز بلند اذان کہتا ہے تو اس کا مینار پر چڑھنا اور جہیر الصوت کا استعمال کرنا برابر ہے۔ پھر بندہ نے عرض کیا کہ اذان اور نماز میں کوئی فرق ہے؟ آپ نے فرمایا اس لحاظ سے کوئی فرق نہیں دونوں میں مقصود واحد ہے باقی رہا حرام یا عدم جواز تو اس کے لئے بھی قطعی دلیل چاہئے۔ جب حرمت کی دلیل قطعی نہیں تو مباح عدم جواز کا قول اپنی طرف سے بغیر ثبوت کے پیش کرنا ایک حلال چیز کو حرام کرنا ہے۔ یعنی جسے شارع ﷺ نے حرام نہیں فرمایا اس کو اپنی طرف سے حرام قرار دینا ناجائز ہے۔

نمازِ عصر کے لئے مسجد میں تشریف لائے تو مؤذن صاحب سنتیں پڑھ رہے تھے، آپ کی آمد سے تمام نمازی جمع ہو گئے صرف مؤذن صاحب کی نمازِ سنت ختم ہونے کے منتظر تھے، آپ نے مؤذن کو فرمایا کہ نماز تسلی سے پڑھ لیں تو بندہ نے عرض کیا کہ نمازی کو غیر نمازی اس طرح کے الفاظ کہے تو شرعاً جائز ہے یا نہیں۔ کیا غیر نمازی کے الفاظ سن کر نمازی عمل کرے یا نہ کرے تو آپ نے فرمایا اس کی مثال ایسی ہے جس طرح کوئی فجر کی نماز پڑھ رہا ہو، اسے سورج طلوع ہونے کا فکر ہو اور کوئی دوسرا آدمی نماز پڑھتے ہوئے کو کہہ دے کہ ابھی سورج طلوع نہیں ہوا جس طرح یہ جائز ہے اسی طرح مذکورہ صورت بھی جائز ہے۔ اتنے میں خواجہ معظم الدین صاحب نے بندہ کو فرمایا کوئی اور مسئلہ پوچھو ہمیں بھی

marfat.com

معلوم ہو جائے تو بندہ نے فوراً پوچھا کہ اگر ایک آدمی نماز پڑھ رہا ہو (فرض نماز) اور دو یا دو سے زائد آدمی آ کر پڑھتے ہوئے کہہ دیں کہ امامت کی نیت کر لو یا تکبیر بالجہر یا قرأت بالجہر شروع کر دو ہم اقتدا کرتے ہیں تو کیا وہ امامت کی نیت کر کے امام کی حیثیت میں وہی نماز پڑھا سکتا ہے یا نہیں، تو آپ نے فرمایا بالکل جائز ہے اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ جس جگہ نماز میں تھا اس کے آگے امام جیسی نماز شروع کر دے۔ (۱/۳/۱۳۸۸ھ)

بہار شریعت حصہ سوم، صفحہ ۹۶، (قرآن مجید پڑھنے کے بیان میں ہے۔)

مسئلہ: آہستہ پڑھ رہا تھا کہ دوسرا شخص شامل ہو گیا تو جو باقی ہے اسے جہر سے پڑھے اور جو پڑھ چکا ہے اس کا اعادہ نہیں۔ (ردالمحتار)

(قبلہ شیخ الاسلام قدس سرہ کے جواب کی تائید میں مندرجہ بالا مسئلہ بحوالہ شامی نقل کیا گیا ہے۔)

marfat.com

وصیت

بارہ محرم الحرام ۱۳۸۶ھ بعد از نمازِ عشاء حضور غریب نواز کے پاس ہم پانچ چھ آدمی بیٹھے تھے تو اس وقت مرزائی، وہابی و اہل تشیع فرق باطلہ کے متعلق آپ گفتگو فرما رہے تھے اور فرمایا اب ان شاء اللہ میرا ارادہ ہے دو کتابیں لکھوں گا ایک ردِ شیعہ کے متعلق دوسری عیسائیوں کے متعلق۔ جس طرح عیسائی مذہب پہلے لکھی ہے اسی دوران میں آپ نے سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرنے کے متعلق تاکید فرمائی اور فرمایا کہ تم لوگوں کو ایک وصیت کرتا ہوں شاید تم میں سے کوئی شخص اس وقت موجود ہو۔ جب میرا وصال ہو تو دو چیزوں پر عمل کرنا، ایک تو میرا چہرہ یعنی منہ کے پاس قبر میں مسواک رکھنا جس سے بارگاہِ ایزدی میں پیش ہو کر عرض کروں گا کہ خدایا تیرے محبوب ﷺ کی سنت پر عمل کیا تھا۔ دوسرا میری قبر پر اذان کہنا۔ قبر پر اذان کہنے کے متعلق پہلے بیان فرما رہے تھے کہ ایک منکر کے ساتھ گفتگو ہوئی تو میں نے کہا کہ وحشت ناک مقاموں میں زیادہ وحشت والا مقام قبر ہے جبکہ کوئی تسکین دینے والا موجود نہ ہوگا اور نہ ہی دنیاوی کشادگی بلکہ ہوا فضاء سے بھی محرومی ہوگی اور سوال نکیرین کا وقت ہو تو اس وقت شیطان کا حربہ بھی سامنے ہوگا، شیطان سے محفوظ رکھنے والا کام صرف اذان ہے کہ حدیث پاک میں ہے کہ شیطان جب اذان سنتا ہے تو دوڑتا ہوا جاتا ہے اور اس کی ریح خارج ہوتی جاتی ہے نیز نکیرین کے سوالات کے جواب مکمل طور پر اذان کے کلمات میں موجود ہیں جو کہ سن کر فوراً جواب یاد آتا ہے۔ نیز ذکر اللہ جو باعث تسکین ہے وہ بھی اذان ہے تو اہل قبر کو اس سے بڑھ کر کون سی فرحت و خوشی ہوگی جب کہ اپنے مشکل سے مشکل مقام میں نہایت اندوہ زدہ حالت کے ساتھ انتہائی سخت مرحلہ میں ہو اور وہ فوراً ہی حل ہو جائے اور پھر افسوس اور حیف ہے منکرین کی عقل پر کہتے ہیں مؤذن قبر پر اذان دیتا ہے اور اہل قبر کو عذاب ہوتا ہے اس سے زیادہ بے وقوفی و بے عقلی اور کیا ہوگی جو منکر کے دماغ کا سرمایہ ہے۔ بہر حال اس موقع پر آپ نے بہت نصیحت آمیز گفتگو فرمائی جو اکثر اہل سنت والجماعت کے عقیدہ کو مضبوطی سے پکڑنے پر اثر انداز تھی۔ حضرت امام حسینؓ کی عمر چون سال (۵۴) پانچ ماہ (۵) اور پانچ (۵) دن تھی۔

marfat.com

حاشیہ جناب شیخ الاسلام والمسلمین رضی اللہ عنہ قامع البدعۃ محی السنۃ جامع المعقول والمنقول حاوی الفروع والاصول قمرالحق والدین سجادہ نشین آستانہ عالیہ سیال شریف

اتعجب من التهافة الضئيلة للطوسى حيث يدعى الوقوف على جميع المذاهب و انه مات قبل خروج فرق عديدة مثل الفرقة المرزائية والبابية والبهائيه والوهابية النجدية و غيرها و كلها مختلفة فى الاصول المعتبرة لديهم فى الايمان ولا يشتركون فى كثير من الاشياء نفيا و اثباتا انكارا واقرارا للشرائع الايمانية والشعائر الاسلامية والمعتبرة عندهم فان اهل السنت والجماعت يستقدون بان نبينا ﷺ خاتم الانبياء ولا نبى بعده والمرزائية تقول باجراءِ النبوة و كذا اهل السنت تخالف المرزائية لبقاء الجهاد الى قيام الساعة والمرزائية تنكر الجهاد فى سبيل الله فهذا الخلاف من قبيل نسبة الضد فى الايمان غير ذالك و كذا البابية تنكر الحج واهل السنت يقول بفرضيته والنجدية قد تسربت فى دياجير الكلام لسوء الادب لحضرت محبوب رب العالمين رحمة للعالمين ﷺ و هذا كفر صريح عند اهل السنت والجماعت. ومن الفرق ينكر الصلوٰة باصلها و يقول المراد بالصلوٰة التبليغ فحسب و هذا خلاف كفر وايمان و غير ذالك من المعتقدات المناقضة المتضادة للفرق العديدة فقول

الطوسی خذله الله تعالیٰ علی الکذب والبهتان الصریح القبیح قبحه الله تعالیٰ فمن تعه قوله فیدل علی الی الخ. ای شی یدل علی نجات هذه الفرقة الشنیعة لان کل الفرقة تخالف فرقة اخری کالرفضة الی ان یقال ان الفضة قبحها اللّٰہ تعالیٰ تخالف الکل بالاشراک بالله وحده بتقولیا بالوهیة سیدنا علیٰ رضی الله عنه و انت خبیر بأن المشرک مخلد فی نار جهنم فاین النجات؟

کما ان هذه الفرقة تنکر ذالک الکتاب الذی لا ریب فیه فاین ایمان الذی هو شرط نجات و غیر ذالک من المنکرات السیئات التی توجب الخلود ای الخلود فی النار وهی من شرائط دین الرفضة. لعن الله علیٰ شرها کمالا تخفی علیٰ من طالع کتبهم۔ (قمرالدین السیالوی غفرلہ)

خواجہ نصیرالدین کی بجائے رقم فرمایا الخنثی الشیطان الملعون نیز رقم فرمایا طوسی کے خرافات اور ہذیان آمیز کلام سے مجھے تعجب ہے جبکہ یہ دعویٰ کرتا ہے کہ تمام مذاہب سے واقف ہو چکا حالانکہ اس کے مرنے کے بعد چند اور بدمذہب بھی ظاہر ہوئے جیسا کہ فرقہ مرزائیہ اور فرقہ بابیہ اور وہابیہ، نجدیہ وغیرہ۔ حالانکہ یہ تمام اپنے اصول معتبرہ میں اختلاف کرتے ہیں جو ایمان میں ضروری ہیں اور بہت سی اشیاء میں ایک دوسرے سے شریک نہیں ہیں، نفی ہونے یا اثبات میں انکار و اقرار میں ایمانی شریعتوں کے احکام کے لحاظ سے اور اسلامی شعائر کی حیثیت میں جو ان کے نزدیک معتبر ہیں نہایت ہی مختلف ہیں اور بے شک اہل السنّت والجماعت مسلمان اعتقاد رکھتے ہیں کہ یقیناً ہمارے نبی ﷺ خاتم الانبیاء ہیں، ان کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا اور مرزائی کہتے ہیں نبوت جاری ہے اسی طرح اہل السنّت والجماعت مسلمان

marfat.com

حضرات کا خلاف کرتے ہوئے۔ مرزائی فرقہ جہاد کی فرضیت باقی رکھنے میں مخالف ہے، مسلمان تو قیامت تک جہاد قائم رہنے کے معتقد ہیں اور مرزائی جہاد فی سبیل اللہ کا انکار کرتے ہیں، پس یہ خلاف محض ایمان میں ضد کرنے کی صورت میں ہے اور اسی طرح فرقہ بابیہ حج کرنے کا منکر ہے اور اہل السنت مسلمان اس کی فرضیت کے معتقد ہیں، اور نجدی تو اپنی اندھی کلام میں غرق ہو کر محبوب کبریا محبوب رب العالمین رحمۃ للعالمین ﷺ کی ذات اقدس میں گستاخ ہیں اور ان کی یہ گستاخی کفر صریح ہے اہل سنت مسلمانوں کے نزدیک۔ اور اسی طرح باطل فرقوں سے بعض تو بالکل نمازوں کے منکر ہیں اور نماز وصلوٰۃ سے مراد وہ فقط تبلیغ لیتے ہیں۔ فحسب

پھر اس کا کہنا کہ طائفہ ایمانیہ کو میں نے پایا۔ الخ اس کی کمزور ترین ہفوات والی دلیلوں سے یہ ہے شاید کہ اس محشی کو اپنا پہلے لکھا ہوا قول بھی بھول گیا ہے جبکہ امامیہ کے علاوہ فرقوں کو معتبر اصولوں میں مشترک وشریک لکھ گیا کہ وہ فرقے ایمان میں ایک دوسرے کے ساتھ شریک ہیں۔ میں کہتا ہوں اس کا یہ بھی جھوٹ اور افتراء ہے جیسا کہ پہلے بیان کر دیا طوسی کے تو اس قول سے ظاہر ہوا کہ امت کے صرف دو حصے اور فرقے بن گئے ایک فرقہ ایمانیہ اور دوسرے فرقہ اس کے سوا۔ ان دو کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے حالانکہ اس کے قول سے یہ قطعاً ثابت نہیں ہو سکتا اور امت کا ۷۳ فرقوں میں تقسیم ہونا واضح ہے۔ (قمرالدین السیالوی غفرلہ)

(قولہ اکان الکل ناجین) یہ نتیجہ محشی نے اپنے نجس منہ سے اگل دیا جو اسے خوش لگا ورنہ عقل سلیم اور طبع مستقیم والے تو اس طرف کان لگانا ہی پسند نہیں کرتے۔

کیونکہ روافض کا خلاف جو ایمانی تمام اصولوں اور شریعت اسلامیہ کے خلاف ہے ان کا مقصد تو محض اسلام کے خلاف ہے کیونکہ ان کے تمام تر عقائد کو مخاطب جانتا ہے کہ ضروریات دین اور اصول اسلام کے یہ خلاف ہیں جیسا کہ میں نے ابھی پہلے پہلے بیان کیا ہے تو واضح ہوا کہ [illegible] اسلام اور ضروریات

marfat.com

دین میں ان کا انکار و خلاف ان ہی جیسا ہے۔ کون سی چیز اس فرقہ شیعہ کی نجات کا باعث بن سکتی ہے۔ مزید براں ہر ایک فرقہ دوسرے فرقے کے مخالف ہے جیسا کہ روافض۔ قبحہ اللہ تعالیٰ تمام کی مخالفت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانے میں جیسا کہ ان کی زبانی ظاہر ہے کہ سیدنا علیؓ کی الوہیت کے قائل ہیں اور تم جانتے ہو کہ مشرک ہمیشہ ہمیشہ نارِ جہنم ہی میں ہوگا تو ان کی نجات کہاں ہوئی؟ جیسا کہ یہ فرقہ کتابِ مبین کہ جس میں کوئی شک و شبہ نہیں اس کا انکاری ہے تو پھر ایمان کہاں ہوا جو نجات کی شرط ہے۔ اس کے علاوہ بھی ان کے برے برے انکار ہیں جو ہمیشہ ہمیشہ نار جہنم کے موجب ہیں اور یہ ہیں روافض کے دین کی شرائط۔ اللہ تعالیٰ ان کے شرور پر لعنت بھیجے جیسا کہ اس شخص پر مخفی نہیں ہے جس نے ان کی کتابوں کا مطالعہ کر لیا ہے۔

محمد علی باب ایرانی تھا
جس نے حج کا انکار کیا
اں زائراں بود ایں ہندی نژاد
آں زحج انکار کرد ایں از جہاد

قول الرفضة المرتدة (الكشكول) تاليف يوسف البحراني، ج ۱، ص ۱۷۰

وهو اخذه عن رب العزة جل شانه' كل فرقة غيرهم اخذت دينها عن امامها كأصحاب ابى حنيفة و اصحاب الشافعى و اصحاب احمد بن حنبل و اصحاب المالكى و هذا ظاهرى لايحتاج الى البيان على ان الحدث روى بعدة اساتيد هكذا كال.

رافضی کا قول جو کشکول مؤلفہ یوسف البحرانی کی جلد اول، ص ۱۷۰ میں ہے۔

ہر فرقہ نے جو شیعہ کے علاوہ ہیں انہوں نے اپنا دین اپنے اپنے امام سے لیا ہے جیسا کہ ابوحنیفہ کے اصحاب اور شافعی کے اصحاب اور احمد بن حنبل کے اصحاب اور امام مالک کے اصحاب ہیں اور یہ ظاہر ہے بیان کے محتاج ہی نہیں ہے باوجودیکہ بے شک حدیث چند اسناد سے روایت کی گئی ہے......

marfat.com

وھذا ظاہر پر جناب شیخ الاسلام والمسلمین کا حاشیہ۔

اقول: لا واللہ اھل السنۃ اخذوا دینھم من کتاب اللہ و سنۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم و فقھم اللہ تعالیٰ فی الدین ووفقھم اللہ تعالیٰ الاجتھاد المصیب و بالاقتداء لمن ھداہ اللہ تعالیٰ و یتیقون بأن ما قال اللہ تعالیٰ وقال رسولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ صحبہ وسلم ھو الحق و مجتھدون فی ھذہ الروایۃ عن الثقات حتی تبلغ سندھم بالدین الصحیح الی رسول اللہ رب العالمین بخلاف الرفضۃ الشیعۃ بان رواتھم و انیتقولون اسماع عن الائمۃ الکرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین. لکن یکذبون

انظروا الی ما قال الامام الصادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی روایۃ الرفضۃ فی الزرارۃ وابی بصیر وابی الجارودو امثالھم الذین ھم رواۃ الکلینی وغیرہ فامّا لعنھم و اما اعطاھم لقب الکذاب او الدجال او الشیطانؔ. ولا غیر ذالک. الامنھم من مثل ھذا الالقاب وما قلت لک موجود فی کتبھم مثل رجال کشی وغیرہ فھل لیتحق احدمنھم ان یاخذ منہ شیئا فلا نا منھم الروایۃ غیر ما ایّدہ' الثقات الاعلام" (قمرالدین غفر لہ اللہ تعالیٰ)۔

(جناب شیخ الاسلام رضی اللہ عنہ عربی میں رافضی کی تردید کا ترجمہ)

رافضی کا کہنا ہے کہ امامیہ نے اپنا مذہب رب العزت جل شانہ سے حاصل کیا اور ان کے علاوہ باقی فرقوں نے اپنا اپنا دین اپنے امام سے لیا جیسا کہ اصحاب ابو حنیفہ، اصحاب شافعی اور اصحاب احمد بن حنبل اور مالکی اصحاب نے حاصل کیا اور ایسا ہی ظاہر ہے جو بیان کا

marfat.com

محتاج نہیں بے شک حدیث چند اسناد سے مروی ہے۔
میں کہتا ہوں اللہ تعالیٰ کی قسم ہے کہ جس طرح رافضی نے کہا ہے (تحریر کیا ہے) ایسا نہیں ہے بلکہ اہل السنّت والجماعت نے اپنا دین کتاب اللہ اور سنتِ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم سے حاصل کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو دین اسلام شیعہ نے جو روایات بنائی ہیں اگرچہ ائمہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی توفیق بخشی اور مجتہدین حضرات کو صحیح اجتہاد کی طاقت عطا فرمائی اور ان کے مقلدین کو اقتدا کی توفیق دی جن کو اللہ تعالیٰ ہی نے ہدایت سے نوازا اور یقین کرتے ہیں کہ جو کچھ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے فرمایا وہ حق ہے اور اس روایت میں اجتہاد کرنے والوں میں الخ تا حق پرست حضرات نے تائید کی ہو۔

اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے فرمایا وہ حق ہے اور اس روایت میں اجتہاد کرنے والوں نے ثقہ اور معتمد علیہ حضرات سے اسناد حاصل کیں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کی ذات بابرکات تک اور رسول اکرم نے ذات اقدس ذات رب العالمین سے حاصل کیا۔ اس کے برعکس روافض شیعہ نے جو روایات بنائی ہیں اگرچہ ائمہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے سماع کا قول کرتے ہیں لیکن سراسر جھوٹ بولتے ہیں۔ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کا فرمان سنو اور دیکھو غور کرو کہ انہوں نے روافض کے راویوں کے متعلق فرمایا جو زرارہ، ابو بصیر اور ابو الجارود وغیرہ ہیں اور یہی راوی کلینی وغیرہ کے ہیں۔ ان پر لعنت فرمائی ان کو سوائے لقب کذاب یا دجال یا شیطان کے نہیں دیا اور ان کو جب یہ القاب ملے ہیں جو ان کی کتب رجال میں موجود ہیں مثلاً رجال کشی وغیرہ تو ان میں سے کوئی ایک اس قابل ہوسکتا ہے جس سے کوئی روایت حاصل کی جائے۔ تو ہم ان سے وہی روایت لیں گے جسے علماء ثقہ اور حق پرست حضرات نے تائید کی ہو۔ (محمد قمرالدین غفرلہ)

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کرامت حضور پیر سیال لجپال خواجہ محمد قمرالدین رضی اللہ عنہ

دارالعلوم سیال شریف کے متعلق رسول کریم ﷺ کی بشارت اور ہدایت

میں بطور ناظم دارالعلوم ضیاء شمس الاسلام سیال شریف کئی سال سے کام کر رہا تھا۔ ۱۹۷۳ء میں سمن آباد لاہور کے پتہ پر مجھے مندرجہ ذیل خط ایک بزرگ ''قادری گروئی'' سے موصول ہوا۔

بسم الاعلیٰ

مکرم ومحترم تسخیر احمد صاحب زاد اللہ اخلاصہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

مجھے آپ سے چند دفعہ ملنے کا اتفاق ہوا ہے میں گناہ گار آدمی ہوں لیکن اللہ تعالیٰ کا کرم ہوا کہ مجھے نبی پاک ﷺ کی زیارت ہوئی میں نے عرض کیا آپ کہاں سے تشریف لائے ہیں آپ نے فرمایا میں شمس الدین سیالوی سے ملنے گیا تھا آپ خواجہ محمد قمرالدین صاحب پر خوش تھے اور فرمایا قمرالدین کا دوست تسخیر احمد اچھا آدمی ہے لیکن دینی کام میں وقت کم دے رہا ہے اور دنیاوی امور میں زیادہ سوچ رہا ہے اور بہتری اس کی اس میں ہے کہ دینی کام میں زیادہ وقت دے چند ایک استادوں پر بھی خوش تھے مگر ان کے نام یاد نہیں رہے کچھ عربی میں بھی فرمایا مگر وہ عبارت یاد نہیں آپ نے خط لکھنے کا حکم نہیں فرمایا لیکن ہمدردی اور خوشی کی وجہ سے لکھ رہا ہوں۔ (فقیر قادری گروئی)

میں نے جب یہ خط حضور خواجہ محمد قمرالدین صاحب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا تو آپ نے پڑھا اور خوشی سے رقت طاری ہوگئی اور مجھے فرمایا اب تو آئندہ سے میرا دوست ہے۔

marfat.com

حج کے بعد ہوائی جہاز میں سخت تکلیف کا سامنا

۱۹۴۷ء میں، میں حج پر اپنے خرچ پر گیا حکومت نے جدہ میں مجھے چند دن روک لیا کہ قاہرہ میں ایک سرکاری میٹنگ میں پاکستان کے نمائندہ کے طور پر شریک ہوکر واپس آنا اور واپسی کا کرایہ حکومت پاکستان دے گی، دو دن ہی ٹھہرنے کے بعد جدہ میں معلوم ہوا کہ وہ میٹنگ نہیں ہوگی بہرحال مجھے واپسی کے ہوائی جہاز کا سرکاری ٹکٹ مل گیا۔ جہاز میں چالیس کے قریب حاجی تھے، راستے میں اتنی سخت آندھی اور بارش آئی کہ جہاز سوسوگز نیچے خلا میں گرتا اور مسافر سخت پریشان ہو گئے میں نے فوراً پیٹی کھولی اور جہاز کے اندر ہی دو رکعت نفل پڑھے اور اپنے پیر خانے کی طرف متوجہ ہوکر دعا مانگی دعا قبول ہوئی اور آندھی وغیرہ ختم ہوگئی اور باقی سفر کراچی بخیر و عافیت طے ہوا۔

marfat.com

فکر امت

ایک جم غفیر میں کچلے جانے کا یقین اور غیبی امداد

صدر بھٹو کے عہد میں اسلامی سربراہوں کی کانفرنس ہوئی تھی جمعہ کا دن تھا اور سب سربراہ شاہی مسجد میں جمعہ پڑھنے والے تھے، سارے پاکستان سے لوگ دور دور سے اس جمعہ کی نماز میں شمولیت کیلئے لاہور آئے ہوئے تھے، مجھے بھی شمولیت کا شوق ہوا کیونکہ حج کے بعد شاید مسلمانوں کا یہ سب سے بڑا اجتماع تھا۔ صبح دس بجے شاہی مسجد کے دروازے کے باہر بھیڑ لگ گئی اور چار پانچ فٹ چوڑی قطار آہستہ آہستہ چل رہی تھی اور قطار کے دونوں طرف فوجی اور پولیس والے ڈنڈے لے کر کھڑے تھے، جب مسجد کے گیٹ کے نزدیک پہنچے تو دباؤ بہت بڑھ گیا۔ میرے سامنے ایک آدمی گر پڑا اور اس نے فریاد کی کہ مجھے بچاؤ مگر میں خود اسی دباؤ میں سخت پریشان تھا مجھے بھی کچھ دیر بعد آخری وقت نظر آیا۔ میں نے کلمہ شریف پڑھا اور (حضور کی طرف سیال شریف) توجہ کی پھر ایک سیکنڈ میں دائیں طرف سے طلباء کا زور دار ہلہ آیا اور مجھے پتہ نہیں کس طرح اس دباؤں نے مجھے اٹھا کر باہر گراؤنڈ میں پھینک دیا تقریباً موت کے بعد دوبارہ زندگی ملنے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔

نوٹ: یہ ریکارڈ چونکہ فوٹو اسٹیٹ نقول کی صورت میں ڈاکٹر تسخیر احمد نے بندہ کو دیا اس لئے نقل رقم کرایا۔ اگرچہ بعض واقعات ضیائے حرم شیخ الاسلام نمبر میں آ چکے ہیں۔

marfat.com

کرامت

زبان پر لاعلاج زخم

میری زبان کے پچھلے حصہ میں ایک دفعہ پھنسی نکل آئی اور دن بدن تکلیف بڑھتی گئی، لاہور میں دو قریبی رشتے دار ڈاکٹر علاج کرتے رہے مگر فائدہ نہ ہوا۔ سروسز ہسپتال میں میڈیکل آفیسر اور اسپیشلسٹ دو ہفتہ تک کرم کش (انٹی بائٹک) دوائیاں کھلاتے رہے مگر تکلیف بڑھتی گئی، سوائے شوربہ اور دودھ کے کچھ نہ کھا سکتا تھا، سوزش اتنی بڑھ گئی کہ آخر پانی پینا بھی مشکل ہوگیا۔ اب میں اس نتیجے پر پہنچا کہ مرض لاعلاج ہے اور آستانہ عالیہ سیال شریف کی طرف متوجہ ہو کر سوگیا۔ خواب میں حضور قبلہ شیخ الاسلام رضی اللہ عنہ کی زیارت نصیب ہوئی آپ مکہ معظمہ میں خانہ کعبہ کے پاس تشریف رکھتے تھے اور میرے کچھ عرض کرنے کے بغیر دعا فرمائی اور میرے دانت کی طرف اشارہ فرمایا۔ صبح آنکھ کھلی تو میں نے انگلی دانتوں پر پھیری تو کیا دیکھتا ہوں کہ اوپر کا آخری دانت کچھ ٹوٹا ہوا ہے اور اس کی نوک چھری کی طرح تیز ہے اور یہی ہر حرکت پر زبان سے لگتی اور زخم کرتی رہتی ہے، اسی وقت اپنے عزیز ڈاکٹر کو حالت بتائی تو اس نے ٹارچ کی روشنی میں دیکھا کہ زبان کی ساری تکلیف اسی وجہ سے تھی جو کسی ڈاکٹر کو نظر نہ آئی تھی۔ انہوں نے دندان ساز کے پاس جا کر اس دانت کی نوک کو ریتی سے رگڑ کر صاف کر دیا اس کے بعد درد ختم ہوگیا اور بے حد سکون حاصل ہوا اور چار پانچ دن کے اندر زبان کا زخم وغیرہ بالکل ٹھیک ہوگیا۔

(کسر نفسی و انکساری)

ٹوپی میلی تے صابن تھوڑا بہ بہ کے توں دھو فقیرا
ہور بھی نیواں ہو فقیرا ہور بھی نیواں ہو فقیرا

مندرجہ بالا شعر حضرت خواجہ غلام فخر الدین صاحب نے فرمایا کہ حضرت خواجہ محمد دین ثانی صاحب رضی اللہ عنہ اکثر پڑھا کرتے تھے۔ (۱۳ رشوال المکرم، ۱۳۸۶ھ)

marfat.com

(کرامت)

ٹیوب ویل کے سامان کے لئے ٹرانسپورٹ

دارالعلوم سیال شریف میں ٹیوب ویل لگوانے کیلئے ہم نے زرعی انجینیر کو درخواست دی ہوئی تھی ان کے بورنگ وغیرہ کا سامان میانوالی کے نزدیک پڑھا تھا میانوالی سے تار آیا کہ اپنا ٹرک یا ٹریکٹر بھیج کر سامان جلدی منگوا لیں ورنہ کہیں اور چلا جائے گا یہاں کوئی اور ٹریکٹر موجود نہ تھا میں نے قبلہ حضرت صاحب (خواجہ محمد قمرالدین رضی اللہ عنہ) سے عرض کیا کہ لنگر کا ٹریکٹر اور ٹرالی اس ضروری کام کیلئے ایک دن کیلئے دے دیں آپ نے درخواست منظور نہ کی اور فرمایا آپ کا کام اللہ کرے گا اور ہو جائے گا کچھ سمجھ میں نہ آیا اور بہت ناامیدی ہوئی، دوسرے روز ہی ٹرانسپورٹ کی تلاش جاری رکھی گیا دیکھا کہ دوپہر کے وقت ایک سرکاری ٹرک میانوالی سے سامان لے کر یہاں پہنچ گیا، معلوم ہوا سرگودھا محکمہ کو اپنا ٹرک ضروری میانوالی سے منگوانا تھا وہ ہمارا سامان لیتا آیا۔ ان حالات میں ہمارا ٹرک میانوالی میں بھیجنا بے سود تھا، جاننے والے جانتے تھے اور انہوں نے فرمایا آپ کا کام اللہ کے حکم سے ایسے ہی ہو جائے گا۔

کاتب حافظ نور محمد کھوکھر سکنہ رتہ خورد تحصیل و ضلع جھنگ کا بیان کردہ واقعہ

بندہ جامع محمدی شریف میں رسالہ "الجامعہ" کی کتابت کے فرائض سرانجام دینے پر مامور تھا، اسی دور میں جناب شیخ من شیخ الاسلام حضرت خواجہ محمد قمرالدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے تو بندہ نے قدم بوسی کا شرف حاصل کیا اس سے پہلے آپ بہت مہربانی فرمایا کرتے تھے، اس دفعہ آپ نے پہلے کی طرح خیر و عافیت نہ پوچھی تو میرے دل میں خیال آیا کہ آپ نے مجھے نہیں پہچانا۔ لوگ آپ کے پیچھے پیچھے چل رہے تھے اور فضل کریم اور مولانا محمد نافع صاحب آپ کے ساتھ ساتھ چل رہے تھے تو آپ نے فضل کریم سے سوال کیا کہ تم کون ہو یعنی کس قومیت سے تعلق رکھتے ہو اس نے عرض کیا ہم کھوکھر ہیں تو میرے دل میں جو خیال تھا حل ہو گیا کیونکہ میں کھوکھر خاندان سے تعلق رکھتا ہوں آپ نے دیدہ و دانستہ فضل کریم کے واسطہ سے سوال و جواب میں بندہ کو واضح کر دیا کہ تیری قومیت مجھ سے پوشیدہ نہیں اور نہ تیری ذات مجھ سے مخفی ہے۔ (نور محمد القلم نویس)

marfat.com

(کرامت)

بغداد شریف کی زیارت از ڈاکٹر تسخیر احمد

میں بطورِ ڈائریکٹر تحفظ نباتات پاکستان کئی دفعہ اقوامِ متحدہ کے ہیڈ کوارٹر روم جاتا رہا مگر بغداد شریف جو راستہ میں آتا ہے حاضری کا موقع نہ ملا میں نے ایک سال سیال شریف میں بغداد شریف کی حاضری کیلئے دعا خاص کروائی اس سال روم گیا تو واپسی پر جو ہوائی جہاز روم سے کراچی آتے وقت بغداد شریف اترتا تھا اس پر کوشش کے باوجود جگہ نہ ملی اور مجبوراً اس جہاز میں سوار ہونا پڑا جو سیدھا روم سے کراچی آتا تھا مگر دل میں بڑی حسرت تھی جب یہ جہاز روم سے روانہ ہو کر بغداد شریف کے پاس پہنچا تو انجینئر نے خبر دی کہ انجن میں کچھ خرابی ہوگئی ہے اور ہم بغداد شریف اتریں گے، رات رہ کر صبح کراچی روانہ ہوں گے بہت مسرت ہوئی، کمپنی نے شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے روضہ مبارک کے نزدیک ایک ہوٹل میں ٹھہرنے کا انتظام کیا۔ عصر کی نماز وہاں مسجد میں پڑھی اور مزار اقدس پر خشوع سے فاتحہ خوانی اور دعائیں مانگیں پھر ٹیکسی لے کر شہر سے باہر کئی میل دور مزار حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ پر پہنچا، مغرب کی اذان ہو رہی تھی اور مزار شریف کا دروازہ بند ہو گیا تھا، نماز باجماعت ادا کرنے کے بعد دربان کی بہت منت کی مگر اس نے بتایا کہ اب مزارِ پاک کا دروازہ نہیں کھل سکتا ایسے ہی ناامید باہر دعا مانگ رہا تھا کہ اونچا بگل بجا اور مسجد میں ہر طرف دوڑ بھاگ شروع ہو گئی میں نے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ شہزادۂ عراق آ رہا ہے اور تمام ملازم اپنی ڈیوٹی پر پہنچ رہے ہیں۔ مزار امامِ اعظم کے درباری نے بھی دروازہ کھولا اور صفائی شروع کر دی، مجھے کہنے لگا ابھی شہزادہ کو آنے میں نصف گھنٹہ باقی ہے تم جلدی سے اندر حاضری دے لو۔ فوراً میں اندر حاضر ہوا فاتحہ خوانی کے بعد دعائیں مانگیں اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ دونوں مزارات پر حاضری غیر متوقع طور پر ہو گئی۔

marfat.com

(کرامت)

حادثہ موٹر کار (از ڈاکٹر تسخیر احمد)

پاکستان بننے سے میں حکومت میں ڈائریکٹر تحفظ نباتات تھا۔ دسمبر ۱۹۴۷ء میں کرسمس کی چھٹیوں پر میں بچوں سمیت کراچی سے پنجاب اپنی کار میں روانہ ہوا، پہلی رات خیر پور میر کے ڈاک بنگلہ میں قیام کیا، دوسری شب رحیم یار خان کے ریسٹ ہاؤس میں ٹھہرے، اگلے روز علی الصبح سفر شروع کیا اور بڑی سڑک کچھ خراب ہونے کی وجہ سے ہم کینال روڈ (نہر کی سڑک) پر جا رہے تھے، صبح کی نماز کا وقت ہوا تو نہر کی پٹڑی پر کار کھڑی کر دی اور نہر سے وضو کیا۔ میرے ساتھ دو بچے تھے، فرید احمد (عمر پندرہ سال) اور صبور احمد (عمر گیارہ سال) میں نے وضو کے بعد کار سے تولیہ لانے کے لئے آواز دی تو دونوں بچے کار کی طرف بھاگے دروازہ کھول کر اندر تولیہ نکالنے لگے اتنے میں کار نہر کی طرف پھسلی اور نہر میں جا پڑی۔ کار کا فرنٹ انجن وغیرہ پانی میں ڈوب گیا مگر دروازوں پر پانی شیشوں تک پہنچا تھا اور دونوں بچے اندر تھے، ہم نے بھاگ کر دروازہ کھولا اور بچوں کو بخیریت باہر نکال لیا اور پانی اندر بھر گیا۔ نماز ادا کی اور اپنے شیخ حضور خواجہ محمد قمرالدین سیالوی رضی اللہ عنہ کے وسیلہ سے رقت سے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ اس حادثہ میں مدد فرمائے۔ وہاں سے جی ٹی روڈ ایک میل کے فاصلے پر تھی، ڈرائیور نے کہا کہ آپ بچوں کو لے کر بڑی سڑک پر جائیں اور کسی بس میں جگہ لے کر باقی سفر طے کریں، مگر میں مصلی پر بیٹھا پڑھتا رہا، یہاں تک کہ سورج طلوع ہو گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد کیا دیکھا کہ ایک فوجی جیپ اور اس کے پیچھے ایک بڑا ٹرک جس پر کرین (بھاری سامان اٹھانے والی مشین) لگا ہوا تھا نہر کی سڑک پر آ رہا ہے، فوجی کرنل نے جیپ کھڑی کی اور ہماری کار کو نہر میں دیکھ کر کہا یہ کیا ہوا ہے، ہم نے اسے واقعہ بتایا تو اس نے چند منٹوں میں کرین کے ساتھ ہماری کار کو پکڑا اٹھایا اور نچوڑ کر باہر خشکی

marfat.com

پر رکھ دیا اور چلا گیا، اس غیبی امداد پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ ہمارے ڈرائیور نے ہمیں متنبہ کیا کہ انجن پانی میں ڈوبا رہا ہے اس کا اسٹارٹ ہونا مشکل ہے، گاڑی کو دھوپ میں کھڑا کر کے میں نے اس کو خشک کر دیا۔ پھر گاڑی کو اسٹارٹ کیا تو اسٹارٹ ہوگئی، ہم سوار ہو گئے اور سفر شروع کیا، میں نے ڈرائیور کو کہا کہ بجائے گھر بھیرہ جانے کے ہم پہلے سیال شریف حاضری دیں گے۔ ہم دو تین بجے بعد دوپہر سیال شریف پہنچے۔ نماز ظہر ہو چکی تھی اور قبلہ حضرت خواجہ محمد قمرالدین رضی اللہ عنہ مسجد میں ہی تھے، میں نے سلام عرض کیا اور قدم بوسی کی۔ قبل اس کے کہ میں کچھ عرض کرتا آپ نے فرمایا کار کو جب نہر کی پٹڑی پر کھڑا کرو تو ہینڈ بریک بھی لگایا کرو۔ دیکھتے ہو اس بے احتیاطی نے ہمیں کتنی فکر میں ڈال دیا۔

marfat.com

(کرامت)

حضور غریب نواز خواجہ محمد قمر الدین رضی اللہ عنہ

ایک بار حضور گدا نواز رضی اللہ عنہ نے خود بیان فرمایا کہ ہم چند لوگ گھوڑوں پر سوار ہو کر تونسہ شریف جا رہے تھے، چنانچہ اس زمانہ میں لاری وغیرہ نہیں ہوتی تھی، پیدل سفر کئے جاتے تھے، اس لئے جنگلوں وغیرہ کو طے کرنا پڑتا تھا۔ اتفاقاً ہم ایک ریگستانی علاقہ میں پہنچے، دوپہر کے بعد کا وقت تھا سفر کرتے کرتے تمام آدمیوں اور گھوڑوں کو پیاس نے ستایا دور سے ایک آدمی نظر آیا اس کو مل کر دریافت کیا کہ کہیں پانی ملے گا یا نہیں تو اس نے بتایا کہ یہاں سے آگے دور سے ٹبہ نظر آ رہا ہے، امید ہے کہ اس کے پیچھے پانی ہوگا لیکن یقین نہیں ہے اور اگر وہاں پانی نہ ہوا تو اس سے اور آگے اتنے فاصلے پر یقیناً پانی ملے گا لیکن وہ کھاری ہے۔ ہم سب نے گھوڑوں کو آگے بڑھایا لیکن بے تابی کی حالت میں تھے، نہایت ہی مشکل سے جب پہلے ٹیلہ پر پہنچے تو امید ٹوٹ گئی، پانی نہ ملنے کی وجہ سے گھبراہٹ لاحق ہوئی، سب کو یقین ہو گیا کہ اب نہ سفر ہوتا ہے اور نہ کوئی بچنے کی امید ہے، کیا کریں۔ آپ نے فرمایا کہ میرے کہنے کے مطابق ایک بار ضرور چلو جس طرح بھی ہو سکے اگلے ٹیلہ پر پہنچیں پھر سب نے اللہ اللہ کر کے گھوڑوں کو آہستہ آہستہ چلانے کی کوشش کی، بالآخر عصر کے وقت ہم تمام دوسرے ٹیلہ پر پہنچے اچانک تالاب دیکھ کر گھوڑوں نے فوراً آگے بڑھ کر پانی میں منہ ڈالے اور اسی وقت اوپر اٹھا لئے، معلوم ہوا کہ پانی بالکل کڑوا اور کھاری ہے، اب چونکہ آگے چلنے کی طاقت تو نہیں تھی، وہیں اتر کر ارادہ کیا کہ رات تو اسی جگہ گزارتے ہیں اور نہیں تو کپڑے بھگو کر اوپر کریں گے۔ بہرحال وہیں اتر پڑے اور قیام کیا چونکہ آزمائش سے ہر ایک کو معلوم ہو چکا تھا کہ پانی کھاری ہے، پینے کے قابل نہیں لیکن ایک ساتھی نے وضو کے ارادہ سے یا ویسے ہی اس نے جب کلی کی تو نہایت میٹھا اور شیریں پانی

marfat.com

محسوس ہوا۔ اس نے دوسرے آدمی کو کہا کہ شاید پیاس کی شدت کی وجہ سے مجھے شیریں محسوس ہو رہا ہے۔ آپ چکھیں جب اس نے چکھا تو اس نے کہا واقعی شربت کی مانند ہے، اب تو سب آدمیوں نے پانی پیا اور خوشی سے گھوڑوں کو دوبارہ پلانے کی کوشش کی لیکن وہ منہ بالکل پانی کی طرف نہ کرتے، کیونکہ پہلے اس پانی کا ذائقہ چکھ چکے تھے کہ کھاری ہے اس وجہ سے اب اس طرف دھیان بھی نہ کرتے تھے۔ بالآخر ہم نے ہاتھوں کے ذریعے ان کے منہ میں پانی ڈالتے ہوئے ان کی توجہ کو اس طرف مبذول کیا۔ جب انہیں معلوم ہوا کہ پانی تو میٹھا ہے تب خوب سیر ہو کر پیا۔ تمام رات ہم نے وہاں گزاری، وضو کرتے رہے اور پانی بھی پیتے پلاتے رہے، صبح تک شیریں رہا پھر وہاں سے کوچ کیا۔ اب جب بھی وہاں سے گزرتے ہیں تو وہ چشمہ ویسے ہی شیریں اور نہایت لذیذ ہے۔ آج تک اس کی کھاری حالت کا نشان بھی نہیں۔ حضور قبلہ شیخ الاسلام رضی اللہ عنہ نے اس کرامت کو حضرت خواجہ پیر پٹھان رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کر دیا اور کسر نفسی کرتے ہوئے اپنی موجودگی کا خیال نہ فرمایا اور یہ بھی درست ہے کہ آپ کی کرامت حضرت پیر پٹھان رضی اللہ عنہ کے فیضان سے ہے۔

marfat.com

(کرامت)

آج بروز خمیس ۲۵/ جمادی الاخریٰ ۱۳۸۵ھ کو بعد از ترجمہ قرآن پاک کے حضور گدانواز رضی اللہ عنہ مسجد میں تشریف لائے چنانچہ ترجمہ پر بہت زیادہ وقت خرچ ہو جانے کی وجہ سے قصیدہ شریف میں طلباء سے تساہل ہونے لگ گیا تھا۔ اس لئے آپ نے خود قصیدہ شریف میں شمولیت فرمانے کے بعد فرمایا کہ میں نے دیکھا ہے کہ قصیدہ میں سخت سستی ہو رہی ہے، حالانکہ بہت تھوڑا وقت خرچ ہوتا ہے، میں نے دیکھا ہے کہ ابتداء میں صرف دو تین آدمی قصیدہ پڑھ رہے تھے، ایسے ہرگز نہیں ہونا چاہئے۔ قاری حافظ جی میں تجھ کو کہتا ہوں پھر حافظ جی .... آپ کے ان الفاظ سے معلوم ہوتا تھا کہ قصیدہ شریف کو علی الدوام لازمی طور پر پڑھنا چاہئے، ساتھ یہ بھی فرمایا کہ کتنی برکت ہوتی ہے یعنی قصیدہ شریف پڑھنے میں اس سے پہلے بھی کئی بار آپ نے تاکید فرمائی ہے، بعض اوقات خود بھی شامل ہوتے رہے۔ حافظ فضل کریم صاحب رتہ والے ضعیف العمر نے شب خمیس کو قصیدہ شریف پڑھنے کی برکات فرمائیں تو بندہ نے کہا کہ آج کل پہلی رونق سے قصیدہ شریف نہیں پڑھا جاتا کیونکہ وقت قلیل ملتا ہے، صبح کو غریب نواز رضی اللہ عنہ خود شامل ہوئے اور تاکید فرمائی، معلوم ہوا کہ آپ ہمارے رات والے کلام کو سن رہے تھے اور رونق کو دوبالا فرما دیا۔

از مفتی غلام احمد صاحب آستانہ عالیہ سیال شریف، (غلام احمد غفرلہ)

marfat.com

(پیر سیال کی کرامت)

اعلیٰ حضرت پیر سیال حضرت خواجہ محمد شمس الدین رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا کہ ایک مرتبہ مولوی محمد امین لکوچی والوں سے میں نے سنا جو تصوف میں میرے استاد بھی تھے۔ انہوں نے فرمایا جناب خواجہ محمد شمس الدین رضی اللہ عنہ کے وضو کے لئے وضو کرانے والا کوزہ پانی کا بھر کر لایا، آپ نے فوراً ہی پکڑتے ہی ہاتھ اوپر کر کے کوزہ زمین پر زور سے دے مارا تو کوزہ کا کوئی ٹکڑا موجود نہ تھا کوئی ایک دو ٹکڑے رہے جو حاضرین نے اٹھا لئے، اس وقت سیال شریف میں صرف ایک ہی گھڑی ہوتی تھی وہ گھڑی میں نے بھی دیکھی ہے جو تبرکات میں میرے پاس موجود ہے۔ مولانا معظم الدین صاحب نے معلوم کر کے وقت لکھ لیا اور تاریخ بھی لکھ لی کہ فلاں تاریخ کو آپ نے کوزہ زمین پر مارا تھا کیونکہ عجیب کیفیت میں عجیب طرح سے کوزہ کا توڑ دینا یقین ہو گیا، کوئی عجیب واقعہ ہے کیونکہ اس کا کوئی ٹکڑا سوائے ایک دو کے زمین پر نہ رہا، کچھ عرصہ کے بعد ایک اجنبی شخص سیال شریف میں آیا، مولانا معظم الدین صاحب مرولویؒ نے فرمایا اس موقع پر میں موجود تھا، ایک گھڑی اس کے پاس تھی، پیر سیال رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس کی مادری زبان روسی تھی اور تعلیمی زبان فارسی تھی، اس نے آپ کے ساتھ گفتگو کی، آپ نے بھی اسی زبان میں اس سے گفتگو فرمائی۔ ہمیں کچھ بھی سمجھ نہ آیا۔ بعد میں ہم نے اس سے دریافت کیا تو فارسی زبان میں اس نے ہمیں بتایا کہ میں روس کے علاقہ سے ہوں، میں نے استخارہ کیا کہ دور حاضر میں جو وقت کے غوث اعظم ہیں، مجھے ان کی زیارت نصیب ہو تو اس ہستی کے ساتھ اپنی بیعت کروں، خواب میں مجھے حضرت کی زیارت نصیب ہوئی۔ میں نے دریافت کیا حضور

marfat.com

کہاں رہائش پذیر ہیں تو آپ نے فرمایا سیالاں! سیالاں! سیال شریف تو نہ فرمایا حضرت نے سیالاں کا لفظ دوبار فرمایا۔ میں وہاں سے سیالکوٹ پہنچا گلی گلی دیکھا لوگوں سے پوچھا بالکل نہ ملے۔ پھر دریافت کیا کہ کوئی اور بھی سیال کا شہر ہے تو کسی نے بتایا کہ جھنگ سیال ہے تو وہاں گیا، تلاش کیا بڑی کوششوں کے باوجود نہ ملے۔ آخر کسی نے کہا ساہیوال سرگودھا میں ہے تو ساہیوال کی طرف چل پڑا۔ راستے میں بچے کھیل رہے تھے، کسی بچے نے سیالاں سیالاں کا لفظ بولا میں نے پوچھا تو انہوں نے سیال شریف کا مجھے نام بتا کر بستی کی طرف اشارہ کر دیا جہاں حضور تشریف فرما ہیں۔ میں یہاں پہنچا تو آپ اشراق کی نماز نوافل میں مصروف تھے، مسجد میں ہی تشریف فرما تھے، جب ان کو میں نے دیکھا تو میرے منہ سے بے ساختہ طور پر نکلا۔ ہمیں یو ہمیں بوہ۔ (یہی تھے یہی تھے) اس نے گٹھڑی کھولی تو اسی کوزہ کے ٹکڑے نکلے جب انہیں ملایا تو کوزہ تیار ہو گیا جو ٹکڑے ہمارے پاس موجود تھے تو وہ جگہ خالی رہی جب وہ لا کر جوڑے تو مکمل کوزہ تیار ہو گیا۔ پوچھا گیا یہ کیا ماجرہ ہے تو اس نے کہا میں تبت کے علاقہ میں ایک جنگل طے کر رہا تھا ایک زبردست شیر نے مجھ پر حملہ کر دیا، میرے منہ سے بے ساختہ یہ الفاظ نکلے۔ اے سیالاں والے؟ تو میں نے دیکھا ایک کوزہ اس شیر کے سر میں زور سے آ کے لگا تو شیر فوراً گر گیا اور مر گیا۔ میں نے وہ ٹکڑے نشان کے لئے اٹھا کر پاس رکھے جو وقت اور دن، تاریخ اس نے بتایا وہی تاریخ، دن اور وقت تھا جو ہم نے لکھ لیا تھا۔ غور کریں پیر سیال کا مرتبہ کتنا اعلیٰ ہے جو اللہ تعالیٰ نے ان کو عطا فرمایا۔

اعلیٰ حضرت پیر سیال خواجہ شمس العارفین درویشوں، مسکینوں اور خستہ دلوں کے لئے سراپا رحمت تھے، خوشاب کی رہائش کنندہ آپ کی غلام مائی بانوں سیال شریف میں خدمت گزاری کے لئے رہتی تھی جو بے حد سوز عشق رکھتی تھی۔ گرمی کے موسم میں ایسے مکان میں بیٹھا کرتی جو بھوسے سے بھرا ہوتا تھا اور اس کی گرمی کی اسے خبر تک نہ ہوتی اور سردی کے موسم میں بالکل [illegible] باہر رکھ دیتی اور ان

marfat.com

سے ٹھنڈا پانی لے کر بار بار پیالہ کے ذریعے اپنے سر پر ڈالتی اور سردی کا اس پر کوئی اثر نہ ہوتا تھا۔ ایک روز اسے عشق کی وجہ سے ذوق ومحبت کا خیال آیا کہ حضرت کو کھانا کھلاؤں، باہر گئی اور سخت پتے باتھو کے اور ڈنٹھلوں کی دو چار مٹھیاں توڑ لائی، دیگچی میں اسے جوش دیا آگ اچھی نہ تھی کہ اس میں پتے اور ڈنٹھل گل جاتے۔ نمک اور مرچ بھی اس کے پاس نہ تھا کہ جس سے لذیذ بنتا، سکر اور استغراق کے غلبے کی وجہ اس کے پاس فرصت نہیں تھی کہ تردد کر کے باتھو کو گالتی اور خوب پکاتی۔ پس کچا پکا باتھو اور روٹی بھی کچی پکی، کہیں کہیں سے جلی ہوئی بنا کر حضرت صاحب کے پاس لائی، طعام دعوت پیش کیا، حضرت صاحب نے لقمہ لقمہ منہ میں ڈالا کھایا اور فرمایا واہ واہ اے شیخ صاحب کیا ہی اچھا کھانا ہے۔ شیخ صاحب عمر بھر باتھو کھاتے رہے، لیکن جو لذت آج اس باتھو میں دیکھی پہلے کبھی میسر نہیں آئی، حضور غریب نواز نے تمام ہی کھانا کھا لیا تا کہ مائی بانوں کی دلجوئی رہے، دل شکنی نہ ہو اور اپنی عادت مبارک کے طور پر پس خوردہ شیخ عبدالجلیل صاحب کو دیا اور تعریف فرمائی کہ ایسا کھانا پہلے کبھی نہیں کھایا جس میں اس قدر لذت آئی ہو۔ شیخ صاحب نے بھی کھایا اور کہا قبلہ اتنا لذیذ یہ کھانا کیوں نہ ہوتا جبکہ باتھو سخت اور مرچ نمک کا نام بھی نہیں ہے، پھر نور بانو کا پکا ہوا لذت کیسے نہ ہو۔

الغرض یہ غریبوں کی دلداری ہی تھی جس وجہ سے اس قدر تعریف بھی فرمائی اور تمام طعام کھا لیا کھلا بھی دیا۔ (ملفوظاتِ حیدری، ص ۳۵۹)

marfat.com

من ملفوظات شیخ الاسلام والمسلمین سجادہ نشین آستانہ عالیہ سیال شریف

(اذ تحیر تم فی الامور فاستعینوا من اهل القبور)

و اما تقبیل قبور الانبیا صلوات اللہ و سلامہ علیہم اجمعین ثابت من الصحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کما فی المستدرک المجلد الرابع، صفحہ ۵۱۵ والمسند للامام احمد المجلد الخامس صفحہ ۴۲۲، و تفصیل مثل تلک التعظیمات والتوقیرات شعائر اللہ اور دہ الامام بدرالدین عینی فی شرحہ للبخاری المجلد الرابع صفحہ ۶۰۷، فکل من یکفر علی تقبیل القبور للانبیاء صلوٰۃ اللہ علیہم والصلحاء رضوان اللہ علیہم اجمعین فہو مکفر الصحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین فلا شک ان مکفر الصحابة کافر علی ان ھذا المکفر جاھل۔

قبلہ و کعبہ جناب شیخ الاسلام کے ملفوظات سے ہے جب کاموں میں تم حیران و پریشان ہو جاؤ تو اہل قبور سے مدد چاہو پس انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی قبور و مزارات کو چومنا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے ثابت ہے جیسا کہ مستدرک حاکم جلد۴، صفحہ ۵۱۵ اور مسند امام احمد جلد ۵، صفحہ۴۲۲ میں ہے اس طرح کی تعظیمات و توقیرات جو شعائر اللہ کیلئے کی جاتی ہے اس کی تفصیل و وضاحت امام بدرالدین عینی نے بخاری شریف کی شرح جلد۴، صفحہ ۶۰۷ میں رقم فرمائی ہے لہٰذا ہر وہ شخص جو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور اولیاء و صالحین کی قبور کی چومنا اور بوسہ دینا کفر کہتا ہے وہ معاذ اللہ صحابہ کرام کی مقدس ہستیوں کو کافر گردانتا ہے، پس اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ صحابہ کرام کو کافر کہنے والا خود کافر ہے اور جاہل بھی ہے۔

marfat.com

قول الرفضة المرتدة

الفرقة الناجية من الفرق الاسلامية

(فائدہ): روی فخر المحققين عن والده العلامه (قده) حكى عن والدی عن افضل المتاخرين الخواجه نصير الحق والدين الطوسی (طيب الله ثراه) قال انی وقفت علىٰ جميع المذاهب اصولها و فروعها فوجدت من عرى الامامية مشتركين فی الاصول المعتبرة فی الايمان و ان اختلفوا فی اشياء تساوی اثباتها و نفيها بالنسبة الى الايمان ثم وجدت ان الطائفة الامامية يخالفون الكل فی اصولهم فلو كانت فرقة من عداهم ناجية لكان الكل ناجين فيدل على ان الناجين هم الامامية لا غير انتهى ۔ (الكشكول جلد اول، صفحہ ۱۴۹، تاليف الشيخ يوسف النجر انی التوفی ۱۱۸۶ھ (رافضی)

روافض کے امام اور ان کے محقق و علامہ نے اپنے باپ نصیر طوسی کا قول نقل کرتے ہوئے لکھا ہے کہ میں تمام مذاہب سے واقف ہوا اور ان کے اصول و فروع کا مطالعہ کیا تو فرقہ امامیہ کی کڑی کو معتبرہ اصول میں نے متفق پایا جو ایمان میں متحد ہیں، اگرچہ بعض اشیاء میں ان کا اختلاف ہے تاہم ان کا اثبات و نفی ایمان میں برابر ہیں، پھر میں نے فرقہ امامیہ کو اس طرح پایا کہ اصول میں تمام مخالفت کرتے ہیں، پس اگر ان کے سوا کوئی ایک فرقہ نجات پانے والا ہوتا تو پھر تمام ہی ناجی ہوتے پس واضح ہوا کہ صرف امامیہ فرقہ ہی نجات والا ہے، ان کے سوا کوئی اور فرقہ نجات پانے والا نہیں ہے۔ الکشکول جلد اول، صفحہ ۱۶۹ رافضی کی تالیف الشیخ یوسف البحرانی التوفی ۱۱۸۶ھ۔ اس کے جواب اور اس کی تردید میں شیخ الاسلام رحمۃ اللہ کا حاشیہ ملاحظہ ہو [illegible] صفحہ پر۔ ۱۱۷ پر

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمدلله وحده والصلوٰة والسلام علی من لاّ نبی بعده واٰله و صحبه اجمعین اما بعد فان بعض الطلبة قد ابتدعو الجلوس وقت التکبیر (الاقامة) ولو کانوا قائمین قبل الاقامة و یقومون عند حی علی الصلوٰة حی علی الفلاح یدومون علی ذالک مستندین بقول الفقهاء و یقوم الامام والموتم بقوله حی علی الفلاح وما یدرون ان هذا الحکم لمن کان جالساً قبل شروع الاقامة لا لمن دخل المسجد وقت التکبیر او کان قائماً قبل شروع التکبیر ولما کان الاسلاف رحمهم الله تعالیٰ احرص الناس علی النوافل والعبادة والجلوس فی المسجد منتظرین للصلوٰة فحکموا بالقیام عند الحیعلة لتمکنهم بتسویة الصفوف و اما هذا الزمان و اهله فشان بین احوالهم و احوالهم فانهم تسربوا فی حضرات التکاسل تسرب الماء المنحدر فی مجاریهم ولا یبالون فوات رکعات الصلوٰة ولا یدرون ما ثواب فی ادراک التحریمة فیجیئون فی المسجد فی اواخر احیان الصلوٰة و افضلهم من یدرک رکعة او رکعتین فحکم هولاء الکهلة غیر حکم الهاربین الی الله السابقین الی الطاعات المسرعین الی الخیرات فالحاصل ان القیام مندوب عند قول المکبر حی علی الصلوٰة لا الجلوس

marfat.com

مامور به عند شروع التکبیر و ذاک غیر ثابت
فقط واللہ و رسولہ اعلم (حررہ الفقیر قمرالدین غفراللہ لہ، ۱۴ر ذی قعدہ ۱۳۷۷ھ)

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ واحد ذاتِ اقدس کے لئے ہیں اور صلوٰۃ وسلام اس ذاتِ اقدس پر جس کے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور ان کی آل پر اور ان کے تمام اصحاب پر (حمد وصلوٰۃ کے بعد)

بعض طلباء نے تکبیر (اقامت) کے وقت بیٹھ جانا اختراع کر لیا ہے خواہ وہ پہلے کھڑے ہی کیوں نہ ہوں اور ہمیشہ حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح پر کھڑے ہوتے ہیں۔ سند میں فقہاء کا قول ''و یقوم الامام والموتم بقولہ حی علی الفلاح'' پیش کرتے ہیں، یہ نہیں جانتے کہ یہ حکم تو اس شخص کے لئے ہے جو تکبیر شروع ہونے سے پہلے بیٹھا ہو نیز یہ حکم نہ تو اس شخص کے لئے ہے جو تکبیر کے وقت مسجد میں داخل ہو رہا ہو اور نہ ہی اس کے لئے جو تکبیر شروع ہونے سے پہلے ہی کھڑا ہو جب اسلاف صالحین رحمہم اللہ تعالیٰ نوافل و عبادات اور انتظار کے لئے مساجد میں بیٹھنے میں انتہائی حریص تھے تو حیعلہ کے وقت کھڑے ہونے کا حکم دے دیا گیا تاکہ صفیں سیدھی کی جاسکیں لیکن موجودہ دور اور اسلافِ کرام کے دور اور لوگوں میں انتہائی بعد ہے۔ یہ لوگ تو سستی اور کاہلی میں تیز پانی کی طرح بہتے ہیں نہ تو نماز کی رکعت رہ جانے کا خیال کرتے ہیں اور نہ ہی ان کو تکبیر تحریمہ کے ثواب کا کوئی علم ہے۔ نماز کے آخری وقتوں میں آتے ہیں اور ان میں وہی افضل سمجھا جاتا ہے جس کو ایک یا دو رکعتیں جماعت میں مل جائیں، ست

marfat.com

لوگوں کے لئے وہ حکم نہیں ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف بھاگنے، اطاعت کی طرف سبقت کرنے اور نیکی کی طرف تیزی سے جانے والوں کا ہے۔ الحاصل مکبر کے حی علی الصلوٰۃ کہتے وقت قیام مندوب ہے۔ شروع تکبیر کے وقت بیٹھ جانا نہیں اور نہ یہ ثابت ہے۔ اللہ و رسولہ اعلم۔ (حررہ الفقیر قمر الدین غفر اللہ لہ) ۱۴ رذی قعدہ ۱۳۷۷ھ۔

حاشیہ پر شیخ الاسلام کی عبارت

فمن كان جالسا في المسجد قبل الاقامة في انتظار الصلوٰة فليقم عند الحيعلة لا قبله ولا بعده فاما من دخل في المسجد وقت الاقامة او قبل الاقامة فجلوسه غير ثابت لان القيام وقت الحيعلة لا يستلزم الجلوس وقت الاقامة لا سيما من دخل قبل الاقامة وما كان جالسا في انتظار الصلوٰة فجلوسه عجيب جداً والصحابة رضوان الله عليهم اجمعين كانوا ينتظرون الصلوٰة في المسجد كما ثبت۔۱۲

معترض کی عبارت:

اقول قد صرح في الكتب الفقهة ان القيام في المسجد لانتظار الصلوٰة مكروه و اذا اطلق المكروه يراد به المكروه التحريمي فثبت ان القيام وقت الاقامة لانتظار الصلوٰة مكروه تحريماً سواء كان المصلي جالسا قبل الاقامة او جاء وقت الشروع في الاقامة او غير ذالك بان جاء قبل الاقامة ولم يجلس للانتظار فبعد ثبوت الكراهة

maktabah.org

التحريمة عدم الجلوس بل الحكم به عجيب جدا لا ينبغی بمثل هذه العلامة بالله التوفيق۔

جواب الجواب منجانب شيخ الاسلام رضی الله عنه :

من ذا قال لكم ان تنتظروا قائما بل انتظروا جالسا بعد اذا تحية المسجد فعجب قوله كل العجب كانه تخبط. عجب قوله لما كان منع عن الجلوس لداخل المسجد قبل ان يركع ركعتين فكيف جاز الجلوس لداخل مسجد وقت الأقامة و ثبت ان حكم القيام لمن كان جالساً قبل الحيعلة فی انتظارِ الصلوٰۃ۔

ترجمہ: پس جو شخص نماز کے انتظار میں اقامت سے پہلے مسجد میں بیٹھا تھا تو اسے چاہئے کہ حی علی الصلوٰۃ کے وقت کھڑا ہووے نہ اس سے پہلے اور نہ ہی اس کے بعد۔ لہٰذا جو شخص اقامت کے وقت ہی مسجد میں داخل ہوا یا اقامت سے تھوڑا پہلے آیا تو اس کا بیٹھ جانا ثابت نہیں ہے۔ کیونکہ حی علی الصلوٰۃ کے وقت قیام اس امر کو لازم نہیں کہ جلوس اختیار کرے، خاص طور پر اس شخص کے لئے جو تھوڑا سا پہلے ہی اقامت سے داخل مسجد ہوا اور انتظار صلوٰۃ کے لئے پہلے بیٹھا ہی نہ تھا تو ایسے شخص کا بیٹھ جانا نہایت تعجب کی بات ہے۔ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تو مسجد میں نماز کا انتظار فرماتے تھے جیسا کہ ثابت ہے۔

میں کہتا ہوں کہ کتب فقہ میں تصریح ہے کہ نماز کے انتظار میں مسجد میں کھڑا رہنا مکروہ ہے اور جب مطلقاً مکروہ کا بیان ہو تو اس سے

marfat.com

مکروہ تحریمی مراد ہوتا ہے، لہٰذا ثابت ہوا کہ اقامت کے وقت نماز کے انتظار میں کھڑے رہنا مکروہ تحریمی ہے۔ برابر ہے کہ نمازی اقامت سے پہلے بیٹھا تھا یا اقامت کے شروع وقت میں بھی آیا یا اس کے علاوہ اقامت سے پہلے آیا ہو اور نماز کے انتظار میں نہ بیٹھا ہو۔ لہٰذا کراہت تحریمہ کے ثابت ہو جانے پر بھی نہ بیٹھنا بلکہ عدم جلوس کا حکم دینا بہت ہی عجیب بات ہے، ایسے علامہ کی شایان شان نہیں ہے۔ وباللہ التوفیق۔

جواب الجواب منجاب شیخ الاسلام قدس سرہ:

تمہیں کس نے کہا ہے کہ تم کھڑے کھڑے ہی انتظار کرو بلکہ بیٹھ کر انتظار کرو جبکہ تحیۃ المسجد نماز نفل ادا کر لو۔ نہایت تعجب خیز ہے، اس کا قول گویا کہ یہ حواس باختہ ہو گیا ہے اس کے قول کا تعجب اس لئے ہے کہ جب مسجد میں داخل ہونے والے کو مسجد میں بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز نفل تحیۃ المسجد پڑھنے سے پہلے منع فرمایا گیا ہے تو اقامت کے وقت مسجد میں داخل ہونے والے کے لئے بیٹھ جانا کیونکر جائز ہو گا۔ لہٰذا ثابت ہو گیا کہ اقامت کے وقت قیام کا حکم اس شخص کے لئے ہے جو پہلے ہی نماز کے انتظار میں بیٹھا تھا اس کے لئے نہیں ہے جو پہلے بیٹھا بھی نہ ہو۔

marfat.com

ایک واقعہ

۳ر رجب المرجب ۱۳۹۱ھ بشب خمیس بعد از عرس ثانی صاحب علیہ الرحمۃ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں سید محمد شاہ جہان صاحب نے اپنے صاحبزادے محمد شہاب الدین کی تمنا کے اظہار پر اپنے جدِ اعلیٰ حضرت سید شاہ اللہ بخش صاحب حاجی پوری کا واقعہ دریافت فرمایا تو جواباً آپ نے مندرجہ ذیل رباعی پڑھ کر اپنے دست اقدس سے انہیں تحریر بھی فرما دی۔ جو بعینہٖ عکس کر دی گئی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لا ادم فی الکون ولا ابلیس
لا ملک سلیمان ولا بلقیس
فالکل عبارۃ و انت المعنی
یا من ھو للقلوب مقناطیس

واقعہ یوں فرمایا کہ اعلیٰ حضرت پیر سیال غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے عرس مبارک پر گاموں قوال نے یہ رباعی پڑھی تو شاہ اللہ بخش صاحب خلیفہ پیر سیال کو وجد آیا جس کی کیفیت یوں تھی کہ تمام مجمع تڑپ گیا اور مچھلیوں کی طرح پڑتے ہوئے ذکر وفکر و ذوق و شوق میں مستغرق رہا پھر پیر سیال کی توجہ خاص سے تمام سکون میں ہو گئے، دراصل اللہ تعالیٰ نے اپنے عشاق کو تصرف بھی بخشا ہوا ہوتا ہے جو مقربان بارگاہ ہی جانتے ہیں۔

قد جاء کم من اللہ نور و کتاب مبین
زنورِ محمد نور تاباں شاہ سلیماں را نشین
زنور شمس سلیماں عیاں محمد الدین
واز ضیاء محمد الدین محمد قمرالدین
واز قمر حمید الدین شد ضیاء حق
وز ضیاء حق است محمد نور الدین

غبار تراب نعال سیال: غلام احمد عفی اللہ عنہ

marfat.com

عالی مرتب حضرت خواجہ محمد قمرالدین سیالویؒ کی گھریلو زندگی

(از شیخ الاسلام نمبر ضیائے حرم)

تحریر: حضرت ام احمد بلال سیال شریف

یہ لکھتے ہوئے کلیجہ کٹتا ہے کہ دنیا معرفت و اہل ذوق کا تابندہ اور خشندۂ قمر رشد و ہدایت کا سرچشمہ جود و سخا کا منبع جسے کہ مخلوق خدا حضرت خواجہ محمد قمرالدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے نام نامی سے یاد کرتی ہے۔ ہم میں آج ظاہری طور پر موجود نہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون ○

آپ کی عظیم و عالم گیر شخصیت پر آپ کی علمی قابلیت و سیاسی بصیرت پر آپ کی دینی و علمی خدمات پر تو کئی اہل علم و اہل کرم ہیں، جو ضیاء حرم کے اس خاص شمارے "قمرالملت والدین نمبر" کے لئے اپنے عالمانہ انداز میں خامہ فرسائی فرمائیں گے۔

لیکن میں بھی اپنی کم مائیگی علم کا احساس ہونے کے باوجود اپنے حضرت کو چند ٹوٹے پھوٹے الفاظ خراج پیش کرنے کی سعادت حاصل کرنے کی کوشش کر رہی ہوں، کیونکہ گھر اور اس گھر سے وابستہ افراد کسی بھی شخصیت سے زیادہ قریب ہوتے ہیں، ایک وہ زمانہ تھا کہ جب آپ کے والد ماجد خواجہ محمد ضیاء الدینؒ حضرت ثالث غریب نواز قدس سرہ کا جواں عمری میں وصال ہوا، اس وقت آپ بھی عمر مبارک کے اس دور میں تھے کہ زمانہ طالب علمی گزرے زیادہ عرصہ نہیں ہوا تھا، اپنے جلیل القدر اور بے مثال والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ کی جدائی کا صدمہ سجادگی کی گراں قدر ذمہ داری۔ آستانہ عالیہ سیال شریف سے وابستہ لاکھوں معتقدین کی جوغم سے نڈھال تھے، دل جوئی، غرض ہزاروں کوہ گراں اپنے کندھوں پر پامردی سے اٹھائے اس کے علاوہ اندرونِ خانہ اپنی بیوہ والدہ ماجدہ۔ کمسن یتیم بہنوں بھائیوں اور بیوہ پھوپھی صاحبہ کی امیدوں کا مرکز بھی صرف آپ کی ذات والا صفات تھی۔

marfat.com

اللہ تعالیٰ نے آپ کی شخصیت میں شروع سے مہر ومحبت، خدمت وتواضع، عجز و انکسار کا مادہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا، جو آنکھیں کسی انسان کی تکلیف پر پرنم ہو جاتی تھیں، وہ بھلا اہل خانہ کی ذرا بھی تکلیف کیسے گوارہ کر سکتی تھی، لہٰذا جیسا کہ بعد میں ثابت ہوا، آپ نے ان سب کی درجہ بدرجہ نہایت ہی مہربانی سے نگہداشت کی۔ آپ کو زیب سجادہ ہوئے تین سال کا عرصہ گزرا تھا، جب آپ کی شادی اپنے بڑے چچا محترم حافظ میاں محمد عبداللہ صاحب کی بڑی صاحبزادی سے ہوئی تھی، حضرت مائی صاحبہ بھی انتہائی پاک طینت اور منکسر المزاج خاتون تھیں، اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے۔ آپ کی اولاد میں سب سے پہلے صاحبزادی پیدا ہوئی (والدہ صاحبہ قطب الدین) پھر ایک صاحبزادہ امین الدین پیدا ہوئے، ان کا ڈھائی سال کی عمر میں انتقال ہوگیا۔ جب وہ بچہ فوت ہوا جیسا کہ قدرتی امر ہے، حضرت مائی صاحبہ دکھ سے نڈھال ہوکر رونے لگیں، حضرت صاحب نے ان کو صبر کی تلقین فرمائی اور خدا تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہونے کو فرمایا۔ معصوم بچے کی میت گھر میں موجود تھی اور مائی صاحبہ اٹھیں اور وضو کر کے سچے رب العالمین کی بارگاہ رحمت میں سجدہ ریز ہوگئیں۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ کو تین فرزند عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ان کو ایمانِ کامل، صحت و تندرستی کے ساتھ سلامت تا قیامت رکھے۔ آمین۔ اور اپنے رسول پاک ﷺ اور اپنے والد ماجد اور اسلاف کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

جناب حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنی والدہ ماجدہ جب تک وہ حیات رہیں ان کی ہر خدمت اور دلجوئی اپنا فرضِ عین تصور فرماتے تھے، جن کی بے شمار مثالیں ہیں۔ یہ تو ہزار ہا دفعہ کا مشاہدہ تھا، باہر سے گھر تشریف لاتے تو سیدھے اپنی والدہ صاحبہ کے قدموں پر سر رکھتے تھے اور اپنی ناکردہ خطاؤں کی معافی چاہتے۔ والدہ صاحبہ کو بھی اس عظیم سر کے تقدس کا پورا پورا احساس تھا، وہ فرماتیں مجھے گنہگار نہ کرو۔ سبحان اللہ ایسا ذیشان بیٹا اور ایسی رفعت مآب ماں۔ اپنی بڑی ہمشیرہ صاحبہ پر خصوصی کرم نوازی فرماتے، جب بھی آپ کھانا گھر میں تناول فرماتے، ان کو خاص طور پر بلا کر شامل فرماتے اور فرماتے آپ میرے

marfat.com

حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ (ثالث غریب نواز) کی پیاری بیٹی ہیں، اکثر جب کہ ہمشیرہ صاحبہ ملتیں اور عرض کرتیں، جناب اپنی صحت کا خیال رکھا کریں اور زیادہ سفر نہ کیا کریں کیونکہ آپ کا دو دفعہ آپریشن ہو چکا ہے اور سفر میں تھکاوٹ لازمی ہوتی ہے۔ آپ تھوڑا سا متبسم ہو کر فرماتے: بے بے! اپنے پیر و مرشد حضور پیر پٹھان غریب نواز کے آستانہ عالیہ کے سفر میں تو مجھے راحت ہوتی ہے اور پیر بھائی جو اتنے خلوص اور اصرار سے دعوت دیتے ہیں تو میں رہ نہیں سکتا، آپ جس وقت گھر تشریف لاتے تھے تو گویا سوکھے دھانوں پانی پڑ جاتا تھا، ہر چہرہ خوشی سے کھل جاتا تھا، غمگین و افسردہ حال دل اپنی تمام غمگینی بھول جاتے تھے، زمانے کے غم و آلام کے ستائے ہوؤں کو گویا اپنا نجات دہندہ نظر آتا۔ بے فکر اور غم ناآشنا بچے آپ کے گرد جمع ہو جاتے، آپ سب کی دلجوئی فرماتے، روحانی فیض کے علاوہ کسی کو کپڑے، کسی کو پیسے، کسی کو قیمتی تحائف عطا فرماتے اور ضرورت سے سوا عطا فرماتے اور ان عطاء و کرم کے اوقات میں صرف اپنے بچوں کی تخصیص نہیں ہوتی تھی بلکہ مہمان خواتین کے بچے سیال شریف کے باسیوں کے بچے لنگر کی خادماؤں کے بچے سب شامل ہوتے تھے، آپ سرگودھا میں اپنی کوٹھی پر تشریف لے جاتے تو دور ہی سے آپ کی کار کا ہارن سن کر اڑوس پڑوس کے بچے اور سودا بیچنے والے پہلے ہی سے جمع ہو جاتے، ان کو یقین ہو جاتا تھا کہ آپ ایک بار ہی میں ان کی سب اشیاء خرید لیں گے اور ان کو دن بھر کی مشقت سے نجات مل جائے گی اور بچوں کو پتا ہوتا تھا کہ وہ چیزیں ہم میں تقسیم کی جائیں گی، آپ کسی بھی موقع پر تبلیغ حق گوئی کے فرض سے غافل نہیں ہوتے تھے، گزشتہ دسمبر میں ایک دن کا واقعہ ہے کہ آپ سرگودھا تشریف فرما تھے، آپ کی پوتیاں (صاحبزادہ مجد الدین صاحب اور صاحبزادہ نصیرالدین صاحب کی بچیاں) آپ کے پاس آ کر کہنے لگیں کہ ہمارے اسکول کی معلمات نے ہمیں افغان مجاہدین کے لئے چندہ لانے کو کہا ہے، اس وقت آپ نے بچوں کے سامنے جہاد کا مفہوم بتایا، شہداء اور مجاہدین کی شان بیان فرمائی اس کے بعد خورد و نوش کا بہت سا سامان اپنی گاڑی بازار بھیج کر منگوایا اور افغان مجاہدین کے لئے بچیوں کے حوالے کیا۔ ملت اسلامیہ پاکستان پر جب بھی کڑا وقت آیا، آپ نے اپنی باہر کی سرگرمیوں

marfat.com

کے علاوہ گھر میں بھی قومی جذبے کو ابھارا اور حالات کا مقابلہ کرنے کی نصیحت فرمائی۔

چنانچہ آپ نے اپنی بیوی، بہنوں اور خاندان کی تمام خواتین کو نشانہ بازی کی تربیت دی۔ ۱۹۶۵ء اور دسمبر ۱۹۷۱ء میں جب پاکستان جنگ کی لپیٹ میں آ گیا تھا تو آپ نے دل کھول کر فوجی بھائیوں کی امداد کی۔

اس کے علاوہ ان دنوں آپ کی اجازت سے گھر میں تمام خواتین آیت کریمہ اور دوسری تمام دعائیں پڑھ کر پاکستان کی حفاظت کے لئے دعا کرتیں۔ آپ کا ہر قدم سنت نبوی ﷺ اور اتباع شریعت کے مطابق اٹھتا تھا۔ آپ کی وفات کے غم میں عورتیں دور سے دھاڑیں مار کر روتی ہوئی آئیں تو آپ کی بہو اور حضرت حمیدالدین سجادہ نشین صاحب کی اہلیہ محترمہ انہیں نہایت ہمدردی سے صبر کی تلقین کرتی ہیں اور درود پاک پڑھنے کے لئے کہتی ہیں جو کہ حضرت صاحب ہر غم والم کا علاج بتاتے تھے کہ درود شریف بھیجو اپنے آقا ﷺ پر تاکہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب پاک ﷺ کے طفیل ہماری دین و دنیا میں بھلائی فرمائے۔

آخر میں، میں اپنی تمام بہنوں سے التجا کرتی ہوں جن کو آستانہ عالیہ سیال شریف سے وابستگی ہے کہ وہ آستانہ عالیہ پر مؤدب ہو کر حاضری دیں اور اگر انہیں اپنے پیر و مرشد سے سچے دل سے عقیدت ہے تو ان کی تعلیمات کو فراموش نہ کریں۔ یعنی شریعت پر محکم رہنا صوم وصلوٰۃ پر پابندی اور غیر شرعی امور سے سخت پرہیز۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

مذکورہ بالا چند باتیں چند یادیں جناب شیخ الاسلام رضی اللہ عنہ کے خانوادہ ایک مستور خاتون کے قلم سے ماہنامہ ضیاء حرم شیخ الاسلام نمبر صفحہ ۹۱ تا صفحہ ۹۴ سے نقل کی ہیں تاکہ ایک جھلک اندرون خدمات سے بھی ظاہر ہو جائے جو قمر کی تابانیوں سے ہے۔ دراصل فرمانِ نبوی ﷺ کی اطاعت ہے کلکم راعٍ و کلکم مسئول عن رعیتہ (الی اخر الحدیث) تمہارا ہر فرد حاکم اور تمہارے ہر شخص سے اپنی رعیت کے متعلق باز پرس ہو گی۔ جناب شیخ الاسلام قدس سرہ نے اپنے خاندان کے ہر فرد کو تعلیمات و توجہات سے نوازا۔

marfat.com

۸ر رمضان المبارک ۱۳۹۲ء جناب شیخ الاسلامؒ درود شریف پڑھا:

اللھم صلی علی سیدنا محمد تعینک الاقدام و مظہرک الاتم لاسمک الاعظم بعدد تجلیات ذاتک و تعینات صفاتک و تعلقات صفاتک و علیٰ الہ کذالک۔

پھر دعا مانگتے رہے درمیان میں درج ذیل شعر بھی پڑھا۔

کافر صد سالہ را مؤمن کنی دریک نظر
اے فرید الحق والدین خواجہ گنج شکر

(یکم شوال المکرّم یوم عید الفطر ۱۳۸۷ھ)

قبلہ شیخ الاسلام نے ایک شخص کو دیکھا چادر کو ٹخنوں کے نیچے لٹکائے ہوئے تھا اور اسے چلتے ہوئے دیکھ کر فرمایا یہ گناہ ایسا ہے جس میں نہ کوئی لذت ہے نہ سواد ہے۔ یہ بے مقصد گناہ ہے، شراب پینے یا دوسرے گناہ کرنے میں اگر چہ عذاب ہوگا لیکن دنیا میں کوئی نہ کوئی لذت ہو گی اور مقصد ہو گا اور اس گناہ کے مرتکب کو بجائے لذت کے قباحت بھی ہے۔ دوسرا چادر بھی گھسیٹنے کی وجہ سے گندگی سے آلودہ ہوتی ہے، گناہ کے ارتکاب کی وجہ سے عذاب ہوگا۔

حافظ فضل کریم ساکن رتہ شریف ضلع چکوال نے ۲۴ر جمادی الاخریٰ ۱۳۸۵ھ قصیدہ شریف صبح کو پڑھنے کی برکات بیان کی اور بوقتِ شمولیت اپنے مکاشفات و زیارات عجیب غریب حالات کا ذکر فرمایا ساتھ ہی کہا کہ آج کل پہلی طرح رونق سے تم لوگ قصیدہ نہیں پڑھتے ان سے کہا گیا کہ قرآن مجید کے ترجمہ میں دیر ہو جانے کی وجہ سے طلباء میں سستی اور تساہل ہو گیا ہے جو قصیدہ میں شامل نہیں ہوتے۔

marfat.com

دوسرے روز ۲۵ر جمادی الثانی قبلہ شیخ الاسلام خود بخود قصیدہ میں شامل ہوئے اور فرمایا میں نے دیکھا ہے قصیدہ پڑھنے میں سخت سستی ہو رہی ہے حالانکہ بالکل تھوڑا وقت خرچ ہوتا ہے اس میں سستی ہرگز ہرگز نہیں ہونی چاہئے۔ اے قاری صاحب! اے حافظ جی! تم کو کہتا ہوں آپ کے ان الفا: سے معلوم ہوا قصیدہ شریف علی الدوام پڑھنا لازم ہے، یہ بھی فرمایا کہ قصیدہ پڑھنے میں کتنی برکت ہوتی ہے۔

قبلہ شیخ الاسلام نے فرمایا:

جس نظریے کے لئے مسلمانوں نے پاکستان بنایا تھا بے پناہ قربانیاں دیں، خون کے دریا بہائے، وہ نظریہ اسلامی آئین کا نفاذ تھا، شریعت محمدیہ اور حدودِ اسلامیہ کا اجراء تھا کہ مسلمان آزادی کے ساتھ اسلامی زندگی بسر کر سکیں گے وہ نظریہ خود مسلمان ہی مٹا رہے ہیں، کبھی کوئی قانون پیش کرتے ہیں کبھی کوئی اور وہ بھی غیر اسلامی تو ان کے لئے فرمان باری تعالیٰ والی وعید ظاہر ہے:

''فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ٥''

جو لوگ اللہ تعالیٰ کے امر کی مخالفت کرتے ہیں انہیں اس بات کا خوف رکھنا چاہئے کہ ان کو کوئی فتنہ دبوچ لے گا یا انہیں دردناک عذاب پہنچے گا۔

شریعت اسلامیہ سے روگردانی کا نتیجہ ظاہر ہے ہر شخص اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہے، کس قدر ملک میں ظلم و ستم اور قتل و غارت، ڈاکہ زنی، حرام کاری کی وارداتیں ہو رہی ہیں۔ دن بدن بے دینی، بے حیائی اور بے باکی بڑھتی جا رہی ہیں، قبیلوں کے قبیلے اور خاندان تباہ ہو رہے ہیں۔ اسی طرح آپ نے ایک مکتوب گرامی وزیر اعظم افغانستان کو ارسال فرمایا تھا جو آئندہ صفحہ پر مرقوم ہے وہ بھی مسلمانانِ عالم اسلام کے لئے سبق آموز ہے، عبرت کا مقام ہے۔

marfat.com

۲۶ ر ذوالحج ۱۳۹۱ھ بوقت عصر بعد از نماز عصر آپ مسجد میں تشریف فرما تھے، حضرت سلمان فارسیؓ جو اسلام قبول کرنے سے پہلے ایک یہودی کے غلام تھے، ان کے آزاد ہونے کا حال بیان فرمایا جو انوار قمریہ کے حصہ اول میں درج کر دیا گیا، اس کے علاوہ فرمایا جو چند تبرکات کا ذکر اور باقی حالات کا بیان ہے مکہ مکرمہ میں ایک شخص چھوٹا سا گتہ لایا اور مجھے دیا کہا کہ بیت اللہ شریف کو اندر سے غسل دیا گیا تھا، اندرونی دیواروں کو گتوں سے صاف کیا گیا تھا یہ انہی سے ایک ہے تبرکاً ساتھ لایا ہوں۔

ایک شخص چھوٹا سا شبہ (لکڑی کا ٹکڑا) لایا اور کہا کہ بیت اللہ شریف کی دیواروں میں چسپاں تھا، آپ کو تبرک پیش کرتا ہوں۔

ایک شخص تھوڑا سا دیواروں کا مصالحہ چونا وغیرہ لایا اور بتایا کہ مصالحہ چونا وغیرہ بیت اللہ شریف کی دیواروں سے اترا ہوا ہے آپ کے لئے تبرک رکھا ہوا تھا کہ جب تشریف لائیں گے پیش کروں گا وہ بھی تبرک ساتھ لایا ہوں۔

فرمایا: بیئر معونہ جو مدینہ منورہ سے تقریباً دو میل دور ہے اور وہ کنواں ہے جس کو سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ایک یہودی سے خرید کر مسلمانوں کے لئے وقف کر دیا تھا، اس کی زیارت کے لئے ہم گئے تھے اور شہدائے احد کی زیارات بھی جا کر حاصل کیں۔ فرمایا ایک شخص ہمارے احرام کھول دینے کے بعد بھی احرام ہی کی حالت میں تھا، صرف ایک تہبند چادر اور ایک چادر اوپر اوڑھے ہوئے تھا تو میں نے محمد نواز کو کہا کہ میری ایک چادر اور ایک قمیض اور ٹوپی نکال کر لاؤ جب وہ لایا تو اس شخص کو دے دیئے اس نے بخوشی لے لئے اور بعد میں اعلیٰ قسم کے کپڑے سے ایک چادر اور قمیض اور ٹوپی خرید کر لایا جو مجھے دیئے۔ ازاں بعد معلوم ہوا اس کی بیعت میرے ساتھ تھی اور یہاں سیال شریف پڑھتا بھی رہا ہے، اس کا

marfat.com

نام طارق حسین ہے، اب تقریباً پچیس سال سے عرب میں مقیم ہے۔

فرمایا نجدی نے خاک شفاء کی ٹکڑیاں لانے سے منع کیا ہوا ہے بلکہ اس کو شرک بتاتے ہیں، ہم نے اس جگہ سے بہت خاک بھر لی، فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

''ومن یعظم شعائر اللہ فانھا من تقوی القلوب''

اس فرمان کے تحت خاکِ شفاء بھی قابلِ تعظیم ہے۔ حدیث پاک میں ہے جو بخاری شریف، ابو داؤد شریف، نسائی شریف اور ابن ماجہ شریف میں موجود ہے:

تربۃ ارضنا و ریقۃ بعضنا یشفٰی سقیمنا باذن ربنا

ایک روایت ہے:

بسم اللہ تربۃ ارضنا بریقۃ بعضنا یشفی سقیمنا باذن ربنا

اپنی سبابہ انگلی سے جو شہادت کی انگلی ہے لعابِ دہن لگا کر زمین پر رکھے جس سے خاک انگلی پر لگ جائے گی اور اس اسے زخم اور درد کی جگہ پر مسح کرے۔ مندرجہ بالا دعا پڑھے تو زخم درست ہو جائے گا۔ درد دور ہو گا کلام نبوی کی برکت اور زمین کی برکت خصوصاً مدینہ شریف کی ارضِ اقدس کی برکت میں شفاء فرمائی ہے۔ اگر تمام زمین کو حضور ﷺ کے فرمان کے مطابق آپ کی نسبت فرمانے سے مراد لیا جائے تو بھی صحیح ہے، جیسا کہ طب نبوی صفحہ ۱۴۵ میں حافظ ابن قیم جوزی نے بھی رقم فرمایا ہے:

فرمایا لوگ رمی جمار کے وقت نزدیک تر ہونے کی کوشش کرتے ہیں حالانکہ اس وقت جو زیادہ نزدیک جاتا ہے، دوسرے لوگوں کی پتھریاں ان کے سر پر پڑتی ہیں اس اس خطرہ سے بچنے کے لئے بندہ دور سے ہی پتھریاں پھینک دیا کرے۔

فرمایا: جو لوگ حج کر کے مدینہ شریف حاضری نہیں دیتے کعبۃ اللہ ان پر کروڑوں دفعہ لعنتیں بھیجتا ہے۔

marfat.com

فرمایا: کسی نے مولوی غلام غوث ہزاروی سے دریافت کیا عرفات میں جانا کیسا ہے تو اس نے جواب دیا جس طرح انسان مانسہرہ یا کشمیر چلا جاتا ہے اسی طرح ہے، کوئی خصوصیت نہیں حالانکہ وہ مبارک مقامات تو شعائر اللہ میں داخل ہیں لیکن ان لوگوں کو کیا معلوم کیسی راحتیں اور سعادتیں ان میں ہیں۔

فرمایا: ایک مرتبہ شدید دردِ گردہ کی حالت میں مسجد نبوی میں میں گیا، عشاء تک تمام نمازیں وہیں ادا کیں اور آرام سے رہا، وہاں تو دنیا ومافیہا تمام فراموش ہوجاتی ہیں۔

ایک ہی مکان میں حضرت دیوان صاحب پاک پتن شریف والے اور تونسوی پیر زادہ صاحب غریب نواز اور غلام مجتبیٰ کھر اور مولوی جمال الدین صاحب ہم سے اکٹھے رہتے تھے، حضرت دیوان صاحب کے بہت بڑے حوصلے ہیں، قربانیوں کے بہت سے دنبے تھے، ذبح شدہ دنبوں کے اوپر اوپر جا کر اپنے لئے خود بخود قربانی کے دنبے پسند فرماتے، ان کے دانت دیکھ کر قربانی کرنے کا حکم فرماتے، ایک بھی قربانی کرو یا پھر دوسرا پھر تیسرا دس ریال تو ذبح کرنے والا لے لیتا تھا، پھر لطف یہ کہ ذبیحہ بھی خود اٹھا کر لے جاتا، گویا دس ریال بھی لئے اور دنبہ بھی اٹھا کر اپنے لئے لے گیا۔

فرمایا: جب ہم واپس کراچی آئے تو ایک ولی اللہ نہایت سرخ آنکھوں والا مجھے علیحدہ لے جا کر کوئی خاص بات کی جو مدینہ شریف کے متعلق تھی اور تبرک مانگا چند کھجوریں میں نے اسے دیں اپنی ٹوپی پر اس نے لے لیں وہ حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ کی اولاد سے تھا۔

ڈاکٹر تسخیر احمد نے دریافت کیا کہ کیا وہ اب کراچی میں مل جائے گا اگر ملے گا تو کس جگہ ہوگا آپ نے فرمایا ان لوگوں کا ملنا مشکل ہوتا ہے، کیا معلوم مغرب کی نماز ملک شام میں جا کر پڑھے۔

ایک مرتبہ قبلہ شیخ الاسلامؒ نے فرمایا مولانا محمد حسین صاحبؒ سے ان کے استاد مولانا معین الدین اجمیریؒ نے استفسار فرمایا کہ لا الٰہ الا اللہ سے تم توحید کس طرح ثابت

marfat.com

کرتے ہو کیونکہ اگر لا الہ میں الہ سے مراد الہ حقیقی تصور کرو تو جائز نہیں ہے۔ باطل ہے اور مقصود کثرتِ الہ کی نفی کا ہے جو اس کے مبائن ہے۔

اگر مستثنیٰ منہ الٰھۃ باطلہ قرار دو تو مستثنیٰ اس کی جنس سے نہیں کیونکہ مستثنیٰ الہ حق ہے اور مستثنیٰ منہ آلہ باطلہ ہوں گے۔ حالانکہ مستثنیٰ کا مستثنیٰ منہ کی جنس سے ہونا لازم ہوتا ہے۔

اس کے علاوہ اگر لا الہ کی خبر موجود نکالیں تو یہ بھی ناجائز ہے کیونکہ آلہ کثیرہ کا وجود مان کر ان سے استثنیٰ کیا جائے گا جو محال ہے۔

اور اگر اس کی خبر ممکن کہیں تو مستثنیٰ منہ نہیں ٹھہر سکتا کیونکہ مستثنیٰ ممکن الوجود نہیں بلکہ واجب الوجود ہے۔

بہر تقدیر لا الہ الا اللہ سے توحید ثابت نہیں ہوتی واللہ اعلم اس کا جواب مولانا محمد حسین نے کیا دیا؟ لیکن جو فقیر کے ذہن میں ہے وہ یہ ہے کہ لا الہ الا اللہ میں لفظ لا نفی جنس کا ہے۔ اگر مذکورہ سوالات کی بنا پر آلھۃ حقہ یا باطلہ تصور کریں لا نفی جنس کا نہیں رہتا کیونکہ لا نفی جنس کا مطلب ہے قطع نظر کسی فرد کے چاہے حقہ ہوں یا باطلہ لہٰذا اس صورت میں مندرجہ بالا سوالات میں پہلے دو تو ختم ہو گئے اور پھر ان ہر دو سوال کے باطل ہونے سے آخری دو سوال بھی نہ رہے کیونکہ آخری دونوں سوال پہلے دو سوالوں پر موقوف ہیں۔

نمبر ۲: الا استثنائیہ نہیں ہے بلکہ الا بمعنی غیر ہے تو لا الہ الا اللہ اس طرح ہو گا لا الٰہ غیر اللہ۔

نمبر ۳: لا موجود غیر اللہ کا معنی لیا جائے گا یعنی اللہ سے مراد مطلق موجود نہ کہ موجود الٰہ کی خبر وغیرہ ہو گی بلکہ جب لا الٰہ کا معنی ہی لا موجود ہو گا تو کل عبارت یوں ہو گی۔ لا موجود غیر اللہ یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی موجود ہی نہیں تو اس صورت میں تمام سوالات تو دفعہ ہو گئے لیکن الٰہ اپنے اصل موضوع لہ کے لئے استعمال نہ ہو سکے گا۔ واللہ ورسولہ اعلم۔

marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ داڑھی کتروانے والے آدمی کے پیچھے جو اس فعل پر مصر ہونے کے باوجود امامت کراتا ہے ازروئے شرع اس کی اقتداء جائز ہے یا نہیں۔

مذکورہ بالا آدمی کے پیچھے ایک باشرع آدمی نے نماز نہ پڑھتے ہوئے اپنی علیحدہ جماعت بنا کر نماز پڑھائی تو اس دوسری جماعت کرانے والے آدمی کے متعلق کیا حکم ہے:

بینوا و توجروا

الجواب و ہو الموافق للصواب

داڑھی حد شرعی سے کم رکھنے والا اور اس ترکِ سنت پر مصر اور مستمر آدمی کے بارے میں کم از کم یہ نظریہ ضروری ہے کہ اس کا دل محبوب کبریا علیہ السلام کی سنت سنیہ اور اسوۂ حسنہ اور خلق عظیم کی محبت و الفت سے محروم ہے اور غیر اسلامی شعائر اس کو پسند ہیں اور اسلامی صورت و سیرت سے اس کا دل (معاذ اللہ) متنفر ہے کیونکہ جس صورت و سیرت سے آدمی متنفر ہوتا ہے اس سے اجتناب کرتا ہے اور اس سے دور رہنے کی کوشش و سعی کرتا ہے اور جس شکل و شباہت صورت و سیرت کو پسند کرتا ہے اس کو بہر حیل اختیار کرتا ہے تو اختیار و ترک اپنی جگہ پر محبت و عداوت کے لوازم ہیں، جن کا اپنا اپنا حکم و اثر مترتب ہے جو شخص اسلامی کسی صورت و سیرت کو مورد استہزا و تمسخر بناتا ہے اس کے لزوم کفر میں تو شک ہی نہیں لیکن تجاہر فسق میں شک کرنا شرائع اسلامیہ (معاذ اللہ) کی تصغیر و تحقیر کا قول کرنا ہے۔ اب رہا باقی معاصی صغائر و کبائر تو ان کا مرتکب بھی اختیار منہی عنہ و ترک ما امر اللہ کے دائرے میں

marfat.com

ہے۔ مگر ان معاصی کا ارتکاب فی نفسہٖ لذت دنیوی یا وقتی منفعت مالی ان گناہوں کی طرف رغبت دینے کا سبب بن سکتی ہے اور ان کے ارتکاب کا محرک ہوسکتی ہے، بخلاف داڑھی سے نفرت یا اس کا کتروانا کہ جس میں نہ تو کسی قسم کی کوئی لذت ہے اور نہ ہی مالی مفاد تو تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ سوائے شعائر اللہ سے تنفر اور عداوت کے اور کوئی امر اس کا موجب و باعث و محرک نہیں اور رسوم نصاریٰ و یہود اس کو پسند اور مرغوب ہیں اور رسومِ کفار سے الفت اور شعائر اسلامیہ سے نفرت اگر التزام کفر کا موجب نہیں تو لزوم کفر بلاشک و بلاریب ہے۔

و اصرار المرتکب یدل علی ما قلت. نعم و ان یصدر عنه و مثل هذه الخطیئة ثم یتوب فالمرجوا من الله التواب الرحیم الغفو والغفران لکن استمراره و اصرار علی سیر الکفار مالا فیه نفع لا یخلوا عن المهالک والتباب فضلاً عن نسمیه متقیاً او ورعاً۔ والله سبحانه وتعالیٰ ورسوله اعلم۔

(حررہ شیخ الاسلام والمسلمین حضور گدانواز سیالوی مدظلہ، ۲۱ رمضان المبارک ۱۳۸۲ھ)

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از قلم: جناب حکیم سید عطا محمد شاہ صاحب ہاشمی مرحوم و مغفور دلیوالی قریشیاں، ضلع میانوالی
(از کتاب یادِ ایام، صفحہ ۵۰ تا ۵۷)

(حاجی الحرمین الشریفین مولانا حافظ **محمد قمر الدین** صاحب سیالوی)

حضرت ثالث صاحب علیہ الرحمۃ کی وفات کے بعد آپ کے جانشین حضرت خواجہ محمد قمر الدین صاحب قرار پائے اس وقت عمر کے لحاظ سے لڑکپن سے نکل کر جوانی میں چند قدم رکھے تھے، آپ نے شہزادگی کی دنیا میں آنکھیں کھولی تھیں، ناز و نعمت میں پلے تھے، دنیا کے اتار چڑھاؤ اور حوادث سے ناآشنا تھے اور بالیا عمر میں آپ کے سر سے اپنے بادشاہ والد کا سایہ اٹھ گیا، آپ کے دوسرے دو بھائی آپ سے چھوٹے تھے اور تیسرے صاحبزادہ ظہیر الدین تو گودی کے بچہ تھے اور انہیں پیارے ظہیر مٹھا کہا جاتا تھا، اس وقت آپ کے متعلق دو رائیں تھیں، پہلی رائے ایک چشم دیدہ واقعہ کے تحت عرض کرتا ہوں۔

گجرات کے صوفی محمد دین صاحب صاحب کشف تھے، سیال شریف کے وہ مرید تو نہیں تھے مگر دربار سے انہیں عقیدت تھی، صوفی صاحب نے مولانا احمد دین صاحب گانگوی سے ایک سوال کیا کہ اولیاء اللہ کی زندگی میں لوگوں کو زیادہ فیض پہنچتا ہے مگر ان کے مزارات سے اتنا فائدہ اور فیض کیوں نہیں پہنچتا۔ مولانا گانگوی نے کچھ عالمانہ جواب دیا، مگر صوفی صاحب مطمئن نہ ہوئے۔ پاس ہی اس وقت کے صرف، صاحبزادہ محمد قمر الدین صاحب بیٹھے تھے جو ابھی ابتدائی فارسی کتابوں کے متعلم تھے، جواب میں فرمایا کہ صوفی صاحب اولیاء اللہ بعد از وفات جسمانی حجابات سے مجرد ہو جاتے ہیں اور ارواح لطیف بن جاتے ہیں، خاص اکتساب فیض تو وہی حاصل کر سکتے ہیں، جن کو روحانیت سے نسبت ہو اور وہ اس فیض کو

marfat.com

محسوس بھی کر سکتے ہیں، صوفی صاحب اس جواب سے بہت محظوظ ہوئے، فرمایا کہ اسے کہتے ہیں مادر زاد ولی۔ اور صوفی صاحب کی رائے سے اور بھی بہت سے اچھے اور صالح لوگ متفق تھے۔ دوسری رائے بھی ایک واقعہ سے متعلق ہے ایک بہت بڑی شخصیت نے فرمایا تھا کہ قمرالدین صالح بھی ہے، عالم بھی ہے مگر مسکین اور مجذوب طبع سا انسان ہے۔ یہ صرف تسبیح و مصلیٰ کی جانشینی تو نہیں یہ تو ایک بادشاہ کا تخت بھی سنبھالنا ہے یہ کیسے سنبھالے گا، مگر آنے والے واقعات نے ثابت کر دیا کہ پہلی رائے ثابت اور صحیح تھی۔ ان واقعات کی کچھ تفصیل زیب رقم ہے۔

حضرت ثالث صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بعد ان کو تونسہ مقدسہ حاضری دینا ضروری تھا، وہاں سے آپ کو اجازت سلسلہ عالیہ لینا لابدی امر تھا۔ حضرت خواجہ شاہ سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کے عرس کے موقع پر حاضری دینے کی تیاری ہوگئی، پوری تعداد رفقاء سفر کی یاد نہیں۔ ایک خاصہ قافلہ آپ کے جلو میں تھا۔ حافظ نصیرالدین صاحب خادم خاص حضرت ثالث رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ دوسرے خدام بھی ساتھ تھے، مولانا ظہور احمد صاحب بگوی، ڈاکٹر فیروز الدین صاحب، میاں اللہ داد صاحب جیسے خاص حضرات بھی ہمراہ تھے اور براستہ ریل کوٹ سلطان تحصیل لیہ جا اترے، جہاں سے ان دنوں اونٹ کی سواری پر تونسہ شریف جانا پڑتا تھا۔ کرایہ کے اونٹ منتظر تھے اور لکڑی کے کجاوے ان پر کسے ہوئے تھے، حضرت صاحب کے لئے ایک کھلا کجاوہ منتخب کیا گیا اور اس پر ایک تلائی یعنی گدیلا بچھایا گیا۔ آپ اس وقت جسمانی طور پر پتلے اور وزن میں ہلکے تھے، بفضل خدا خواص سارے بھاری بھرکم تھے۔ کوئی آپ کا پاسنگ نہ نکلا۔ یہ سعادت میرے حصہ میں آئی ورنہ دوسرے کجاووں کو دیکھ رہا تھا۔ سارے ہڈ بھن قسم کے تھے میں آپ کا ہم وزن نکلا اور یوں ہم جلیس ہم کجاوہ کی عزت بھی حاصل ہوگئی اور بعد از نماز شام دربار خواجہ شاہ سلیمان میں شرف یابی حاصل ہوگئی۔ خواجہ شاہ سلیمان جنہیں پیر پٹھان کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے،

marfat.com

آپ قبیلہ جعفر سے نسبت نسب (جو سید ہیں) رکھتے ہیں۔ ابتدا آپ نے تعلیم علم دین کے لئے گھر سے باہر کا سفر اختیار فرمایا۔ کوٹ مٹھن کے علاقہ آپ ایک مسجد کے مکتب میں ایک پردیسی اور مسکین طالب علم کی حیثیت سے مقیم مگر تاجِ سعادت ان کی تلاش میں تھا۔ خواجہ نور محمد قبلہ عالم مہاروی رحمۃ اللہ علیہ اس علاقہ میں تشریف لائے، کہتے ہیں کہ حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے پیر و مرشد حضرت خواجہ مولانا فخر جہاں دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کشف میں ہدایت فرمائی تھی کہ درگ پہاڑ سے ایک روہیلہ شہباز اترے گا۔ اس شہباز کوہستانی کا آپ نے شکار کرنا ہے۔ مبادا کسی اور کے پھندے میں پھنس جائے، چنانچہ آپ نے مانا خان میں وہ تمام آثار سعادت ملاحظہ فرمالئے اور پھر دینے والے نے جو دیا اور لینے والے نے جو لیا اس کا اندازہ ہم اسی سے کر سکتے ہیں کہ مانا خان آپ کو بچپن میں کہا جاتا تھا یہی شاہ سلیمان تونسوی تھے، جن کا فیض چار دانگ عالم میں پھیل گیا۔ ان کے حالات پر ضخیم کتابیں موجود ہیں۔ اہل ذوق پڑھتے اور ایمانی حلاوت کو تازہ کرتے ہیں۔ آج ہمیں اس بادشاہ عرفان خواجہ شاہ سلیمان کے روبرو تھا، زیارت مزار سے سرفراز تھا، مگر دل پر صاحب مزار کا رعب تھا اور دل و دماغ دہل رہا تھا کہ یہاں دنیا کے نوابوں، راجوں، مہاراجوں کے سر جھکے ہیں۔ بڑے بڑے اہل اللہ نے زانوئے ادب تہہ کئے۔ خاندان مغلیہ کے آخری تاجدار نے اسی دربار سے امیری میں فقیری حاصل کی، کاش ان سعادت مندوں کے ساتھ اگر میرا نام بھی آ جائے تو:

ع! شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدارا

دوسری صبح حضرت سجادہ نشین آستان عالیہ خواجہ محمد حامد صاحب کی بارگاہ میں باریابی ہوئی، نہایت نورانی چہرہ آپ بدن میں ہلکے تھے، سادہ لباس تھا، سر پر چارتر کی ٹوپی داڑھی مبارک میں کچھ سیاہ بال زیادہ سفید کم گو تسبیح بدست اپنے تسبیح خانے میں ایک قیمتی قالین پر مصلی بچھائے بیٹھے تھے۔ ہمارے خواجہ کو سلسلہ عالیہ چشتیہ کے اوراد و معمولات سے

marfat.com

مجاز فرمایا اور فرمایا: سب پڑھا کریں پھر فرمایا جو کچھ پڑھ سکیں پھر فرمایا نہ پڑھیں تو بھی خیر پر ''اپنے پیو دے سجناں کوں نہ بھلاویں'' (اپنے باپ کے دوستوں کو نہ بھلانا)

اللہ۔ اللہ بریں لطف چندانکہ نازم رواست

ہم نے مبارک سلامت پیش کی آٹھ دن آستانہ عالیہ قیام رہا، حضرت کو کلاہ خلافت ملی اور واپس ہوئے۔

فطرت میں نیاز اور اقامت نماز پہلے سے تھے، اب نگاہِ شیخ نے نور الانوار بنا دیا، ہر پہلے سے پچھلا دن نوید اقبال لایا۔ بارگاہِ الٰہی میں اور دربار رسالت پناہ میں نیاز اور بڑھا اور اپنے پیرو مرشد کے انتہائے ادب میں ایک ریکارڈ قائم کر دیا۔ اب مختلف لوگوں کی مختلف رائیں بدل کر ایک ہوگئیں کہ اس مجسمہ نیاز وانکساری پر الہٰ العالمین راضی۔ میں نے ان کے مخالف ترین علماء سے سنا ہے کہ سجادہ نشین سیال شریف علمی لحاظ سے بحر بیکراں ہے اور موافقین نے تو انہیں شیخ الاسلام کا خطاب دیا۔ علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے:

جدا ہو دیں سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی

چونکہ سیال شریف کی خانقاہ نے سجادہ و برقع کی روایات کے ساتھ ساتھ سیاسات ملکیہ یا دینیہ میں بھی حصہ لیا ہوا تھا۔ ۱۹۴۶ء میں جب مسلم لیگ کو عروج حاصل ہوا اور مسلمانوں کی اکثریت نے انگریز اور ہندو دونوں سے ٹکر لے لی تو خواجہ محمد قمر الدین صاحب نے مسلم لیگ کا ساتھ دیا اور اس سلسلہ میں آپ کو انگریز اور ہندوؤں کے ساتھ ساتھ یونی نیسٹ پارٹی کے سب سے سرکردہ افراد سیال شریف کے متعلقین یا مریدین میں سے تھے۔ مگر تحریک مسلم لیگ کو حق سمجھ کر اس کا ساتھ نہ چھوڑا اور عوام کی صحیح رہنمائی فرمائی۔ ۱۹۵۱ء۔ ۱۹۵۲ء میں جب لیگ پر بڑے بڑے لوگوں کا قبضہ دیکھا اور یہ معلوم ہوا کہ ضلع جھنگ کے اکابر نے جو شیعہ مذہب سے منسلک تھے اور یہ خبر اڑا دی کہ جھنگ میں شیعہ مذہب کے مہاجرین کو بہ تعداد کثیر آباد کیا جا رہا ہے اور ضلع جھنگ کو شیعہ اسٹیٹ بنایا جا رہا ہے تو اس وقت لیگ سے

marfat.com

علیحدہ ہو گئے، کیونکہ ہائی کمان لیگ نے نمائندگی کا ٹکٹ صرف شیعہ اکابر کو دے دیا تھا اور اپنے ایک خلیفہ مولوی محمد ذاکر صاحب کو الیکشن لڑنے کا حکم دے دیا بلکہ سنیوں نے ہر ہر سیٹ پر اپنے نمائندے کھڑے کر دیئے۔

مولوی محمد ذاکر صاحب تو جیت گئے بلکہ دوسری سیٹوں پر بھی جیتنے کے لئے ارباب اقتدار کو کئی جتن کرنا پڑے اور یہ زمانہ نوابزادہ لیاقت علی خان کی وزارت عظمیٰ کا تھا۔ دھونس اور دھاندلی اور جھرلو کی بنیاد انہیں کے دور میں رکھی گئی جس کی تکمیل بھٹو کی وزارت میں ہوئی، مگر کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ اس بدنصیب ملک کے دن کب بھلے آئیں گے۔

سجادہ نشین صاحب مدظلہ العالی نے ۱۹۷۱ء میں علماء پاکستان کی استدعا پر جمعیت علماء پاکستان کی صدارت قبول فرمائی اس وقت پیپلز پارٹی کی طرف سے سوشلزم تحریک کا اجراء ہوا اور بھٹو صاحب نے روٹی کپڑا اور مکان کا نعرہ بلند کیا اور بے حد مقبول ہوا۔ علماء نے اس سے کمیونزم کی بو پائی اور لادینی سیاست میں پہلا قدم خیال کیا۔ مگر بھٹو کے عظیم اجتماعات کا مقابلہ سوائے سجادہ نشین سیال شریف کے بھرپور جلسوں میں کسی نے نہ کیا۔ مجموعی طور پر یہ مقابلہ بھٹو صاحب واضح اکثریت کے ساتھ جیت گئے اور الیکشن میں واضح اکثریت حاصل کر لی۔ ۱۹۷۷ء میں اس کے عروج کا زوال آ گیا جس کی داستان دنیا کے صفحات پر بکھری پڑی ہے اور سجادہ نشین صاحب ۱۹۷۳ء۔۱۹۷۴ء میں جمعیۃ کی صدارت سے استعفا دے دیا تھا۔ نورانی صاحب نے صدارت سنبھال لی۔ شورش کاشمیری مرحوم نے اپنے رسالہ چٹان میں ایک مقالہ لکھا تھا اور سجادہ نشین صاحب سیال شریف کو مخاطب کر کے لکھا تھا کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے علم وفضل تقوی اور سجادگی اور دیگر اوصاف سے سب کچھ دیا ہے مگر سیاست اور آج کل کی سیاست آپ کے بس کا روگ نہیں۔ آپ مستعفی ہو جائیں اور سیاست سیاست بازوں کے حوالے کر دیں۔

میں یہ نہیں کہتا کہ شورش صاحب کے مشورہ کا اثر لیا یا خود اپنی مرضی سے چھوڑا،

marfat.com

بہرحال جب میں نے پوچھا تو آپ نے یہی فرمایا کہ:

من از بیگانگاں ہرگز نہ نالم
کہ بامن آنچہ کرد آں آشنا کرد

بہرحال میں بھی شورس صاحب سے اتفاق رکھتا تھا اور رکھتا ہوں کہ آپ ایسے مناصب سے بچ کر اپنے سلسلہ عالیہ کے فیض اور علوم عالیہ والیہ کی خدمت کو جاری رکھیں، میں اب تدبیر منزل کے متعلق کچھ لکھتا ہوں کہ اس سلسلہ میں آپ کو کہاں تک کامرانی اور فوز المرامی حاصل ہوئی جن کو آپ کی خصوصیات کہا جائے۔

۱۔ دربار عالیہ کی مسجد چھوٹی سی تھی، حضرت اعلیٰ خواجہ شمس العارفین رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ سے حضرت ثالث رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ تک اس میں توسیع نہ ہو سکی کیونکہ توسیع کے لئے سامنے کے مکانات گرانا پڑتے تھے جو کہ سیالوں کے تھے باوجود کوشش بسیار کے مالکانِ مکانات کسی قیمت پر راضی نہ ہو سکے مگر اب جب حضرت موجود مدظلہ نے مطالبہ کیا تو وہ لوگ برضاء ورغبت مکانات چھوڑ گئے اور مسجد عرضاً وطولاً وسیع ہو گئی۔ نہایت شاندار دیواروں کی چنائی، مجلس خانہ کی طرز پر گھڑائی سے تیار ہوئی، مسجد کا دوہرا چھت نہایت خوبصورت ملک فتح محمد صاحب ٹوانہ نے چڑھایا۔ مسجد بلکہ سارے دربار کا صحن سنگ مرمر کی ٹکڑیوں سے مزین کیا گیا۔

۲۔ روضہ شریف کے سامنے مجلس خانہ کا بہت بڑا ہال ہے، میں نے اتنا بڑا ہال نہ کسی کالج میں نہ کسی دربار میں نہ کسی سرکاری عمارت میں دیکھا۔ اس کی عمارت اور چھت مغلیہ بادشاہوں کی عمارت کی طرح قلمدانی منقش اور دلکش ہے۔ مگر اسی بنیاد کے ساتھ روضہ شریف کے باقی دو اطراف میں بھی بنیادیں حضرت ثانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ سے موجود تھیں۔ مگر عمارت کا انتظار تھا چنانچہ یہ سعادت بھی حضرت خواجہ محمد قمرالدین صاحب مدظلہ کے حصہ میں آئی کہ چاروں طرف کا مجلس خانہ مکمل ہو گیا۔

marfat.com

چھت بطرز جدید نسٹر سے بنی ہوئی لوہے سیمنٹ سے مضبوط اور جھاڑ نا فانوسوں سے مرصّع اور بجلی کے قمقموں سے آراستہ بجلی کی روشنی سے چکا چوند پیدا ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں مسلمانوں کے آرام اور سہولت پہنچانے کے لئے بھی نئے مکان تیار کئے جا رہے ہیں۔ بنگلہ کے سامنے ایک کھلا سا اور وسیع سا ہوادار مکان برآمدہ کی صورت میں ملک فتح محمد صاحب ٹوانہ نے بھی تعمیر کرایا ہے۔

۳۔ راقم الحروف اپنے شیخ و مرشد جناب شیخ الاسلام قدس سرہٗ کی خدمت عالیہ میں جب سے حاضر ہے عمارات و مکانات کی مرمت کی سلسلہ جاری ہے، روضہ شریف کے مغرب و جنوب میں جو متصل ہی برآمدہ کی صورت میں مضبوط تعمیر ہوئی آپ ہی نے بنوائی۔ نہایت دلربا اور سردی گرمی میں مناسب ہے، زائرین کے لئے سہولت ہی سہولت ہے۔ روضہ شریف کی اندرونی مرمت چار دیواری کی بنیادوں پر سنگ مرمر یا دیگر سنگ خوشنما کی اینٹوں کا لگوایا۔ روضہ شریف کے گنبد پر جو پہلے رنگیں صورت کا پلستر تھا آپ نے سنگ خوشنما لگوا کر پختہ بنوا دیا۔ سیڑھی لگوا کر روشنی کا اعلیٰ انتظام فرمایا، بڑا بڑا بلب میلوں تک دکھائی دیتا ہے۔ مسجد کا محل اور برآمدہ ایک ہی بنا دیا، درمیان کی دیوار نکال کر برآمدہ و محل متصل ہو گئے۔ مسجد کے اندر اور صحن کے فرش نئے نئے بنوائے، عمارات کا سلسلہ ابھی تک قائم ہے جو امیر شریعت نائب شیخ الاسلام نے سنبھال رکھا ہے۔ انہوں نے تو دادا باغ میں مسجد اور مزارات کی نئی اسکیم بنوائی۔ روضہ شریف دادا باغ پر مزید چار چاند لگوا دیئے ہیں بلکہ مسجد حضوری جہاں اعلیٰ حضرت پیر سیال نے کبریت احمر کی زکوٰۃ دی اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری ہوئی، وہاں مسجد حضوری بنوائی ہے۔

marfat.com

از ملفوظات خواجہ خواجگان حضرت قبلہ محمد شمس الدین صاحب سیالوی رحمۃ اللہ علیہ

کتاب المفاتیح سے درج ذیل اشعار لکھوائے۔

شد بنقشِ موجِ ما دریا عیاں آنچہ در عالم تو میخوانی منم
چوں ظہور جملہ اسماء بما است مظہر اوصاف رحمانی منم
ہر دو عالم شد بہ ہستی ماعیاں اصل ہر پیدا و پنہانی منم
نیست عالم در حقیقت جز طلسم گنج بے پایاں اگر دانی منم

فرمایا: جب سالک صفات بشری اپنی کو حق تعالیٰ کی صفات میں فنا کر دے اور حق تعالیٰ کی صفات کے ظہور کا اس پر غلبہ کرے اس کو قرب نوافل کہتے ہیں۔ اور جو کوئی اپنی ہستی کو فنا کرے یہاں تک کہ جمیع موجودات کے شعور سے بے خبر ہو جاوے بلکہ اپنے نفس سے بھی خبر نہ رکھے چنانچہ بجز ذات باری تعالیٰ کے اس کی نظر میں اور کچھ نہ رہے، اس کو قرب فرائض کہتے ہیں۔

(تحفۃ الابرار حالات خواجہ محمد شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ)

فرمودۂ اقبال مرحوم ۔

زمستانی ہوا میں گرچہ تھی شمشیر کی تیزی
نہ چھوٹے مجھ سے لندن میں بھی آداب سحر خیزی

marfat.com

فرقہ بابیہ اور مرزائیہ کے متعلق جناب شیخ الاسلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

کاذب محمد علی باب مدعی نبوت ہوا ہے۔ اس کے فرقہ کی حکومت قریباً تین سو سال ایران میں رہی۔ جس طرح مرزا قادیانی نے جہاد سے انکار کیا اسی طرح محمد علی باب نے حج سے انکار کیا۔ دراصل یہ دونوں انگریز کے اشارہ پر کھڑے ہوئے تھے تاکہ مسلمانوں کی طاقت کو جو جہاد اور حج کے موقع پر ظاہر ہوتی ہے ختم کرایا جائے۔ ان کے متعلق ایک شعر بھی مشہور ہے۔

آں ز ایران بود ایں ہندی نژاد
آں ز حج انکار کرد ایں از جہاد

یعنی وہ (محمد علی باب) ایران سے تھا اور یہ ہندوستان کی پیداوار تھی، اس نے حج سے انکار کیا اور اس نے جہاد سے انکار کر دیا۔

کتاب آئمہ تلبیس میں ان کا ذکر مفصل ہے۔ بلکہ صاحب کتاب نے تو ان تمام کذاب لوگوں کے حالات بیان کئے ہیں، جن کے متعلق نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشین گوئی فرمائی تھی کہ مجھے اپنی امت کے حق میں گمراہ کرنے والے اماموں یعنی خانہ زاد نبیوں کی طرف سے ڈر ہے۔ میری امت میں تیس کذاب ضرور ہوں گے۔ جن میں ہر ایک اس بات کا مدعی ہوگا کہ وہ خدا کا نبی ہے۔ حالانکہ میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی مبعوث نہ ہوگا۔ اصل عبارت یہ ہے:

انما اخاف علیٰ امتی الائمة المضلین و انہ' سیکون فی امتی کذابون ثلاثون کلھم یزعم انہ' نبی اللہ و انا خاتم النبین لا نبی بعدی (رواہ مسلم عن ثوبانؓ)

مرزا قادیانی کے متعلق فرمایا کہ حدیث پاک میں ہے:

لا یزال الجهاد حلوا خضرا ما امطرت السماء و انبتت

marfat.com

الارض و سينشاء نشو من قبل المشرق يقولون لا جهاد ولا رباط اولئک هم وقود النار بل رباط يوم فی سبيل الله خيرٌ من عتق الف رقبة ومن صدقة اهل الارض جميعاً۔

یعنی جہاد ہمیشہ سرسبز و شاداب رہے گا جبتک آسمان بارشیں برساتا رہے گا اور زمین سبزہ اگاتی رہے گی۔ عنقریب ایک فرقہ مشرق سے اٹھے گا جو کہیں گے اللہ کی راہ میں نہ کوئی جہاد کرنا ہے اور نہ ہی دشمن کے سامنے خیمے لگانا ہے۔ وہ لوگ آگ کا ایندھن ہوں گے۔ بلکہ ایک دن دشمن کے مقابلہ میں خیمہ لگانا ہزار گردن آزاد کرنے سے اور تمام اہل زمین کے صدقات سے بہتر ہے۔ اس سے واضح ہوا جس طرح فرقہ بابیہ جہنمی ہوئے مرزائیہ بھی جہنمی ہیں۔ جو ارکان اسلام اور احکام خداوندی میں سے کسی ایک کا بھی منکر ہو مرتد ہے۔ بحوالہ کتاب الکاویہ علی الغاویہ اور آئینہ قلبیس۔

مرزا قادیانی نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے

چھوڑ دو دوستو جہاد کا خیال
حرام ہے دین کے لئے لڑنا اور قتال
(کتاب درثمین میں ہے)

باسمہٖ سبحانہ عم احسانہ

چونکہ فرقہ لاغیہ وہابیہ صلوٰۃ اور سلام علی افضل الانبیاء صلوات اللہ علیہ وعلیہم اجمعین نہیں پڑھتے اور یہ اس فرقہ کا مابہ امتیاز ہے، لہٰذا اسی صلوٰۃ وسلام کے نہ پڑھنے والے کو علی الخصوص کہنے کے باوجود نہ پڑھنے والے کو وہابی یقین کہا جا سکتا ہے اور وہابی فرقہ اسلام سے خارج ہے جیسا کہ علمائے حرمین شریفین ادام اللہ تعالیٰ شرفہما کا فتویٰ موجود ہے کہ فرقہ نجدیہ وہابیہ دائرہ اسلام سے خارج ہے، جن کی امامت و ذبیحہ قطعاً حرام تھے۔ انکے ساتھ تعلقات از دواجی حرام ہیں۔

محمد قمر الدین غفرلہ۔

marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۳ر صفر المظفر ۱۳۹۱ء بعد از نماز مغرب بندہ بعد از طعام تفریح کے لئے دار العلوم کی طرف روانہ ہوا، حضرت غریب نواز قدس سرہ دار العلوم ہی میں جلوہ فرما تھے، وہاں حاضری دی چند علماء کرام سے مخاطب ہو کر آپ فرما رہے تھے فقیر نے نہایت توجہ سے ملفوظات سنے فرمایا ایک مرتبہ میرا مناظرہ مولوی غلام یٰسین واں بھچراں والے کے ساتھ ہوا، اس نے کہا حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو قیامت کا علم نہیں تھا۔ دلیل میں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت پیش کی اور تفسیر ابن عباس کھول کر دکھائی میں نے کہا اس کی سند دیکھو چنانچہ سند دیکھنے سے معلوم ہوا اس میں یہ رواۃ تھے۔

''عن سدی الصغیر عن الکلبی عن ابی صالح''

میں نے کہا یہ تینوں راوی وضاع اور کذاب ہیں اور تفسیر اتقان اسے دکھائی جس میں لکھا ہے کہ جس روایت میں یہ تینوں شامل ہوں وہ سلسلہ الکذب ہوگا۔ مولوی غلام یٰسین چونکہ عالم تھا تسلیم کر گیا اور کہا مجھے اس کا علم نہیں تھا۔ میں نے کہا صرف قرآن مجید ہی ہے جس کو بغیر اسناد کے ہم مانتے ہیں باقی تمام کتابوں میں یہودی روافض اور غیر مسلم لوگوں نے خلط ملط کر لیا ہے، چنانچہ ہمارے امام بخاری ہیں انہوں نے بھی اپنا ایک امام بخاری نام کا بتایا ہوا ہے۔ جس کی کتاب بھی بخاری شریف بنائی ہوئی ہے۔ ہمارے محدث ابوعیسیٰ ترمذی ہیں جنہوں نے کتاب ترمذی شریف لکھی ہے۔ ان لوگوں کا بھی ایک ابوعیسیٰ ترمذی ہے۔ ہمارے مسلک کے عبدالوہاب شعرانی نے کتاب کشف الغمہ لکھی ہے۔ انہوں نے بھی کشف الغمہ بنائی ہوئی ہے۔ ہماری ایک فقہ کی کتاب کافی ہے جو ہدایہ کی شرح ہے۔ اہل التشیع نے بھی اپنی فقہ کی کتاب کافی بنائی ہے۔

فرمایا ایک مرتبہ ہمارے ہاں کتب خانہ کے ایک کتاب پر میری نظر پڑی جس کا

marfat.com

نام محاضرۃ الابرار تھا اور مصنف کا نام پڑھا تو محی الدین ابن عربی لکھا ہوا تھا میں بہت خوش ہوا، دل میں کہا بہت بے نظیر کتاب ہاتھ لگئی ہے۔ اس کا مطالعہ شروع کر دیا۔ لیکن عبارت سے طبیعت بجائے دل لگی کے اچاٹ ہوئی اور خیال آیا ابن عربی کی اس طرح کی عبارت تو نہیں! مزید آگے پڑھنے سے معلوم ہوا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے شان اقدس میں گستاخیاں درج ہیں۔ بالآخر مصنف کی تحقیق کرنے سے پتہ چلا کہ یہ محی الدین ابن عربی عراقی ہے جو شیعہ لوگوں کا مجتہد ہے اور مسلک اہل السنّت والے محی الدین ابن عربی کی ہیں۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

فرمایا: ایک مرتبہ یحییٰ ابن معین اور امام احمد بن حنبل رحمہا اللہ تعالیٰ دونوں ایک مجلس میں اکٹھے بیٹھے تھے، ایک واعظ نے روایت بیان کی جو ان دونوں نے کبھی بیان نہیں کی تھی۔ سند میں دونوں کا نام بھی لیا وہ محض جھوٹ تھا تو انہوں نے فرمایا ہم دونوں موجود ہیں یہ صاف جھوٹ بیان کر رہا ہے۔ چنانچہ اس واعظ کو روکتے ہوئے فرمایا کہ اتنا جھوٹ ہماری موجودگی میں ہماری طرف منسوب نہ کر چونکہ وہ چالاک آدمی تھا فوراً کہنے لگا تم ہی یحییٰ ابن معین اور احمد حنبل ہو کیا تم نے ان ناموں کو اپنے لئے خدا تعالیٰ سے مخصوص کرا لیا ہے کہ اور کوئی تمہارے نام کا دنیا میں نہ ہوگا؟ اس وقت ان حضرات نے کہا کہ روایت اور اسناد کی تحقیق نہایت ضروری ہے۔

مولانا احمد بخش ضیائی جو قبلہ وکعبہ حضرت صاحب جناب شیخ الاسلام قدس سرہٗ کے ہمراہ رہتے تھے، مناظروں میں آپ کا دست راست بنے رہے۔ ثالث غریب نواز حضرت خواجہ محمد ضیاء الدین صاحب رضی اللہ عنہ سے ان کی بیعت تھی جس وجہ سے وہ ضیائی صاحب مشہور تھے۔

انہوں نے فرمایا پہلا نقصان جو اسلام کو پہنچا وہ حضرت امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت سے تھا، دوسرا نقصان حضرت امیر المؤمنین عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ کی

marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۳؍صفر المظفر ۱۳۹۱ء بعد از نماز مغرب بندہ بعد از طعام تفریح کے لئے دارالعلوم کی طرف روانہ ہوا، حضرت غریب نواز قدس سرہ دارالعلوم ہی میں جلوہ فرما تھے، وہاں حاضری دی چند علماء کرام سے مخاطب ہو کر آپ فرما رہے تھے فقیر نے نہایت توجہ سے ملفوظات سنے فرمایا ایک مرتبہ میرا مناظرہ مولوی غلام یٰسین واں بھچراں والے کے ساتھ ہوا، اس نے کہا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قیامت کا علم نہیں تھا۔ دلیل میں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت پیش کی اور تفسیر ابن عباس کھول کر دکھائی میں نے کہا اس کی سند دیکھو چنانچہ سند دیکھنے سے معلوم ہوا اس میں یہ رواۃ تھے۔

"عن سدی الصغیر عن الکلبی عن ابی صالح"

میں نے کہا یہ تینوں راوی وضاع اور کذاب ہیں اور تفسیر اتقان اسے دکھائی جس میں لکھا ہے کہ جس روایت میں یہ تینوں شامل ہوں وہ سلسلہ الکذب ہوگا۔ مولوی غلام یٰسین چونکہ عالم تھا تسلیم کر گیا اور کہا مجھے اس کا علم نہیں تھا۔ میں نے کہا صرف قرآن مجید ہی ہے جس کو بغیر اسناد کے ہم مانتے ہیں باقی تمام کتابوں میں یہودی روافض اور غیر مسلم لوگوں نے خلط ملط کر لیا ہے، چنانچہ ہمارے امام بخاری ہیں انہوں نے بھی اپنا ایک امام بخاری نام کا بتایا ہوا ہے۔ جس کی کتاب بھی بخاری شریف بنائی ہوئی ہے۔ ہمارے محدث ابوعیسیٰ ترمذی ہیں جنہوں نے کتاب ترمذی شریف لکھی ہے۔ ان لوگوں کا بھی ایک ابوعیسیٰ ترمذی ہے۔ ہمارے مسلک کے عبدالوہاب شعرانی نے کتاب کشف الغمہ لکھی ہے۔ انہوں نے بھی کشف الغمہ بنائی ہوئی ہے۔ ہماری ایک فقہ کی کتاب کافی ہے جو ہدایہ کی شرح ہے۔ اہل التشیع نے بھی اپنی فقہ کی کتاب کافی بنالی ہے۔

فرمایا ایک مرتبہ مجھے کتب خانہ میں ایک کتاب پر میری نظر پڑی جس کا

marfat.com

اور بغداد کی اینٹ سے اینٹ بجادی۔ حتیٰ کہ ابوبکر کو اس کے باپ مستعصم باللہ کے سامنے بکرے کی طرح ذبح کر دیا گیا اس کے بعد محمد بن علقمی کو بھی سخت سزا دی اور اسے کوئی انعام نہ دیا۔ (اس سے ہلاکو خان نے پوچھا تم اس خاندان کی وزارت پر کب سے مامور ہو یا متعین ہو تو ابن علقمی نے جواب دیا کہ سات پشتوں سے وزارت ہماری ہی آ رہی ہے اس پر ہلاکو خان نے کہا کہ ایسے منعم کے ساتھ تو نے اتنی غداری کی ہے تو میرے ساتھ کیا کچھ نہ کرے گا۔ لہٰذا اسے قتل کرا دیا۔ اس کے بعد مستعصم باللہ کو بے دردی سے شہید کیا گیا۔ حاملہ عورتوں کے پیٹ چاک کر کے بچے گرا دیئے گئے، نظامیہ مدرسیہ کا کتب خانہ اٹھا کر دریائے دجلہ میں پھینک دیا گیا، جس سے دریا کا پانی پورا مہینہ سیاہ ہو کر بہتا رہا، پورا مہینہ بغداد میں کوئی متنفس (سانس لینے والا) نظر نہیں آتا تھا۔ اس کے بعد جب ہلاکو خان چلا گیا تب لوگ آہستہ آہستہ باہر نکلے اور بغداد میں کچھ آبادی نظر آنے لگی۔ سلطان ٹیپو ابن حیدر علی شہید کو اس کے وزیر شیعہ مذہب صادق نے انگریزوں کے ساتھ ساز باز کر کے شہید کروایا۔ یہ تمام کتب تواریخ وسیر میں موجود ہیں اس پر اقبال مرحوم رقم طراز ہے ۔

جعفر از بنگال و صادق از دکن
ننگ قوم و ننگ دیں ننگ وطن

جعفر بنگالی بنگال کے بادشاہ کا وزیر شیعہ تھا۔ سلطان ٹیپو نے شاہ بنگال کے ساتھ بات چیت کی کہ ہم آپس میں رشتے کر لیں۔ جعفر نے انکار کر دیا کہ یہ آپس میں مل کر طاقتور ہو جائیں گے۔ انگریز ان کا مقابلہ نہ کر سکیں گے، چنانچہ جعفر نے غداری کر کے اسلامی بادشاہوں کو نہ ملنے دیا بلکہ صادق کیساتھ ساز باز کر کے انگریزوں کے ذریعہ سلطان ٹیپو کو شہید کرا کر اسلامی حکومت کو انگریزی حکومت سے تبدیل کروا دیا۔ ان ہی شیعہ لوگوں کی غداری کا نتیجہ تھا کہ پورا سو سال انگریز یہاں ہندوستان پر مسلط رہے۔

اب بھی یہی لوگ بنے بنائے پاکستان کو تباہی میں لا رہے ہیں۔ دیکھیں سکندر

marfat.com

شہادت سے ہوا، تیسرا نقصان امیر المومنین حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی شہادت ہے۔ ان تمام شہادتوں کے اسباب یہودی لوگ اور ان کی سازشیں تھیں اور وہی یہودی لوگ شیعہ ہیں۔ رجال کشی میں ہے:

اِنَّ عَبْدَاللهِ ابن سَبَا كَانَ يَهُوْدِيًّا فَاَسْلَمَ وَوَالَ عَلِيًّا وَ كَانَ يَغْلُوْ بِهٖ كَمَا كَانَ يَغْلُوْ فِيْ يُوْشَعُ ابن نون۔

اور اسی عبداللہ ابن سبا کے فتنوں اور سازشوں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان مناقشات و مجادلہ کے کہرام مچائے۔ جلیل القدر ہستیوں کی خونریزیاں ہوئیں نہ صرف اس زمانہ میں بلکہ آج تک اسلام کو جہاں جہاں نقصانات پہنچتے آ رہے ہیں ان یہودی شیعہ لوگوں کی خبیث حرکات ہیں۔ منافقت ان لوگوں میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ ان کا پہلا سردار عبداللہ ابن ابی ابن سلول ہے جسے رأس المنافقین کہا جاتا ہے جس کی اتباع آج تک شیطانی منافق لوگ کرتے چلے آ رہے ہیں۔ بظاہر اگرچہ اسلام کے مدعی ہیں لیکن دراصل اسلام کے دشمن ہیں۔ تاریخ کے اوراق الٹ کر دیکھا جائے تو مسلمانوں کو نقصان ان لوگوں سے زیادہ پہنچے جو یہودی نصرانی وغیرہ ظاہراً دشمن رہے۔ وہ نقصان نہ پہنچا سکے جتنا قدر کہ اسلام کا لباس پہن کر منافق لوگوں نے پہنچایا، شیعہ ہوں یا نجدی وہابی وغیرہ۔

بغداد میں خلافت عباسیہ کی تباہی کا سبب یہی شیعہ لوگ ہیں، محمد ابن علقمی مستعصم باللہ عباسی کا وزیر تھا جس نے ہلاکو خان کو بذریعہ نصیر طوسی رافضی پیغام بھیج کر بغداد پر چڑھائی کروائی اور جب خلیفہ مستعصم باللہ عباسی کے بیٹے ابوبکر نے بغداد کے عوام کو اکٹھا کر کے مدافعت کی تو ہلاکو خاں کے دانت کھٹے کر دیئے جس پر ہلاکو خان نے محمد ابن علقمی کو کہلا بھیجا کہ تو نے میرے ساتھ دھوکہ کیا ہے۔ اس نے جواب دے بھیجا کہ یہ ڈوبتے ہوئے سورج کی آخری کرن تھی آپ صبح کو پھر حملہ آور ہوں، راتوں رات اپنا عملہ لگا کر دریائے دجلہ کے بند توڑ دیئے، پانی بغداد میں داخل ہو گیا، ادھر سے ہلاکو خان نے حملہ کر دیا

marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کی جماعت اسلامی یعنی مودودی کے چند متبعین اور پیپلز پارٹی کے چند افراد نے ایک عہد تحکیم پر دستخط کر دیئے اور شیخ الاسلام والمسلمین سجادہ نشین صاحب سیال شریف کے پاس مودودی صاحب کی کتاب تفہیمات لائے کہ اسے معائنہ فرما کر جو فیصلہ مودودی صاحب کے متعلق آپ فرمائیں گے سب کو منظور ہوگا۔ سیال شریف حاضر ہوکر درج ذیل فیصلہ حاصل کیا۔

السائل وکیل (ایڈوکیٹ) حمید اللہ خان صاحب نیازی چک نمبر ۵۶۷ گ ب ڈاک خانہ خاص تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد۔ ۸؍صفر المظفر ۱۳۹۳ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ' و نصلی علیٰ رسولہ الکریم۔

تمام تر اعتقادیات وعبادات اور معاملات کتاب وسنت کے مطابق ہونے کا نام اسلام ہے اور اگر کتاب سنت کے مخالف کوئی نظریہ ہے تو وہ کفر صریح ہے۔ ایک معاصر مولانا کی کتاب ''تفہیمات'' مطالعہ کرنے کا اتفاق ہوا جس میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی کہ کتاب وسنت کے مخالف نظریہ رکھنے کے باوجود آدمی نہ صرف مسلمان بلکہ مجتہد فی الاسلام ہونے کا مرتبہ حاصل کر سکتا ہے۔ اس کتاب کے صفحہ ۳۲۴ سے تا آخر کتاب کا مطالعہ کرنے والا کوئی منصف مزاج انسان اس فیصلہ کرنے میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں دیکھتا کہ اس کتاب کی غرضِ تصنیف کسی بہت بڑے دعویٰ کی تمہید قائم کرنے اور اس دعویٰ کا راستہ ہموار کرنے پر مبنی ہے۔ کہیں صراحۃً اور کہیں کنایۃً لطائف الحیل کے ساتھ یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ اسلام روایات اور احادیث کے برعکس ہی چلنے کا نام ہے، کسی

marfat.com

مرزا صدر پاکستان بنا تو ایران کے ساتھ الحاق کرنے کی کوشش کی اور یہ کوشش تھی کہ حج کرنے کی بجائے تمام کربلا معلٰی ہی میں جائیں تو عین موقع پر جنرل ایوب خان نے زمام ملک سنبھال لی اور دس سال تک مارشل لاء کی صورت میں ملک سنبھالا پھر یحیٰی خان سکندر مرزا کی طرح ملک پر صدر بنایا گیا تو اس نے مشرقی پاکستان تمام کا تمام دے دیا نہ صرف ملک بلکہ ایک لاکھ فوج اور ہزاروں بچوں عورتوں پر مظالم کا سبب بنا یہ تمام اسی قوم کے افراد خاص تھے۔

۱۹۷۱ء الیکشن کے موقع پر حکومت کے چند افسران حاضر ہوئے ان میں محکمہ پولیس کے بھی دو آدمی تھے قبلہ شیخ الاسلام رضی اللہ عنہ چند سوالات کے جواب حاصل کیے جن میں سے آپ نے یہ بھی فرمایا صدر یحیٰی نالائق ہے۔ نہایت ہی نالائق الخ۔ اس سے کئی مہینے بعد اس کی نالائقی جنگ کے موقع پر ظاہر ہوگئی کہ اس نے تقریباً لاکھ کی تعداد میں مسلح مسلم افواج کو ہندو کفار کے سامنے ہتھیار ڈال دینے کا حکم دے کر تمام مسلمانوں کی طرف سے لعنت و نفرین کا طوق پہنا ہے۔ عند اللہ و عند الناس سے مردود ہوا۔ ۱۹۷۱-۱۲-۲۹

بروز گار سلامت شکستگاں دریاب
کہ جبر خاطر مسکین بلا بگرداند
چوں سائلے از تو بزاری طلب کند چیزے
بدہ وگر نہ ستمگر بزور بستاند

یعنی کسی شخص کے لئے یہ جائز ہی نہیں کہ ہمارے قول پر فتویٰ دے جب تک یہ معلوم نہ کر لے کہ ہم نے کس روایت اور حدیث سے یہ قول کیا ہے۔

امام زفر کا قول ہے کہ:

انما ناخذ بالرأی مال نجد الاثر فاذا جاء الاثر ترکنا الرأی و اخذنا بالأثر

یعنی ہم اس وقت اپنی رائے اور قیاس کرتے ہیں جس وقت ہمیں حدیث نہ ملے اور جب حدیث مل جاتی ہے تو ہم اپنی رائے کو چھوڑ دیتے ہیں اور حدیث پر عمل کرتے ہیں۔

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

انما انا بشر اخطی و اصیب فانظروا فی رأبی فکلما وافق الکتاب والسنة فخذوہ و کلما لم یوافق الکتاب والسنة فاترکوہ

یعنی میں انسان ہی ہوں خطا اور صواب دونوں مجھ سے سرزد ہو سکتے ہیں پس میرے قیاس اور رائے کو خود دیکھ لیا کرو پس اگر میری رائے قرآن و حدیث کے مطابق ہو تو اس کو قابل عمل سمجھ لو اور جو بھی میری رائے اور قیاس قرآن و حدیث کے مطابق نہ ہو اس کو چھوڑ دیا کرو۔

امام شافعی علیہ الرحمۃ کا بیان ہے:

اذا صح الحدیث فاضربوا یقولی الحائط

یعنی جب کوئی حدیث صحیح مل جائے تو میرے قول کو دیوار پر پھینک دو۔

اور فرماتے ہیں:

marfat.com

صحیح کو رد کر دینے کے باوجود صرف صدری علم اور باطنی روشنی سے مسلک صحیح نکال سکتا ہے۔ حدیث پر اعتماد کرنے والا غلطی پر ہے۔ صحیح احادیث کو رد کر دینے پر بھی باطنی روشنی حاصل کر سکتا ہے اور یہ باطنی فیوض پا سکتا ہے۔'' اس کا صاف مطلب یہ ہوا کہ کوئی شخص کسی امر کا دعویٰ کرے جو خلاف کتاب وسنت ہے تو علماء کرام کی پکڑ دھکڑ سے بال بال بچ جائے۔ کیونکہ علماء دین تو غریب کتاب وسنت ہی پیش کریں گے تو اس چیز کا اس کو کوئی خوف وخطر نہیں ہو سکتا۔ اس کا صرف یہی جواب کافی ہے کہ میرے صدری علوم اور باطنی روشنی اور اسلام کی مزاج شناسی میرے لئے کافی ہے۔ مثلاً لاہور میں بیٹھ کر مہدیت کا دعویٰ کرنے والا صرف اپنی باطنی روشنی اور صدری علوم اور اسلام کی مزاج شناسی کی بنا پر اپنے دعویٰ میں سچا ہو سکتا ہے۔ اس کے بالمقابل آپ روایات اور احادیث صحاح سے علامات مہدی سو دفعہ پیش کریں تو اس کی مہدیت کا دعویٰ جوں کا توں غیر متزلزل ہے اپنی اسی تمہید میں مصنف ''تفہیمات'' اپنی ناخدا ترسی کا یوں مظاہرہ کرتا ہے کہ ائمہ مجتہدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے بھی (معاذ اللہ) صحیح الاسناد روایات اور احادیث کی مخالفت کی ہے۔ اگرچہ جسارت اور یہ جرأت احادیث اور فقہ سے سخت بے خبری اور مکمل جہالت کا ثمرہ ہے جس کے جواب میں ایسے مولانا کو چیلنج کرتا ہوں کہ حضرت سیدنا امامنا الامام الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کوئی قول خلاف حدیث صحیح ثابت کریں جس کو ہرگز ہرگز ثابت نہ کرسکیں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔ تعجب کی حد ہو جاتی ہے کہ یہی مولانا اس کتاب کے ان ہی صفحات میں ائمہ مجتہدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی تصریحات لکھتے ہیں، ملاحظہ فرما دیں۔ ص ۳۲۶ از سطر نمبر ۱۲۔ انہوں نے (ائمہ مجتہدین) ہمیشہ اپنے متبعین کو ہدایت کی ہے کہ ہم پر بالکل اعتماد نہ کر یو خود بھی تحقیق کرتے رہو اور جب کوئی سنت ہمارے قول کے خلاف ثابت ہو جائے تو ہمارے قول کو رد کر کے سنت کی پیروی کرو اور امام ابو یوسف فرماتے ہیں:

لا یحل لأحد ان یقول مقالتنا حتی یعلم من این قلنا۔

marfat.com

نقل مطابق اصل با مہر شریف

مکتوب شریف

(حضرت قبلہ خواجہ عطاء اللہ صاحب مدظلہ العالی سجادہ نشین تونسہ شریف)

مخلصی صاجزادہ حمیدالدین صاحب!

السلام علیکم!

حضرت صاحب علیہ الرحمۃ کے وصال کا جتنا صدمہ دکھ مجھے ہوا ہے شاید ہی کسی اور کو ہوا ہو کیونکہ سلسلہ چشتیہ کا پرنور ستارہ میرا ہمدرد غمگسار آنکھوں سے اوجھل ہو گیا ہے۔ اس کی مغفرت بلاشک وشبہ روشن ہے۔ اس سانحہ کے بعد خالی بنگلہ میں آ کر نہ بیٹھنے کی تاب ہے نہ حوصلہ ہے، ان کی موت سے میں آج اپنے آپ کو دنیا میں تنہا محسوس کر رہا ہوں۔ میرا رواں رواں آپ کے غم میں برابر کا شریک ہے۔ آج سلسلہ چشتیہ ایسی شخصیت سے محروم ہوا ہے جس پر سلسلہ کو ناز تھا اور یہ کمی کبھی بھی پوری نہیں ہو سکتی۔ میری طرف سے اہل خاندان کو تعزیت کر دینا۔ دعا گو ہوں اللہ تعالیٰ آپ کو صبر جمیل عطا فرمادے اور آپ کے بچوں کی عمر دراز فرمادے۔ آمین ثم آمین۔

دعا گو

خواجہ عطاء اللہ

marfat.com

لا قول لاحد مع سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
یعنی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کے ہوتے ہوئے کسی شخص کا
قول ناقابل اعتماد ہے۔

اب ان حضرات پر یہ اتہام کہ وہ صحیح روایات پر عمل نہ کرتے تھے اور ان کو چھوڑ دیتے تھے کس قدر جسارت اور کس قدر جرأت ہے۔

امام غزالی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

کل باطن یخالف الظاهر فهو باطل
یعنی ہر وہ باطن جو ظاہر روایات کے خلاف ہو تو وہ باطل ہے۔

درحقیقت مدعیان مزاج شناسی اسلام اور علمبرداران باطنی روشنی جو کتاب و سنت کے مخالف پیدا ہوئے جن کا نام فرقہ باطنیہ ہے یہ مولانا ان ہی کے ڈگر پر چل کر امت مسلمہ کو گمراہی کی طرف بلا رہے ہیں۔

اللھم ارنا الحق حقاً وارزقنا اتباعه و ارنا الباطل باطلاً
وارزقنا اجتنابه۔ آمین

بحرمة سیدالمرسلین صلی اللہ علیہ وآله و صحبه وسلم

فقیر محمد قمرالدین سجادہ نشین سیال شریف۔ ۸ رصفر المظفر ۱۳۹۳ھ۔

marfat.com

میں پیر طریقت، رہبر شریعت، حضرت پیر محمد فاروق رحمانی (رحمۃ اللہ علیہ) کی خدمت میں حاضر ہوا اور سارا ماجرا عرض کیا، حضرت صاحب نے حاجی تار محمد صاحب سے معلومات حاصل کیں۔ تفتیش و تحقیق کے بعد جب یہ واضح ہو گیا کہ واقعی حاجی تار محمد خوش بخت ہے کہ سرورِ کائنات ﷺ کا موئے مبارک اس کے گھر برکتیں اور رحمتیں بانٹ رہا ہے تو ایک روز حضرت پیر محمد فاروق صاحب رحمانی، اپنے نامور خلفاء فیاض الحسن رحمانی، ظہیر الحسن رحمانی، حاجی عبدالغفور رحمانی (حال صدر انجمن قمرالاسلام سلیمانیہ) وغیرہ کے ہمراہ کاروں کے جلوس میں حاجی تار محمد کے گھر صدر تشریف لے گئے۔ میں اس قافلے میں شریک تھا۔ عظیم الشان محفل میلاد کا انعقاد ہوا۔ انتہائی ادب و احترام سے یہ قافلہ اس نعمت عظمیٰ کو لے کر سوئے پنجاب کالونی روانہ ہوا۔ حضرت پیر محمد فاروق صاحب رحمانی اپنے سر پر رکھ کر یہ نعمت ''قمرالاسلام'' لائے اور درود وسلام کے دلنواز ترانوں کی گونج میں یہ عظیم المرتبت دولت مجھے عطا فرما گئے۔

میں اپنے بختوں پر نازاں اور اپنے نصیبوں پر شاداں تھا کہ اسی اثناء میں میرے شیخ کریم، پیر سیال لجپال خواجہ محمد قمرالدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے برادر حقیقی فخر الملت خواجہ غلام فخر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کراچی تشریف لائے۔ موئے مبارک کا ذکر ہوا۔ فرمانے لگے: اگر یہ نعمت آستانہ عالیہ سیال شریف کو مل جائے تو بڑا لطف آئے۔ میں نے عرض کیا:

> ''یہ سب پیر سیال غریب نواز کی نگاہ لطف و کرم کا صدقہ ہے۔ یہ نعمت اور سعادت بھی انہی کے تصدق سے ملی ہے آپ تشریف لے آئیں اور یہ تقدس بھری امانت لے جائیں۔''

شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کو جیسے ہی یہ فرحت بخش اور مسرت آمیز خبر پہنچی، آپ نے رخت سفر باندھا تونسہ شریف حاضری دی، جمعۃ المبارک کی نماز ادا کی اور اپنے عقیدت مندوں کے ہمراہ بذریعہ چناب ایکسپریس کراچی تشریف لائے۔ زندہ دلانِ عروس البلاد اور غلامانِ

marfat.com

موئے مبارک کے حصول کی سعادت

دارالعلوم قمرالاسلام سلیمانیہ کراچی کے ابتدائی دور میں حاجی تار محمد صاحب ایک نیک دل اور مخلص معاون کے طور پر یہاں آیا کرتے اور حسب استطاعت تعاون فرماتے۔ وہ کراچی کے معروف علاقے ''صدر'' میں رہائش پذیر تھے۔میمن برادری سے ان کا تعلق تھا اور انہی کی طرح تجارت پیشہ تھے۔خوش قسمتی سے ان کے گھر سرور کونین، امام القبلتین، نبی الثقلین، حبیب رب المشرقین والمغربین احمد مجتبیٰ، محمد مصطفیٰ ﷺ کا ایک موئے مبارک اپنی تمام تر صداقتوں، عظمتوں، برکتوں، رحمتوں اور رفعتوں کے ساتھ موجود تھا۔ عالی بخت حاجی تار محمد، عروس البلاد کراچی کی سب سے بڑی مسجد ''میمن مسجد بولٹن مارکیٹ'' میں ہر سال غلامانِ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کو اس مقدس بال مبارک کی زیارت کراتا ایک روز اسے خیال آیا میں اب ضعیف و ناتواں ہو گیا ہوں ایک روز یہ بے وفا دنیا چھوڑ دینی ہے۔ میری اولاد اس لائق نہیں کہ یہ اس عظیم المرتبت نعمت کی شایان شان قدر کر سکے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ میرے چلے جانے کے بعد میری اولاد کسی بے پرواہی، کسی بے ادبی، کسی بے رغبتی، کسی بے مروتی اور کسی بے قدری کا شکار ہو جائے اور ہم ساری نیکیاں ضائع کر بیٹھیں، چنانچہ وہ یہاں ''قمرالاسلام'' آیا اور کہنے لگا:

> ''ہمدانی شاہ صاحب! میرے پاس ایک بے مثال اور لازوال نعمت ہے، میرے گھر میں موئے مبارک ہے۔ میں بوڑھا ہو گیا ہوں، میری اولاد اس قابل نہیں کہ وہ اس نعمت کی قدر کر پائے۔ میں یہ مقدس امانت آپ کے سپرد کرتا ہوں۔ آپ اپنے دارالعلوم میں اسے ادب واحترام سے رکھ لیں اور موقع بموقع عقیدت مندوں کو اس کی زیارت سے مشرف کریں۔''

marfat.com

پیر سیال کا ایک سفر

۹ رمضان المبارک ۱۳۸۶ھ کا دن ختم ہوا، دس تاریخ کی شب، شب جمعہ تھی۔ آستانہ عالیہ سیال شریف پر زائرین کثرت سے آئے ہوئے تھے۔ خاص کر جناب شیخ الاسلام والمسلمین مدظلہ العالی کے مونس ڈاکٹر تسخیر احمد صاحب و دیگر صاحبان جو آپ کے ساتھ کراچی کا عزم بالجزم رکھتے تھے حاضر ہو گئے۔ صبح سویرے سیال شریف روانگی کا پروگرام بنایا کہ آستانہ اقدس تونسہ شریف جمعہ ادا کیا جائے گا چنانچہ سامان کی تیاری وغیرہ کا حکم دے دیا گیا۔ جن زائرین نے آپ کی روانگی کا سنا مرجھا گئے کہ ہم تو یہاں آپ کی محبت وشوق لے کر حاضر ہوئے ہیں، لیکن آپ صبح سویرے جمعہ ادا کرنے سے پہلے ہماری آنکھوں سے غائب ہوں گے اور ساتھ ہی جب یہ سنتے کہ آپ تو کراچی سے دولت عظمیٰ لے کر آئیں گے اور وہ نعمت اعلیٰ کہ جس کے لئے آسمان و زمیں و کائنات ارضی و سماوی ترستے ہیں تو یہ سن کر ان کے دل مطمئن ہو گئے۔ بہرکیف صبح سحری کا کھانا تناول فرمایا اور غلامان خاص کو حکم دیا کہ تیاری کریں چنانچہ سامان کی تیاری بھی جاری رہی اور باہر سے آنے والے عشاق کے لئے دلنواز دعائیں بھی جاری رہیں۔ عجیب دلکش منظر تھا صبح سویرے اذان کا وقت ہونے والا ہے۔ روزہ دار سب لوگ جاگ کر روزہ رکھ چکے کچھ رکھ رہے ہیں۔ آپ کے پروانے آپ کے پاس موجود ہیں۔ تونسہ شریف کی تیاری ہو رہی ہے۔

بعض لوگ اندر داخل ہوتے ہیں بعض باہر آتے آپ خوشی میں ہیں۔ بہترین اور عجیب عجیب ملفوظات فرما رہے ہیں، دل چاہتا ہے کہ ہمیشہ ایسی حالت، ایسی فضا، ایسا منظر اور ایسی ہی خوش نصیبی رہے۔

marfat.com

پیر سیال نے کراچی کینٹ ریلوے اسٹیشن پر والہانہ استقبال کیا اور ایک روز حسب پروگرام موئے مبارک کے لئے یہاں ''قمرالاسلام'' رونق افروز ہوئے۔ میری آنکھوں کو آج بھی وہ منظر حسین یاد ہے جب میرے شیخ کریم شیخ الاسلام والمسلمین حضرت خواجہ محمد قمرالدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے مریدین کے جلو میں تشریف لائے۔ دارالعلوم قمرالاسلام سلیمانیہ سے بہت دور جوتے اتار دیئے۔ عجز و انکسار کا پیکر بنے برہنہ پاؤں دارالعلوم میں داخل ہوئے۔ اس متبرک مقام پر تشریف لے گئے جہاں موئے مبارک اپنی تمام تر برکتوں اور نورانی کرنوں کے ساتھ موجود تھا۔ اپنے سر سے ٹوپی اتاری، میرے سر پر رکھی اور فرمایا میرے آقا کا مقدس بال مبارک میرے ننگے سر پر رکھیں تاکہ براہ راست برکتیں اور رحمتیں حاصل کرسکوں۔ لبوں پر درود وسلام کے زمزمے، دل میں عشق ومحبت کے جذبے، فضاؤں میں درود وصلوٰۃ کے ترانے اور ایسے حسین سمے میں پہلے آپ نے خود زیارت کی۔ پھر بیقرار مریدین کو یہ شرف بخشا اور مجھے یوں لگا میرے کریم شیخ اس نعمت، اس دولت، اس ثروت کے حصول پر بے حد مسرور ہیں۔ یہ داستان شوق، دارالعلوم ضیاء شمس الاسلام سیال شریف سرگودھا کے مفتی اور حضرت صاحب کے مرید خاص مولانا قاری غلام احمد سیالوی مدظلہ العالی (مؤلف انوار قمریہ) نے ''سفرنامہ'' کے طور پر اس وقت قلمبند کی تھی۔ اس کا ایک نسخہ مجھے آستانہ عالیہ سیال شریف سے مل گیا۔ چنانچہ غلامان پیر سیال کے ذوق مطالعہ کے لئے ہم یہ سفرنامہ ''سفر عقیدت'' کے عنان سے شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

والسلام مع الاکرام

سید ابوالحسن شاہ منظور ہمدانی

بانی و ناظم اعلیٰ

دارالعلوم قمرالاسلام سلیمانیہ، پنجاب کالونی کراچی۔۶

marfat.com

صاحب کے گلے میں ڈال دیتے اور اورنگ آباد شریف والے پیرزادہ صاحب کو متوجہ ہو کر فرماتے آپ منظور فرمائیں انہیں پیش کر دیتے۔ خواجہ فخر الدین صاحب و دیگر احباب بھی آپ کے اردگرد ایسے نظر آ رہے تھے جیسے چاند کے ساتھ ستارے ہوتے ہیں۔ بہت چہل پہل اور شاہانہ انداز میں آپ کی کراچی میں آمد ہوئی۔ قابل ذکر بات یہ بھی ہے کہ جب پیرزادہ اورنگ آباد والوں سے ملاقات ہوئی تو ایک دوسرے کی تعظیم کے لئے ہر دو کوشاں رہے۔ پیر سیال نہایت ہی مؤدبانہ لحاظ سے اور پیرزادہ صاحب بھی مؤدبانہ انداز میں ملے۔ لیکن عجز و انکساری پیر سیال کی ذات نے اس طرح کی جس طرح مرید اپنے شیخ کے لئے کرتا ہے۔ باوجود شیخ الاسلام ہونے کی حیثیت سے پھر بھی اس درجہ کی تواضع موجودہ زمانہ میں معدوم ہے اور یقیناً معدوم۔ ہار پیرزادہ صاحب کے گلے میں آپ نے ڈالے بہرحال جب روانہ ہوئے تو نعروں سے اسٹیشن گونج اٹھا، آسمان سے باتیں کرنے والے نعرے اور ماہ و پروین تک گرنج دآواز کو پہنچانے والے نعرے نعرہ تکبیر، نعرہ رسالت، بے انتہا ولا تعداد شروع تھے۔ کبھی شیخ الاسلام زندہ باد، کبھی پیر پٹھان زندہ باد، کبھی اورنگ آباد زندہ باد، کبھی پیر سیال زندہ باد، اسلام زندہ باد، پاکستان زندہ باد۔ ان کے علاوہ ہر شخص اپنی محبت کے اظہار میں پسندیدہ اور دل لبھانے والے نعروں کا ذکر کرتا رہا۔

اسٹیشن سے نیچے اتر کر تھوڑی دور پہنچے ہی تھے کہ آپ کے انتظار میں موٹریں لئے ہوئے خدام موجود تھے۔ موٹروں میں سوار ہوئے تو موٹر کاروں کی لائنیں بن گئیں۔ ترتیب وار موٹریں کھڑی تھیں، لیکن موٹر میں سوار ہونے سے پہلے دارالعلوم قمرالاسلام سلیمانیہ کے طلباء استقبال کے لئے صف میں کھڑے تھے، نہایت والہانہ اور مؤدبانہ انداز میں انہوں نے استقبال کیا اور نعرہ جات لگائے آپ ان کے لئے دعائیں فرماتے اور نعروں کا جواب دیتے ہوئے موٹر میں سوار ہوئے۔ پہلی کار میں آپ خود تشریف فرما ہوئے، دوسری میں خواجہ فخر الدین صاحب آپ کے حقیقی برادر اور ڈاکٹر صاحب تیسری کار میں۔ مولوی جمال

marfat.com

جناب شیخ الاسلام والمسلمین کی روانگی کراچی

۱۰؍ رمضان المبارک ۱۳۸۶ھ بروز جمعہ نماز فجر بہت سویرے اذان کے متصل تھوڑی دیر بعد باجماعت پڑھی گئی۔ آپ اذان سے پہلے روضہ شریف حاضری کے لئے تشریف لائے جب اذان ہوئی آپ روضہ شریف ہی میں رہے بعد میں نماز مسجد میں باجماعت ادا فرما کر سیال شریف سے تونسہ شریف کی حاضری کا قصد فرمایا چونکہ پروگرام پہلے بنا چکے تھے کہ ہفتہ کو پچھلے وقت ملتان سے ریل گاڑی پر سوار ہونا ہے اس لئے جمعہ پڑھنے کے لئے تونسہ شریف روانہ ہوئے۔ تونسہ شریف آپ نے جمعہ مبارک جو کہ رمضان شریف کا دوسرا جمعہ تھا ادا فرمایا اور دوسرے روز ہفتہ کو آپ ملتان سے ریل گاڑی پر سوار ہو کر کراچی تشریف لے گئے۔ چناب ایکسپریس پر آپ کا قافلہ تھا اس لئے اس گاڑی کا انتظار اہلیان کراچی کر رہے تھے کیونکہ آپ کی کراچی میں آمد وہاں کے پیر بھائی پہلے سن چکے تھے اور تمام کراچی میں ایک خوشی کی لہر دوڑ چکی تھی کہ جناب شیخ الاسلام والمسلمین سجادہ نشین صاحب سیال شریف قدم رنجہ فرما ہوں گے۔ چنانچہ بے انتہا اور لاتعداد مسلمان آپ کے استقبال کے لئے کراچی اسٹیشن چھاؤنی پر صبح ساڑھے آٹھ بجے موجود تھے۔ جب گاڑی اسٹیشن پر پہنچی تو جدھر دیکھتے مسلمان اپنے ہاتھوں میں ہار لے کر کھڑے ہیں اور ہر ایک کی استدعا ہے کہ پیر سیال غریب نواز کے گلے میں ہار میرا مشرف ہو اور خود پیش کروں۔ جب لوگوں کو معلوم ہوا کہ آپ فلاں ڈبہ میں ہیں تو اسی ڈبہ کے دروازہ پر دوڑ کر جمع ہو گئے۔ چونکہ خواجگان چشتیاں میں سے اورنگ آباد والے پیرزادہ صاحب بھی موجود تھے اس لئے اس مجمع کو چار چاند لگ گئے۔ رونق اتنی بڑھی کہ بیان کرنے سے زبان وقلم قاصر ہیں۔ پیر سیال کو گاڑی سے اترنے میں دیر ہو گئی کیونکہ کثرت ہجوم کی وجہ سے بہت نرم رفتار اور ٹھہر ٹھہر کر تشریف لائے۔ کافی لوگ ہار لے کر دوڑے جب آپ کو ہار لگاتا آپ ڈاکٹر تسخیر احمد

marfat.com

نوجوان نے ایک سمندری کشتی جو کہ بچوں کی خوشی کے لئے ہوتی ہے پیش کی اس کی ہر سائیڈ پر آستانہ عالیہ سیال شریف کا مقدس نام تحریر تھا۔ حضور نے پوچھا ابھی لکھا ہے یا پہلے کا لکھا ہوا ہے تو اس نے جواب دیا کہ آپ کے تالاب کے لئے بنوائی ہے اور پیش کی ہے، منظور فرماویں۔ سیال شریف کے تالاب میں نہایت اچھے اور پرلطف انداز سے یہ تیرے گی۔

کراچی کے باشندگان ملازمان فوج نے عرض کیا کہ فلاں جنگی جہاز جنگ کے موقع پر کامیاب رہا ہے اور بالکل محفوظ رہا اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا کیونکہ ایک موقع پر آپ کا قدم مبارک اسی جہاز پر متمکن ہوا تھا اسی لئے برکت کی وجہ سے نقصان سے محفوظ رہا ہے۔ آپ نے کسرنفسی کے طور پر فرمایا کہ کسی بزرگ کا قدم اس جہاز پر پڑا ہوگا میری طرف منسوب نہ کرو۔ ان لوگوں نے عرض کی غریب نواز دوسرے تمام جہاز نقصان ہو گئے۔ پانی کی لپیٹ میں آ گئے لیکن صرف اسی کا محفوظ رہنا آنحضور کی کرامت و بزرگی ہے۔ اس جہاز والوں کو طرح طرح کے تمغات اور انعامات حاصل ہوئے۔ آپ نے فرمایا مجھے تو تمغہ کوئی نہیں ملا۔ بس ایک عقیدت بڑا تمغہ اور بڑی شئے ہے۔ یہی نصیب ہو تو اور کسی چیز کی ضرورت نہیں۔ سبحان اللہ آپ کی توجہ کس طرح اور تعلیم کیسی ہے۔

بعد ازاں لوگوں نے آپ سے پوچھا کہ آپ کراچی میں تشریف لائے کراچی کو چار چاند لگ گئے۔ ہم تمام شہر والے بانصیب اور بہرہ ور ہوئے۔ الحمدللہ ایسی خوشی ہمیشہ نصیب نہیں ہوتی۔ ہمیں تو آپ نے سرفراز فرمایا لیکن آپ کس ارادہ اور مقصد سے قدم رنجہ فرما ہوئے جواباً فرمایا کہ صرف محبوب کبریا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کی زلفِ اطہر حاصل کرنے کی خاطر آیا ہوں اور کوئی مقصد نہیں۔ یہ سعادت و دولت نصیب ہو جائے تو ہزاروں خوشیاں اس پر قربان۔ محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل بے شمار ہیں بیان سے باہر ہیں۔ فرمایا چھوٹی عمر میں میری آنکھ خراب ہوگئی بہت علاج کرایا فرق نہ آیا اور شفا حاصل نہ ہوئی تو ایک رات اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل وکرم سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی

marfat.com

الدین صاحب مرولہ شریف والے اور مولانا منتخب الحق قادری، اسی طرح آپ کے دیگر خدام اور اہالیان قافلہ موٹروں میں مع سامان کے سوار ہو کر یکے بعد دیگرے ترتیب کی صورت میں موٹر میں روانہ ہوئے۔ موٹروں کی صف اور قطار ایک شاہانہ انداز میں شہر کراچی کے بازار سے ہوتی ہوئیں محمد علی سوسائٹی فاطمہ جناح روڈ پر یہ عظیم الشان جلوس چلا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کراچی میں اس شان وشوکت کا شاید یہ پہلا ہی جلوس ہوگا جو اتنی شاہانہ صورت اور زیب و زینت حاصل کر رہا ہے۔ حالانکہ اتنے بڑے تاریخی شہر میں ہزاروں جلوس ہوتے رہے لیکن اس جلوس کی رنگینی نہایت ہی اعلیٰ پیمانہ پر رہی اور کیوں نہ ہو جب شیخ الاسلام والمسلمین کی ہستی بذات خود اس جلوس کا قائداعظم ہو تو شک کی گنجائش ہی نہیں ہو سکتی۔ بہرحال بنگلہ نمبر ۲۲ المحبوب کوٹھی حاجی احمد بخش صاحب کے نصیب جاگ اٹھے یہ سعادت انہیں نصیب ہوئی کہ پیر سیال وہاں تشریف فرما ہوئے۔

اس کوٹھی کے دیکھتے ہی آپ نے خوشی کا اظہار فرمایا اور استفسار فرمایا کہ کتنا روپیہ اس پر صرف ہوا ہے؟ پراچہ صاحب نے جواباً عرض کیا غریب نواز تقریباً پونے دو لاکھ روپیہ صرف ہوا لیکن یہ تمام خرچ آج مشرف باثمر ہوا۔ شیخ الاسلام والمسلمین کا قدم مبارک جب اس بنگلہ وکوٹھی میں پہنچا تو اسے چار چاند لگ گئے۔ اس کی زینت دوبالا بلکہ خیالات سے اعلیٰ ہوگئی۔ وہاں کا محفل خانہ جو کہ بڑا کمرہ تھا اس میں آپ نے قیام فرمایا۔ حضور غریب نواز مدظلہ العالی نے جناب پیرزادہ صاحب اورنگ آباد شریف والوں کو صدارت پر متمکن فرمایا اور آپ ان کے ہمراہ جلوہ گر ہوئے۔ بارگاہ ایزدی میں دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتے تو پیرزادہ صاحب سے دعا کراتے آپ آمین کہنے والوں میں شامل ہوتے لیکن آپ کے علم اور تقویٰ کا یہ عالم تھا کہ وجاہت، نظافت اتقاء کے آثار بحیثیت شیخ اعلیٰ ہونے کے آپ کے چہرۂ انور سے نمایاں تھے۔ یقینی طور پر ہر چھوٹا بڑا سمجھ لیتا کہ آپ کے صدقہ دعاؤں کی تکمیل و مقبولیت ضروری ہے۔ تھوڑی دیر بعد آپ نے اخبار منگوائے۔ مطالعہ فرمایا، ایک

marfat.com

کر چکا ہے اور قیامت تک دنیا کو منور و روشن کرنے والے علماء فارغ التحصیل کرتا رہے گا۔
یہ ایک حقیقی واقعہ اور من وعن لاریب بیانات تھے جو آپ نے لوگوں کو فرمائے اور ساتھ ہی
پیر مہر علی شاہ صاحب اور حیدر شاہ صاحب، جلال پور شریف والے اور مولانا معظم الدین
صاحب مرولوی رحمھم اللہ تعالیٰ کی طالب علمی اور اوقات سلوک جو سیال شریف میں گزرے
سب تفصیل کے ساتھ ایک نقشہ کی صورت میں سامعین کی نظروں اور کانوں کے سامنے رکھ
دیئے۔ دوسری رات آپ سید فضل حسین شاہ صاحب کے مکان پر نزد باغیچہ تشریف لے گئے
وہاں پر استقبال خوب والہانہ انداز میں ہوا۔ اس استقبال سے شاہ صاحب موصوف کی محبت
اور عشق صاف ظاہر تھا۔ بہرحال وہاں آپ نے افطاری فرمائی اور نماز مغرب مسجد میں ادا
فرما کر دوبارہ واپس شاہ صاحب کے گھر کو جلوہ افروز فرمایا اور گھر والے بچوں کو بیعت فرمایا
اور واپسی افطار کی جگہ تشریف لائے۔ حضرت غریب نواز نے خواجہ فخرالدین صاحب اپنے
برادر حقیقی کو فرمایا کہ کراچی والوں کی ایک کمیٹی ہونی چاہیے تو خواجہ صاحب نے ایک تقریر
فرمائی جس میں شاہ صاحب کو اس کمیٹی کا صدر منتخب فرما کر فتح شیر صاحب کو سیکریٹری اور محمد
خادم صاحب کو خزانچی منتخب فرمایا۔ سامعین حضرات نے تائید کے لئے آمین کہا۔ بعد ازاں
حضور غریب نواز مدظلہ العالی نے دعا فرمائی۔ آپ کی دعا سے رحمت الٰہی کے آثار نمایاں
تھے اور اس کمیٹی کی کامیابی و اتفاق و اتحاد کی پیش گوئی دعا بھی رہی۔ وہاں سے آپ سوسائٹی
تشریف لائے۔ وہاں پر آپ سے چند مسائل استفسار کیئے گئے، جن کا جواب تسکین بخش
آپ نے دیا اور وہاں کی دعوت کو مشرف بقبولیت فرماتے ہوئے اپنی خلیق ذات کا اظہار
فرمایا۔ یعنی آپ کی خوش خلقی اور احسن ملاقات سے زائرین پر ایسا اثر ہوتا کہ ہر کہ و مہ
خوب یقین کرتا آپ محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت اعلیٰ انک لعلیٰ خلق
عظیم ○ سے مشرف باثمر اور مظہر اتم ہیں۔ بعد ازاں واپس المحبوب کوٹھی پر تشریف لے
گئے۔ کراچی میں آپ کا قیام ایسا نہیں تھا کہ صرف اسی مکان المحبوب پر بلکہ آنحضور کی

marfat.com

زیارت سے مشرف ہوا یعنی سیال شریف ہی میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات بابرکات جلوہ گر ہوئی اور میں اس سعادت سے بہرہ ور ہوا تو جس جگہ آپ تشریف فرما ہوئے تھے صبح کو اٹھ کر میں نے اس جگہ سے خاک اٹھا کر آنکھ میں ڈالی تو آنکھ نور علیٰ نور ہو گئی۔ اس قسم کے اور بھی فضائل بیان فرمائے اور ساتھ ہی فرمایا کہ آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کا موئے مبارک سیال شریف میں لے کر جاؤں گا تو کتنی سعادت وہاں کی مخلوقات کو ہو گی۔ پچیس جنوری کو بعد از نماز ظہر حضور غریب نواز کو سمندر میں شاہجہاں جہاز پر سیر کرنے کی دعوت دی گئی۔ آپ نے قبول فرمائی، لہٰذا آپ مع قافلہ وہاں تشریف لے گئے۔ سمندر پر پہنچتے ہی موٹر لانچ (کشتی سمندری انجن والی) پر بیٹھ کر جہاز میں تشریف لے گئے اور وہاں کے افسران و ملازمین و دیگر معتبر اشخاص کو سرفراز فرمایا اور جہاز والوں نے جہاز کے متعلق تعارف کرایا اور ہر ہر حصے و نشستوں اور پرزوں کو آپ نے ملاحظہ فرمایا اور استفسار فرماتے رہے کہ یہ پرزہ کیا کام کرتا ہے۔ اس حصہ میں کونسا سامان ہوتا ہے وغیرہ وغیرہ اور واپسی تشریف لائے تو پراچہ صاحب کے مکان پر قیام فرمایا چونکہ غروب کا وقت تھا، روزہ کی افطاری کے متعلق تعلیم فرمائی اور تمام حاضرین کو روزہ کی اہمیت بتاتے ہوئے فرمایا کہ بوقت افطار نہایت تسکین و تسلی غروب آفتاب کی ہو جائے تو افطار کرنا چاہیے ایسا نہ ہو وہابیوں کی طرح سورج غروب ہونے سے پہلے افطار کر کے روزہ ضائع کر دیا جائے۔ بہرحال روزہ افطار کر کے نماز مغرب وہاں ادا فرمائی اور شام کا کھانا کھایا گیا بعد از طعام مولانا منتخب الحق صاحب قادری نے تقریر فرمائی جس میں کراچی والوں کو آستانہ عالیہ سیال شریف کے متعلق تعارف کرایا اور دارالعلوم ضیاء شمس الاسلام کے عزائم و مقاصد سے حاضرین مجمع کو آگاہ فرماتے ہوئے یہ بھی بیان کیا کہ یہ وہ دارالعلوم ہے جس کا طالب علم ہونے کی سعادت مجھے بھی نصیب ہوئی۔ چونکہ مولانا صاحب خود اس دارالعلوم میں تعلیم حاصل کرتے رہے اسی لئے اپنی طرف اشارہ کرتے ہوئے لوگوں کو مطلع فرمایا کہ یہ دارالعلوم ایسے ایسے علماء فارغ

marfat.com

عشق و ذوق سے نام لیتے سامعین کو بھی محبت کا حصہ نصیب ہوتا۔ موئے مبارک کی زیارت کے تو عجیب انداز ہیں۔

پہلی بار موئے مبارک کی زیارت

جب آپ اسی بانصیب و خوش بخت مقام پر تشریف لے گئے جہاں یہ دولت موجود تھی تو پہلے پہل اپنی موٹر کو دور ٹھہرا کر ننگے پاؤں دارالعلوم قمرالاسلام سلیمانیہ میں پہنچے، آدابانہ و نیاز مندانہ صورت میں جو حد بیان سے باہر ہے لیکن مشت نمونہ خروار ذکر کی گئی۔ اس ناقص و ناچیز غلام نے ایک ہی شعر میں کہہ دی۔

رفتار تیری باادب گفتار بھی واہ کیا عجیب
منظور نظر حق طلب جچتی تجھے ہے باوقر

صلوٰۃ و سلام شروع تھا فضا گونج رہی تھی، پر کیف حالت میں آنکھوں سے میٹھے میٹھے آنسو بہہ رہے تھے، سر جھکے ہوئے ہاتھ باندھے ہوئے۔ احترام کی حالتیں لئے ہوئے سب حاضرین آپ کے پیچھے بے شمار تھے کہ کھوے سے کھوا چھلتا تھا۔ اللہ اللہ! یہ منظر عقیدت بیان سے باہر ہے، رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے شیدائی کس طرح برہنہ پا ہیں تا کہ گستاخی نہ ہو۔ برہنہ سر ہیں کہ رحمت کا نزول بجائے عمامہ وٹوپیوں کے سر کو نصیب ہو۔ گلے میں غلامی کے طوق ڈالے ہوئے وتعزروہ و توقروہ پر عمل پیرا ہیں۔ پیر سیال کی ذات بابرکات نے سب سے پہلے موئے مبارک کو بوسہ دے کر اٹھایا، چھاتی سے لگایا اور سر مبارک سے کلاہ مبارک کو اتارا اور سر پر رکھا۔ حاضرین کو زیارت سے مشرف فرمایا۔ دعائیں مانگیں، دعاؤں میں موئے مبارک کا واسطہ بارگاہ ایزدی میں پیش کیا، جس سے یقین ہوا کہ سب کی تمنائیں منظور ہیں۔ سب بہرہ ور ہیں باثمر بانظر ہیں بے خطر۔ یقین ہوا کہ حضور غریب نواز مدظلہ العالی کی ذات بابرکات شاعر کے اس شعر کی مصداق ہے۔

marfat.com

تابناکی معمولی نہ ہونے کی صورت میں بعینہٖ قمر کی روشنی گھر گھر میں پھیلی اور پھر جمالی صورت سبحان اللہ چھوٹے بڑے، دوست و دشمن، امیر وغریب، واقف و ناواقف، خاص و عام، ہر کہہ و مہہ کے دل میں جا گزیں، یہ بے بہا نعمت ان کی کشش نہیں بلکہ ایک دولت عظمیٰ کی طرف پروازی ہیئت میں پہنچی آپ کی روحانیت، محبت وعشق کا تقاضا یہی تھا کہ محبوب کبریا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان والضحیٰ والیل اذا سجی کا مظہراتم ہوتے۔ چنانچہ اہالیان کراچی کو یہ یقین ہو گیا کہ آپ کی آمد ہمارے شہر میں لاثانی آمد ہے۔ اس لئے دعوت بردعوت اور محبت وعشق کا غلبہ شروع رہا۔

لیکن آپ نے فرمایا کہ تم لوگ مجھ مدعو کر کے تکلفات کے در پے ہو گئے ہو، اب آپ لوگوں کو محروم نہ کرنے کے لئے خاص کر سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل پیرا ہونے کے وسیلے کسی کی دعوت رد نہ کروں گا لیکن تمہیں فضول خرچی سے بچنا ہوگا۔ زیادہ کھانا کسی کے ہاں نہ کھاؤں گا اگر کسی نے کئی طرح کے کھانے پکائے جو فضول خرچی میں شامل ہوں گے تو اٹھ کر چلا آؤں گا۔ مسلمانوں جیسا طعام منظور کر لوں گا جہاں بھی تشریف لے جاتے مسائل استفسار کئے جاتے۔ آپ نے فرمایا کہ ایک بار اجمیر شریف جاتے وقت کسی نے مجھ سے حاضر و ناظر کا مسئلہ دریافت کیا تو اسے جواب دیا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات تو بجائے خود جب تم بھی حاضر و ناظر ہو اور ''النبی اولی بالمؤمنین من انفسھم'' حضور کی شان اعلیٰ ہے تو مؤمنین ہی حضور کے حاضر و ناظر کا یقین کرتے ہیں، غیر مؤمنین کو کیا واسطہ اور یہ تو صفت ہے ہی غیر اللہ کی اگر اللہ تعالیٰ کی ہی صفت ہوتی تو تمہیں عطا نہ فرماتا اور یہ تمہیں بھی آقائے نامدار علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صدقہ سے نصیب ہوئی اور پھر حضور سے منکر ہو۔ اسی طرح کے کئی واقعات سنائے اور سامعین کو وہ خوشی نصیب ہوئی جو پہلے کبھی حاصل نہ ہوئی تھی۔ جس مقصد کے لئے کراچی کو نوازا وہ ہر وقت زبان اطہر پر ہوتا اور فرماتے میرا آنا محض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا موئے مبارک ہی مقصود ہے اور جس

marfat.com

لازوال ہے۔ جو عالم میں سیرت اظہر اور صورت قمر میں ہے۔ سعادت مند اختر کے حامل ہیں۔ ایک اعلیٰ مکان پر موئے مبارک رکھا گیا، دوسرے روز نماز فجر کے بعد موئے مبارک کے پاس تشریف لے گئے پہلے نیچے بوسہ دیا پھر اسی سے اوپر حتیٰ کہ بوسے دیتے دیتے اٹھایا اور ڈاکٹر تسخیر احمد سے استفسار فرمایا کہ میں کہاں سے آ رہا ہوں، ڈاکٹر صاحب نے جواب دیا کہ غریب نواز آپ کراچی سے تشریف لائے ہیں۔ آپ نے فرمایا میں تو ابھی مدینہ سے واپس آیا ہوں۔

سبحان اللہ عشق ومحبت کا تقاضا بھی یہی ہے کہ سوائے محبوب کے سب کچھ معدوم!
بالآخر حیدرآباد والوں کو الوداع فرماتے ہوئے گاڑی پر سوار ہوئے، حتیٰ کہ اسٹیشن ٹوبہ سے ۱۷ رمضان المبارک جمعہ شریف کو صبح اترے وہاں چونکہ آپ کا ڈرائیور بخت ور غلام حیدر موٹر لئے ہوئے انتظار کی گھڑیاں گزار رہا تھا۔ زیارت کرتے ہی موٹر پیش کی وہاں سے سیال شریف دولت عظمیٰ لے کر صبح تقریباً گیارہ بجے پہنچے۔ بندہ آستانہ عالیہ پر بیٹھا کچھ لکھ رہا تھا کہ حافظ ولی محمد صاحب اول مدرس مدرسۃ الحفاظ مژدہ لائے بندہ کو مبارکباد دی کہ سیال شریف میں محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زلف مبارک کا موئے مبارک پہنچ گیا۔ بندہ خوشی سے اٹھا ہی تھا کہ اچانک حضور غریب نواز مدظلہ العالی کی طرف سے حکم پہنچا روضہ شریف کے سرہانے کی طرف صلوٰۃ وسلام پڑھو چنانچہ تمام طلباء فوراً پہنچ گئے اور قصیدہ شریف نہایت شوق و ذوق کے ساتھ پڑھا گیا۔ ادھر آپ روضۂ انور کے اندر دعائیں مانگ رہے تھے ادھر قصیدہ بردہ شریف پڑھا جا رہا تھا یہ بھی منظر ایک بے نظیر ثابت ہوا۔ کیونکہ خواجہ فخر الدین صاحب بھی اندر موجود تھے اور دعا کے وقت عجز وانکساری کا عالم اعلیٰ پیمانہ پر تھا۔

بہرحال اس روز نماز جمعہ سے پہلے آپ نے تقریر میں موئے مبارک کا ذکر فرماتے ہوئے لوگوں کو بتایا کہ یہ وہ نعمت ہے اگر زمین سے آسمان تک جواہرات وخزائن بھر کر اس کا مقابلہ پر دیئے جائیں تو ہیچ ہیں اس کی زیارت نماز جمعہ کے بعد کراؤں گا۔ چنانچہ سب نے زیارت کی۔

marfat.com

مدینے کے گدا دیکھے ہیں دنیا کے امام اکثر
بدل دیتے ہیں تقدیریں محمد کے غلام اکثر

بالآخر موئے مبارک حاصل کر کے اہالیان کراچی کو الوداع فرمایا۔ جب شاہین ایکسپریس پر تشریف لائے تو اسی شان وشوکت کے ساتھ ہزاروں نگاہیں آخری دیدار کے لئے اٹھ رہی تھیں۔ اب چہرے مرجھا چکے تھے بہت سے افراد اپنی غمناکی کا اظہار نہ کر سکتے تھے، ان کے دل چاہتے تھے کہ یہ ہستی یہیں کراچی ہی میں جلوہ افروز رہتی لیکن مجبوراً دلوں کو تسکین دیتے ہوئے آخری اور الوداعی ملاقات و دیدار کو غنیمت سمجھ کر ساتھ ہوئے۔ جب اسٹیشن پر پہنچے تو بعض عشاق تاب فراق نہ لا سکے اور آنحضور غریب نواز مدظلہ العالی کے ساتھ گاڑی پر سوار ہو گئے۔ آپ کی یہ واپسی سفر حیدرآباد سندھ کا عزم بالجزم تھا کیونکہ حیدرآبادی لوگ آپ کی آمد پر نہایت ترس رہے تھے۔ استقبال کے لئے اسٹیشن پر موجود دور سے نظریں پھیلائے ہوئے تھے جیسا کہ کسی نے کہا ہے۔ ؎

آمد سنی کسی کی تو اللہ رے اشتیاق!
آنکھیں بچھا دیں ہم نے جہاں تک نظر پڑی

اسٹیشن پر پہنچتے ہی قمر کی تابانیاں اور شعاؤں نے خوشی کی لہر پھیلا دی وہی کراچی کا نقشہ وہی دلربا منظر نظر آیا اور کیوں نہ ہوتا یہ جمال دلکش اور عشق حقیقی کا خاصہ ہے۔ جہاں موجود ہو پروانے آتے ہیں۔ اڑتے پھرتے خوشیاں مناتے ہیں۔ پر مارتے ہوئے طواف کرتے ہوئے جان بحق ہوتے ہیں۔

حیدرآباد میں یہ جلوس نہایت تزک و احتشام کے ساتھ بازار سے ہوتا ہوا خوش نصیب و عالی بخت چوہدری محمد صادق صاحب کے مکان پر پہنچا۔ چوہدری صاحب وہ بانصیب آدمی جو پہلے پیر سیال کی ذات سے باوجود اس کے کہ واقف تھے لیکن حقیقت میں تعارف اعلیٰ سے اب متعارف ہوئے کہ آنحضور کا تقدس و جمال عشق و کمال، مع علمی نعمت

marfat.com

ایک رافضی سے افہام وتفہیم کا واقعہ

حضور غریب نواز شیخ الاسلام رضی اللہ عنہ نے ۲۶/ ذوالحج ۱۳۹۱ھ بعد از نمازِ عصر مسجد میں تشریف فرما ہوتے وقت فرمایا کہ ہمارے وفد حج میں ایک رافضی بھی تھا، جدہ میں جس کمرہ میں ہمارا قیام تھا میرے پاس آ کر استفسار کیا اور کہا بحث مباحثہ نہیں بلکہ افہام وتفہیم کی بنا پر کچھ سمجھنا ہے۔ اگر اجازت ہو تو پوچھ لوں اسے اجازت دی گئی تو کہنے لگا کہ قرآن مجید میں تو صرف تین نمازوں کا ذکر ہے، پانچ کہاں سے ثابت ہوگئیں، جس طرح آیتِ کریمہ ہے:

''اقم الصلوٰة لدلوک الشمس الیٰ غسق الیل و قران الفجر''

یہاں سے تو ظہر عشاء اور فجر ثابت ہیں، فرمایا کہ جس ذاتِ اطہر پر قرآن پاک نازل ہوا ہے انہوں نے جو بیان فرمایا ہے وہی قابل عمل ہوگا کیونکہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

''و انزلنا الیک الذکر لتبین للناس ما نزل الیھم''

لہٰذا ہر دو فریقین کی کتب حدیث سے دیکھ لیتے ہیں وہاں کتنی نمازیں بیان کی گئیں کہنے لگا حدیث پاک کی ضرورت نہیں صرف قرآن پاک ہی سے سمجھنا بہتر ہے تو جواب دیا کہ مذکورہ آیت اقم الصلوٰة سے تو صرف دو نمازیں ثابت ہوتی ہیں کیونکہ اس کا لفظی ترجمہ ہے دلوکِ شمس سے غسق لیل تک نماز قائم کرو۔ یہاں تو ایک نماز ہوئی اور دوسری فجر کی، اب تیسری پھر قرآن مجید سے تلاش کریں گے، جب یہ بیان کیا تو خاموش ہوگیا (فبھت الذی کفر) مولانا عبدالرشید صاحب نے سن کر یہ آیت پڑھی، فرمایا جو لوگ حج کر کے مدینہ منورہ حاضری کے لئے نہیں جاتے، کعبۃ اللہ ان پر کروڑوں لعنتیں بھیجتا ہے اور جس نے کعبہ کی حاضری دی مدینہ شریف نہ گیا اس نے ظلم کیا جیسا کہ حدیث پاک میں ہے:

''من حج ولم یزرنی فقد جفانی''

marfat.com

تاریخ و رودِ مسعود موئے مبارک حضور اکرم سیدنا نبی مکرم رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

در آستان پاک سیال شریف

از قلم حضرت خواجہ غلام فخر الدین سیالوی (رحمۃ اللہ علیہ)

بحمد اللہ والمنت چہ دولت بے بہا آمد
کہ شعرِ سرورِ عالم بشہرِ ما خوشا آمد
مورخہ ہفدہم ماہ صیام و روز آدینہ
زہے قسمت سیاہ کاراں کہ زلفِ مصطفیٰ آمد
(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

۱۷ ر رمضان المبارک ۱۳۸۶ھ

marfat.com

لہٰذا شیخ کامل کی خواب میں زیارت صحیح اور فرمان بھی صحیح قابل عمل ہوتا ہے۔
آپ نے جنات کے اثر کو ختم کرنے کے لئے فرمایا آیۃ الکرسی سات بار پڑھیں ہر بار دم کرنا اور وَلَا یَئُوْدُہٗ حِفْظُھُمَا وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ کو سات سات بار دوہرانا اور آیۃ الکرسی کو خَالِدُوْنَ ○ تک پڑھنا۔ ۲۶؍ربیع الاول شریف ۱۳۹۰ھ

یارسول کہنا جائز ہے

۱۵؍رمضان المبارک بروز چہارشنبہ بعد از نماز ظہر حضور غریب نواز نے فرمایا کہ شاہ جیونہ میں شیعہ لوگوں کی سرکوبی میں ایک عظیم الشان اجلاس مقرر ہوا جس میں اہل السنّت والجماعت علماء کرام اور دیوبندی بھی موجود تھے دیوبندی دوست محمد قریشی اور عبدالستار تونسوی نے اہل السنّت والجماعت مسلمانوں کے خلاف بھی اپنا باطن کا زہر اگلا اور جناب غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے خلاف آپ کے اسم گرامی کو یاغوث کر کے پکارنے پر شرکیہ فتویٰ کے طور پر کہا۔ دور سے غیراللہ کو پکارنا شرک ہے، دور سے اللہ تعالیٰ سنتا ہے اللہ تعالیٰ کے سوا دوسروں کو دور سے نہیں پکارنا چاہئے وغیرہ وغیرہ۔

فرمایا جب آخر میں میرا بیان ہوا تو دیابنہ کی سرکوبی بھی خوب کی سامعین سے خطاب کیا اور دریافت کرتے ہوئے کہا کہ صاحبان اللہ کو قریب جانتے مانتے ہو یا دور سب نے کہا کہ اللہ تعالیٰ ہماری شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے انہیں نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ کا مطلب بتایا تو پھر میں نے کہا جو لوگ اسے دور سمجھیں اور دور سے پکارنا خصوصی طور پر شرک قرار دیں ان کے نزدیک بجائے قریب کے دور سے سننا اللہ تعالیٰ کا خاصہ ہوا حالانکہ یہ ذات باری تعالیٰ کے شایانِ شان نہیں کیونکہ اس ذات اقدس سے تو کوئی بھی دور نہیں وہ ہر جگہ موجود ہے اسے دور سمجھنا اور اس کے لئے دوری ثابت کرنا سراسر گستاخی ہے ہم لوگ ایک دوسرے کے قریب ہوں یا بعید اور دور ہوں یہ قرب و بعد انسان کے لئے ہے ہم قریبوں کو بلاتے ہیں ایک دوسرے سے سنتے ہیں اللہ تعالیٰ بھی ہمارے بلانے کو سنتا ہے

marfat.com

روحانی فیوضات کا ایک سبب

شیخ الاسلام کو اعلیٰ حضرت پیر سیال کی زیارت

قبلہ شیخ الاسلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۷؍ ربیع الاول شریف ۱۳۸۹ھ کو فرمایا اعلیٰ حضرت پیر سیال رضی اللہ عنہ نے دو مرتبہ مجھ پر کرم فرمایا: پہلی بار خواب میں زیارت نصیب ہوئی اس حالت میں کہ ان کے پاس میں کتاب توضیح تلویح ایک چھٹی پر رکھے ہوئے پڑھ رہا ہوں مجھے خیال آیا کہ اتنی بڑی بلند پایہ ہستی کے پاس توضیح تلویح پڑھ رہا ہوں ان سے زیادہ فیض حاصل کرنا چاہئے یہ کتاب تو دوسرے اساتذہ سے بھی پڑھی جا سکتی ہے چنانچہ اسی خیال پر میں نے کتاب بند کر دی۔ پیر سیال رضی اللہ عنہ نے استفسار فرمایا کہ کتاب کیوں بند کی ہے میں نے عرض کیا غریب نواز آپ زیادہ فیض بخشیں اور تونسہ شریف کی راہ میں مروں تو آپ نے دونوں ہاتھوں کو پھیلا کر مجھے اچھی طرح گلے لگایا اور بہت دیر تک مجھے گلے لگائے رہے اس وقت آپ کا قمیص نہیں تھا۔

دوسری مرتبہ پھر زیارت ہوئی تو ایک وظیفہ عنایت فرمایا اور اجازت فرمائی کہ یہ وظیفہ پڑھتا رہ، صوفی فیض احمد جہلمی نے پوچھا غریب نواز اپنا شیخ جو وظیفہ خواب میں فرمائیں وہ صحیح ہوتا ہے یا نہیں۔ آپ نے فرمایا بالکل صحیح ہوتا ہے پڑھنا چاہئے کیونکہ شیخ کامل محبوب دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ظل حاصل کئے ہوئے ہوتا ہے اور رحمۃ للعالمین حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ:

(حدیث شریف): اِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَمَثَّلُ بِیْ

یعنی شیطان میری تمثیل وتشبیہ نہیں بن سکتا

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بعد از نماز عشاء دو رکعت نماز سنت کے بعد دو رکعت نماز نفل قبلہ شیخ الاسلامؒ اس طرح پڑھتے تھے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد دس مرتبہ سورہ اخلاص پڑھتے اور اس کے بعد درود شریف پڑھ کر ستر بار یا وہاب پڑھا کرتے تھے۔ اکثر بعد میں یہ درود پاک بھی پڑھا کرتے تھے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللهم صل علىٰ سيدنا محمد و على ال سيدنا محمد عدد كمالك كمالا نهاية لعدد كمالك. اللهم صلى علىٰ سيدنا محمد و علىٰ الِ سيدنا محمد عدد كماله كمالا نهاية لعدد كماله. اللهم صل علىٰ سيدنا محمد و علىٰ ال سيدنا محمد عدد جمالك كمالا نهاية لعدد جمالك. اللهم صل علىٰ سيدنا محمد و على ال سيدنا محمد عدد جماله كمالا نهاية لعدد جماله. اللهم صل علىٰ سيدنا محمد و علىٰ سيدنا محمد عدد امتنانك كمالا نهاية لعدد امتنانك. اللهم صل علىٰ سيدنا محمد و علىٰ ال سيدنا محمد عدد امتنانه كمالا نهاية لعدد امتنانه و صل الله تعالىٰ وسلم و بارك على سيدنا و شفيعنا محمد و علىٰ اله و اصحابه اجمعين۔

marfat.com

دیکھتا ہے ہم اسے پکارتے ہیں اور اپنے قریب اور پاس رہنے والوں کو بھی بلاتے ہیں اس طرح کو شرک یہ لوگ نہیں کہتے اور بعد و دوری تو غیراللہ کے لئے ہے اس میں شرک کیسے ہو گا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ ۝ یہاں حرف الا استثنائیہ ہے جو حصر کے واسطے آیا کرتا ہے اور حصر دو قسم ہے۔ حصر الصفت فی الموصوف اور دوسرا حصر الموصوف فی الصفت ان دونوں میں سے جو حصر بھی مراد لیں یا اعتبار کریں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس رحمت ہی رحمت ثابت ہے یا رحمت حضور ہی کی ذات ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام خود رحمت ہیں پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ ۝ بے شک اللہ کی رحمت محسنین کے قریب ہے مؤمنین کو رحمت نصیب ہے غیر محسنین و غیر مؤمنین اس سے محروم ہیں۔ لہٰذا مؤمن لوگ یارسول اللہ کہہ سکتے ہیں غیر مؤمنین ہرگز نہیں کہہ سکتے کیونکہ وہ تو دور ہیں اور دور والے کیسے کہیں اگر کہیں تو دیوبندیوں کا شرک لازم ہوگا۔

marfat.com

قائم رہ سکتے تھے اور الہام کے لئے تو ایسے حادثہ سے دماغ فارغ ہونا چاہئے ایسے عالم میں تو الہام کے بھول جانے کا خدشہ ہوتا ہے۔ سیدنا وسندنا امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس ذاتِ اقدس نے الہام فرمایا تھا اس نے ذہن کو فراموش کرنے سے محفوظ رکھا کیونکہ اس علیم وخبیر ذات اقدس کو معلوم تھا کہ یہ الہام فراموش کرنے کے قابل نہیں ہے یہ فرما کر ساتھ ہی فرمایا تجھے لکھ دیتا ہوں چنانچہ آپ نے قلم دوات اور کاغذ منگوایا، مجھے آج بھی یاد ہے کہ کاغذ سیالکوٹی کاغذ کی طرح تھا جس کا رنگ پھیکا زردی مائل تھا اور قلم چھوٹی کانی کا تھا۔ آپ نے لکھنا شروع کیا تو میں بالکل قریب ہوگیا اور ساتھ ساتھ پڑھتا گیا آپ عربی خط لکھتے جاتے تھے اور قلم کا آواز بھی بھینا بھینا سنائی دیتا تھا میں تمام الفاظ کے معانی پوچھتا رہا۔ مولوی چراغ دین صاحب مرچاں والے نے مجھے فرمایا کہ آپ کو لکھنے دیجئے مطلب تو پھر بھی واضح ہوسکتا ہے میں نے کہا کہ تجھے معلوم نہیں میں کس ہستی سے پوچھ رہا ہوں۔ آپ سے نہ پوچھوں تو اور کس سے پوچھوں۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں ہاں مجھ سے پوچھو۔ سبحان اللہ یہ الفاظ بھی نہایت پیارے پیارے پنجابی زبان میں فرمائے۔ (تلفظ فرمائے) جواب بھی لکھا اور فرمایا صبح بارہویں سیپارہ میں دیکھ لینا۔ جب میں صبح کو اٹھا تو بارہویں سپارہ کو دیکھا تو تردید شیعہ میں کتاب لکھنے کا ارادہ کرلیا۔

نوٹ: راقم الحروف نے قبلہ شیخ الاسلام رضی اللہ عنہ سے بارہویں سپارہ کی آیت کے متعلق تو دریافت نہ کیا بعد میں خیال آیا پوچھنا تھا غلطی کی ہے۔ کوشش کرنے سے درج ذیل آیات بینات بارہویں پارہ کی پہلی پہلی ہی معلوم ہوتی ہیں۔

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ رِزْقُھَا وَیَعْلَمُ مُسْتَقَرَّھَا وَ مُسْتَوْدَعَھَا کُلٌّ فِیْ کِتَابٍ مُّبِیْنٍ ؀

اس آیت کریمہ کا لفظی معنی تو ہے کہ ہر جاندار کا رزق اللہ تعالیٰ پر ہی ہے اور وہ جانتا ہے کہ کہاں ٹھہرے گا اور کہاں سپرد ہوگا سب کچھ ایک صاف بیان کرنے والی کتاب میں ہے

marfat.com

سیدنا وسندنا امیر المومنین حضرت علی ﷺ کی زیارت

۳ رصفر المظفر ۱۳۸۹ھ بروز دوشنبہ (سوموار) بوقت زوال بندہ بنگلہ شریف میں حاضر ہوا آپ کے پاس بہت سے آدمی موجود تھے آپ اپنے ایک خواب کا واقعہ بیان فرما رہے تھے۔ جب بندہ پہنچا تو اس وقت سنا آپ نے فرمایا کہ میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو رعب کی وجہ سے قریب ہونے سے خوفزدہ ہوا لیکن قدم بوسی کر لی اس وقت سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ چارپائی پر جلوہ گر تھے اور مولوی چراغ دین صاحب بھیرہ والے جو کہ مرچاں والے مولوی صاحب مشہور تھے۔ آپ کی چارپائی کا جنوب مغربی پایہ پکڑے ہوئے تواضع کے ساتھ زمین سے چمٹے ہوئے تھے۔ مجھے حاضری نصیب ہوئی قدم بوسی کر لی تو اپنی معروضات پیش کیں۔ آپ نے روضہ انور خواجہ شمس العارفین رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا صبح شام یہاں حاضری دیا کرو پھر میں نے عرض کی غریب نواز شیعہ لوگ اعتراض کرتے ہیں جواب تو بہت ہیں لیکن مسکت جواب فرما دیں کیونکہ حدیث پاک ہے۔ انا مدینۃ العلم وعلیّ بابھا جب سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے اور آپ علم کے شہر کا دروازہ ہو تو آپ سے کیوں نہ دریافت کروں۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا بے شک یہ حدیث صحیح ہے پوچھو جو کچھ پوچھنا ہے میں نے عرض کیا جب محبوب کبریا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس عالم سے پردہ پوشی فرمائی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے فوراً خلافت کا مسئلہ طے کیا۔ اور خلیفہ مقرر کر لیا کم از کم چہلم تو گزرنے دیتے اتنا جلدی خلیفہ مقرر کرنے کی کیا وجہ ہے فرمایا انہیں رب العزت کی طرف سے الہام ہوا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جانشین فوراً مقرر کیا جائے تاکہ یہ جگہ خالی نہ رہے آپ نے فرمایا اس طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو الہام ہوا تھا اور یہ الفاظ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے پنجابی میں فرمائے تو میں نے دوبارہ عرض کیا۔ غریب نواز اس وقت تو قیامت برپا ہو گئی تھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال سے آپ کی پردہ پوشی سے کسی کے ہوش وحواس

marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۱۴ر جمادی الاخریٰ ۱۳۸۵ھ)

(العادة طبيعة خامسة) المثل مشهور العادة طبيعة ثانية ليت شعرى ما المراد بهذا القول المشهور فان الطبيعة امران، جبلى و عادى، الاول اربعة دموى و صفراوى و سوداوى و بلغمى فالقول بان العادة طبيعة خامسة بناء على اقسام الجبلى ليس بصواب فالعادة ليس طبيعة ثانية

حاشیہ جناب سیدی وسندی شیخ الاسلام رضی اللہ عنہ

المراد بهذا القول بما قال و امر به بان الطبيعة الجبلية اربعة اقسام دموية و صفراوية و سوداوية و بلغمية و خامسها عادية و اى شيء بقى للتاسف؟

لان الطبيعة على قسمين اولها اربعة مذكورة و ثانيا قسم واحد وهى العادة فصارا خمسا والخامس هى العادة۔

(قمر الدین)

حاشیہ دستور العلماء جلد ۲، ص ۲۹۱ (العین مع الالف)

marfat.com

وَهُوَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ وَّ کَانَ عَرْشُهٗ عَلَی الْمَآءِ لِیَبْلُوَکُمْ اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ط

اور وہی ہے جس نے آسمان اور زمین کو چھ دنوں میں بنایا اور اس کا عرش پانی پر تھا کہ تمہیں آزمائے تم میں کس کا عمل اچھا ہے۔

ان آیات میں غور کرنے سے ظاہری باطنی معانی سے واضح ہوتا ہے کہ سب کچھ اللہ تعالیٰ ہی کے قبضہ تصرف میں ہے جس کو جو کچھ عطا فرمائے اپنی حکمت سے ہی آسمانوں زمینوں کے احکام جاری کرنے والا جس طرح رزق دینا اسی کے ذمہ کرم پر ہے اسی طرح امارتِ حکومت خلافت دینا بھی اسی کے قبضہ وتصرف میں ہے۔ ظاہری باطنی، ایمانی جسمانی روحانی غذائیں وعطائیں اسی سے جاری وساری ہیں۔ جس پر کسی کو اعتراض کرنا فضول اور بے بنیاد ہے۔ اسی لئے خلافت صدیقی پر سیدنا علی رضی اللہ عنہ و دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کا اجماع واتفاق رہا۔

سیدنا وسندنا امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ وہ ہستی ہیں۔

کان رأیه موافقاً بالوحي والکتاب

کہ جن کی رائے اور مشورہ قرآنِ مجید کی آیات کے مطابق وموافق ہوتا تھا۔

جیسا کہ کئی واقعات اور آیات سے ظاہر ہے لہٰذا ان کا الہام یقیناً صحیح اور درست تھا جس پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عمل کر کے خلافت کا معاملہ نبھایا۔

marfat.com

کتاب مذہب شیعہ لکھی اور اس کا ایک نسخہ شاہ ایران کے وزیر کو بھیجا اس نے اس کی تحسین کی اور جواب لکھا کہ کتاب لکھنے والے نے بڑی اچھی کتاب لکھی ہے اور تمام حوالہ جات صحیح ہیں۔ آج تک ایسی کتاب نہیں دیکھی۔

فرمایا اس کتاب کو لکھے گیارہ سال ہو چکے ہیں اس کا کوئی جواب نہیں دے سکا۔ ایک دفعہ حکومت کا ایک ملازم آیا جو پولیس آفیسر تھا اس نے ایک نسخہ لے کر دوپہر کو سوتے وقت مطالعہ کیا ظہر کو اٹھا تو کہنے لگا دوپہر کے وقت تو میں شیعہ تھا اب ظہر کے وقت اٹھا ہوں تو شیعہ مذہب سے توبہ کر کے سنی ہو چکا ہوں۔ مذہب شیعہ باطل فرقہ ہے اور مذہب اہل السنۃ برحق مذہب ہے۔ آج شیعہ مذہب سے تائب ہو گیا ہوں فرمایا: اس کتاب کا جواب دینے کے لئے شیعہ لوگوں کو محض ایک صورت ہی سامنے ہے وہ یہ کہ اپنی تمام کتابیں جلا دیں پھر اس کتاب کا انکار کر سکتے ہیں ورنہ ناممکن ہے۔ اگر کہیں کہ یہ عبارتیں ہماری کتابوں میں نہیں تب بھی کوئی نہیں مانے گا کیونکہ کتابیں موجود ہیں عبارات سامنے ہیں جھوٹے ثابت ہوں گے۔ اگر ترجمہ میں غلطی ہو تو خود ترجمہ کر لیں اس کتاب کو درست اور صحیح تسلیم کرنے کے سوا انہیں کوئی چارہ نہیں ہے۔ حضرت صاحبزادہ بدرالدین صاحب نے پوچھا مولوی چراغ دین بھیرہ والوں کو مرچاں والے کیوں کہا جاتا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ وہ پیر سیال کی خدمت میں بھیرہ سے مرچاں لاتے تھے تو پیر سیال فرماتے مولوی صاحب بھیرہ کی مرچیں بہت کڑوی ہیں تو وہ ایک گڑ کی پنی بھی ساتھ رکھ دیتے اور عرض کرتے کہ میٹھا بھی ساتھ لایا ہوں تاکہ صرف کڑوی چیز نہ رہے۔ مرچوں کی ایک گٹھڑی لاتے تھے اور واقعی بھیرہ کی مرچیں کڑوی ہیں۔ مولوی چراغ دین صاحب بھیرہ والے ولی اللہ تھے ان کی بہت کرامات ہیں۔ حضرت ثانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ میں حاضر ہوئے تھے۔

۹ر شعبان المعظم ۱۳۸۹ھ خمیس وار بعد از نماز ظہر حضور غریب نواز قدس سرہٗ نے فرمایا جبکہ بندہ بنگلہ شریف حاضر ہوا تو حضرت خواجہ شمس العارفین شمس الدین رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے فرمایا کہ سیدنا وسندنا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خواب میں مجھے

marfat.com

کتاب مذہب شیعہ لکھنے کا سبب

قبلہ و کعبہ حضرت غریب نواز شیخ الاسلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سیدنا وسندنا امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خواب میں زیارت وتعلیم کے بعد مصمم ارادہ کر لیا کہ شیعہ مذہب کی تردید میں کتاب لکھوں، چنانچہ اسے لکھنا شروع کر دیا۔ لیکن شیعہ مذہب والوں کی کتب زیادہ موجود نہ تھیں۔ ایک شیعہ لاہوری تقیہ کر کے میرے پاس آتا تھا میں نے اسے کہا کہ شیعہ کی کتاب ناسخ التواریخ مجھے منگوا دو۔ اس نے لانے کا وعدہ کیا۔ ایک دن مذہب شیعہ کے متعلق اسی جگہ میں بیٹھا لکھ رہا تھا وہ آ گیا اور کہا جو میں نے وعدہ کیا تھا وہ پورا کر کے لایا ہوں، مجھے تو اس کا وعدہ فراموش ہو چکا تھا، دریافت کرنے پر بتایا کہ میں کتاب ناسخ التواریخ لایا ہوں۔ میرے دل میں خیال آیا کہ اس کتاب کی ضخیم تیرہ عدد جلدیں ہیں بہت بڑی کتاب ہے مجھ سے ہنسی کر رہا ہے۔ اپنی جیب میں تو تھوڑا ہی ڈالے ہوئے ہے یا کوئی رسالہ لئے پھرتا ہوگا بہر حال یقین نہ آیا اور پوچھا وہ کتاب کہاں ہے اس نے کہا وہ تو بہت بڑی کتاب ہے۔ تیرہ عدد جلدوں میں ہے میرے ساتھ آدمی بھیجیں تاکہ ہم اڈا سے اٹھا لاویں۔ لاری سے اتار کر وہیں رکھ آیا ہوں چنانچہ آدمی بھیج کر منگوائی گئی پھر خیال آیا اس پر تو ایران میں تیرہ سو روپے خرچ آتے ہیں خدا معلوم یہ کتنے طلب کرے گا جب قیمت کے متعلق پوچھا تو اس نے کہا جو حوالے ہمارے خلاف آپ نے نقل کرنا ہیں کر لو کتاب بعد میں مجھے دے دینا اس کی قیمت تو مجھے تیرہ صد روپے ملتی ہے بس آپ اپنے حوالے نوٹ کر لیں!

میرے چچا جان میاں محمد عبداللہ صاحب مرحوم موجود تھے انہوں نے فرمایا کتاب آ گئی ہے اس لئے رقم ادا کر لیں گے لہٰذا اسے تیرہ صد روپے دے کر کتاب لے لی۔

بعد میں شیعہ کی کتاب کشف الغمۃ بھی اسی شخص کے ذریعہ خریدی نیز اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ رافضیوں کی تمام کتابیں دیں اور یہ

marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیہ یا رسول اللہ

(مراۃ العاشقین فارسی، صفحہ ۵۸، ۵۹)

حضرت جلال الدین مخدوم جہانیاںؒ کے متعلق حضرت خواجہ شمس العارفین اعلیٰ حضرت پیر سیال لجپال رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حج کے مناسک ادا کرنے کے بعد مدینہ منورہ میں پہنچے روضہ انور کی زیارت سے مشرف ہوئے تو حضور اکرم ﷺ کے روضہ اقدس کے مجاورین نے آپ سے قوم ونسب دریافت کیا تو فرمایا میرا نام جلال الدین اور سادات کرام کی قوم سے نسبت رکھتا ہوں۔ انہوں نے تعجب سے کہا کہ تمہارا رنگ سیاہ ہے، سید تو حسین وخوبصورت ہوتے ہیں، تم نے غلط کہا ہے دوبارہ مجاورین نے کہا، اگر تم سید ہو تو روضہ مبارک کے سامنے کھڑے ہوکر آواز دو اگر روضہ مبارک سے جواب آوے اور ہم سن لیں تو تمہارا کہنا تسلیم کرلیں گے۔ آپ حسب الامر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں متوجہ ہوئے، پھر نہایت عاجزی سے روضہ اقدس کے سامنے کھڑے ہوکر پڑھا الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ۔ اندر سے آواز آئی لبیک یا ابنی۔ حضور انور ﷺ کی آواز سنتے ہی وہ لوگ آپ کے مرید ہو گئے۔ کچھ عرصہ وہاں رہ کر الوداع ہوئے، چند سالوں کے بعد دوبارہ مدینہ منورہ حاضری نصیب ہوئی دوبارہ ان لوگوں نے پہلی طرح خواہش ظاہر کی تاکہ حضور اکرم ﷺ کی آواز سن کر محظوظ ہوں۔ آپ نے پہلے تو فرمایا میں اس کے لائق نہیں ہوں، لیکن ان لوگوں کو اشتیاق سے اصرار وتکرار پر مؤدبانہ کھڑے ہوکر پڑھا، الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ جواباً آواز آئی لبیک یا ابنی یہ سن کر جلال الدین صاحب رحمۃ علیہ نے فیض باطنی کے حصول کی التجا کی تو فرمان آیا کہ ہندوستان میں نصیرالدین نام والا ہے جس کی علامات بھی فرما دیں، اس کے پاس جاؤ چنانچہ وہاں پہنچ کر کچھ عرصہ رہے اور مقصود پایا۔ حضرت خواجہ نصیرالدینؒ چراغ دہلی کی خدمت میں کافی عرصہ رہے۔

marfat.com

فرمایا کہ صبح شام اس روضہ شریف میں حاضری دیا کرو اور حاضری اندر ہی میں دینا میں ضروری سمجھتا ہوں۔

جب مذہب شیعہ کتاب آپ نے مکمل فرمائی تو رات کو خواب میں دوبارہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی زیارت ہوئی انہوں نے فرمایا کہ بہت اعلیٰ کارنامہ سرانجام دیا ہے، اپنا دست مبارک بھی جناب شیخ الاسلام کی پشت پر لگایا جس کا ذکر اس سے دوسرے روز موضع ٹھٹی راجو میں برائے خطاب تشریف لے گئے تو وہاں پہ بیان فرمایا۔ یکدم دورانِ بیان آپ جوش میں آئے اور حلفیہ طور پر موجود حاضرین کو اس سے آگاہ کیا اور مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کی زیارت نصیب ہونے کا یقین دلایا اور فرمایا کسی کو شبہ ہو تو مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کے پنجہ مبارک کا نشان میری پشت پر دیکھ لے اس کے بعد کبھی بھی اس کا ذکر نہ فرمایا۔ (از غلام محمد شاہ ولد قریشی نور الزماں شاہ موچیوال، ضلع سرگودھا)

marfat.com

مولانا سدید الدین مرولوی صاحب نے دوبارہ دریافت فرمایا کہ درجہ احسان کا عبادات میں کیا مطلب ہے۔

قبلہ شیخ الاسلام سیدی و مرشدی قدس سرہٗ العزیز نے فرمایا احسان کے دو درجے ہیں: (۱) ابتدائی درجہ۔ (۲) انتہائی درجہ۔ دونوں کے متعلق حدیث پاک میں ہے:

صَلِّ کَاَنَّکَ تَرَاہُ فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ تَرَاہُ فَاِنَّہٗ یَرَاکَ.

یعنی تو نماز اس طرح پڑھ کہ تو اسے دیکھ رہا ہے پھر اگر تو اسے نہیں دیکھتا تو یقین جان کہ وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔

مولانا مرولوی صاحب نے پھر عرض کیا کہ: کَاَنَّکَ میں کاف تشبیہ کا کیوں لایا گیا ہے تو قبلہ شیخ الاسلام قدس سرہٗ نے فرمایا اسی وجہ سے تو فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ تَرَاہُ فَاِنَّہٗ یَرَاکَ بعد میں فرمایا لہٰذا یہ تو صرف تشبیہ ہی نہیں بلکہ مرتبہ انتہائی حاصل ہونے کا بیان ہے۔ شریعت اقدس کی قدر و منزلت کا درجہ و مرتبہ انتہائی فرمانا تھا جس وجہ سے تشبیہ فرمائی گئی ورنہ حقیقت تو خدا تعالیٰ جانے اور محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم جانے۔

۲۔ کاف ہمیشہ تشبیہ کے لئے نہیں آتا جیسا کہ آیت کریمہ میں ہے اَھٰکَذَا عَرْشُکِ ط کے جواب میں کَاَنَّہٗ ھُوَ ط ہے۔

یہاں کاف تشبیہ تو نہیں بلکہ بعینہٖ وہی ہے۔ لِھٰذَا کَاَنَّکَ تَرَاہُ میں بھی جب درجہ انتہائی پر نمازی ہوگا تو یہاں بھی کاف تشبیہ نہ ہوگا بلکہ بعینہٖ وہی ہے کہ معنی میں ہوگا واللہ ورسولہ اعلم۔

(دراصل بندہ کی سمجھ سے تو بالا و اعلیٰ ہے جو کچھ سنا تحریر کرلیا)۔

marfat.com

حقوق اللہ و حقوق العباد کے متعلق

۲ رصفر المظفر ۱۳۸۹ھ بعد از مغرب حضور غریب نواز شیخ الاسلام قدس سرہٗ نے حضرت عبداللہ ابن مبارک رضی اللہ عنہ کے حالات و واقعات کافی بیان فرمائے۔ آخر میں پڑوسی کو سامان حج دے دینے اور خود حج ادا کرنے سے رہ جانے کا واقعہ علی بن طلق رحمہ اللہ تعالیٰ کے متعلق فرمایا تو یہ بھی فرمایا کہ حدیث پاک میں پڑوسی کے متعلق سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہمسایہ کے متعلق مجھے خیر خواہی اور مدارات کا اتنا حکم ہوا خیال آیا کہ شاید پڑوسی وارث بن جائیں۔

البتہ یہ حقوق العباد میں نہایت ہی ضروری حقوق ہیں کہ ہمسایہ کو ہرگز نہ بھلائیں مولانا سدید الدین صاحب سجادہ نشیں مروانہ شریف والے موجود تھے انہوں نے استفسار فرمایا کہ حقوق العباد کیا ہیں۔ آپ نے فرمایا حقیقتاً تو تمام ہی حقوق اللہ ہیں کیونکہ حقوق العباد بھی محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ادا کیے جاتے ہیں۔ حقوق کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ جو بلا واسطہ محض رضا باری تعالیٰ کے لئے ادا کیے جاویں وہ حقوق اللہ ہوتے ہیں۔ (عبادات فرائض کی ادائیگی وغیرہ)

۲۔ جو بالواسطہ اس ذات اقدس کی رضا کے لئے ادا کیے جاویں وہ حقوق العباد کہلاتے ہیں۔ (والدین زوجین وغیرہ کے حقوق کی ادائیگی)

چنانچہ حدیث پاک میں ہے:

مَنْ اَحَبَّ لِلّٰهِ وَ اَبْغَضَ لِلّٰهِ وَ اَعْطٰى لِلّٰهِ وَ مَنَعَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْاِيْمَانَ.

یعنی جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے محبت رکھی اور اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے بغض رکھا اور اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے ہی کسی کو دیا اور اللہ تعالیٰ ہی کی رضا کیلئے کسی سے روک لیا تو تحقیق اس نے ایمان مکمل کر لیا۔

marfat.com

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اعلیٰ واقدس برحق خلفاء راشدین ہیں

اہل تشیع کی معتبر ترین حدیث کی کتاب شافی مصنفہ علم الہدیٰ سید مرتضیٰ و تلخیص الشافی مصنفہ محقق طوسی امام الطائفہ، جلد۲، ص ۴۲۸ کی روایات بطور نمونہ پیش کرتا ہوں اور اہل تشیع کی محبت وتولیٰ کا جائزہ لیتا ہوں۔

روی عن جعفر ابن محمد عن ابیه انَّ رجلاً من قریش جاء الی امیر المؤمنین علیه السلام فقال سمعته یقول فی الخطبه انفاً اَللّٰهُمَّ اَصْلحنا بما صلحت به الخلفاء الراشدین فمن هماء فقال جیبایٔ و عمَّاک ابوبکر و عمر اماما الهدیٰ و شَیْخَا الاسلام و رجلا قریش والمقتدیٰ بهما بعد رسول الله صلی الله علیه وسلم و من اقتدی بهما عصم ومن اتبع اٰثارهما هَدی الله الی صراط مستقیم ط

(شافی امام الہدیٰ وتلخیص الشافی للمحقق الطّوسی، جلد۲، ص ۴۲۸)

امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد ماجد امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ قریش کا ایک جوان امیر المؤمنین سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الشریف کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی یاحضرت میں نے آپ سے ابھی خطبہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آپ فرمارہے تھے اے میرے پروردگار ہم پر اسی مہربانی کے ساتھ کرم فرما جو مہربانی و کرم تو نے خلفاء راشدین پر فرمایا ہے تو وہ خلفائے راشدین کون ہیں۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا وہ میرے پیارے دوست ہیں اور تمہارے چچا ہیں ابوبکر صدیق رضی

marfat.com

ہمسایہ کے متعلق

﷽

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا وَ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا زَالَ جِبْرِیْلُ یُوْصِیْنِیْ بِالْجَارِ حَتّٰی ظَنَنْتُ اَنَّہٗ سَیُوَرِّثُہٗ۔ (متفق علیہ)

حضرت عبداللہ ابن عمرو حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہما دونوں سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام مجھے پڑوسی کے متعلق وصیت کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے گمان ہونے لگا کہ وہ پڑوسی کو وراثت کا حقدار بنادیں گے۔ (بخاری شریف ومسلم شریف دونوں کی روایت ہے)

فائدہ: جبرئیل علیہ السلام ہمیشہ اللہ تعالیٰ ہی کا ارشاد بطور وحی لاتے تھے لہٰذا یہ وصیت من جانب اللہ ہے۔

قبلہ شیخ الاسلام کا ایک وظیفہ:

غلام محمد شاہ ولد قریشی نور زمان کو فرمایا بحالت سفر کسی ریل، موٹر وغیرہ پر سوار ہونا ہو تو سات بار درود شریف پڑھ کر یہ پڑھنا۔

یَاحَافِظُ یَا حَفِیْظُ یَا نَاصِرُ یَا نَصِیْرُ یَا مُعِیْنُ یَا وَکِیْلُ یَا رَقِیْبُ یَااللّٰہُ جَلَّ شَانُہٗ۔

سات دفعہ پڑھ کر دوبارہ سات مرتبہ درود شریف پڑھنا۔ انشاء اللہ تعالیٰ ایکسیڈنٹ و دیگر مصائب سے محفوظ رہے گا۔

غلام محمد شاہ نے بتایا کہ ایک مرتبہ میں بہاولپور سے ملتان بذریعہ بس آ رہا تھا، راستہ میں وہ لاری پکے روڈ سے اتر گئی اور خطرناک ٹیلے سے ٹکرائی، میں نے یہی پڑھا تو تمام بس کے سوار مسافر اللہ تعالیٰ نے محفوظ فرما لئے اور دوسرے روز یہ واقعہ قبلہ شیخ الاسلام رضی اللہ عنہ کو عرض کیا تو آپ خوش ہوئے دوبارہ اس وظیفہ کے پڑھنے کی تاکید فرمائی۔

یہ آپکی وصیت برائے عوام وخواص ہے عمل میں لاویں اور فائدہ حاصل کریں۔

marfat.com

بذلک. (الشافی و تلخیص الشافی، جلد۲، ص ۴۲۸، مطبوعہ نجف اشرف)
یعنی سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے خطبہ میں فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضور کی تمام امت سے افضل ابوبکر وعمر (رضی اللہ عنہما) ہیں۔

بعض روایتوں میں تفصیل کے ساتھ بیان ہوا ہے کہ حضرت سیدنا شیر خدا حیدر کرار رضی اللہ عنہ کی خدمت میں اطلاع پہنچی کہ ایک شخص نے (غالباً کسی شیعہ) نے حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی شان میں سب بکا ہے (بکواس کیا ہے) جس پر امیر المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس شخص کو بلایا اور اس کے بکواس بکنے پر شہادت طلب فرمائی (باقاعدہ مقدمہ چلایا) اور شہادت گزرنے کے بعد اپنے دست حیدری کے ساتھ ہی اس کو واصل جہنم فرما دیا اور مبتلائے عقوبت گردانا۔

اسی کتاب کے ص ۸۰ پر ایک اور روایت بھی ملاحظہ فرماویں۔

روی جعفر بن محمد عن ابیه عن جدهٖ علیهم السلام قال لما استخلف ابوبکر جاء ابو سفیان فاستأذن علٰی علی علیه السلام قال ابسط یدک ابا یعک فواللہ لاملانها علی ابی فیصل خیلا و رجلا فانزوی عنه علیه السلام قال و یحک یا ابا سفیان هذهٖ من دواهیک وقد اجتمع الناس علی ابی بکر فما زلت تبغی الاسلام عوجاً فی الجاهلیة و الاسلام واللہ ما ضرً الاسلام ذالک شیئا ما زلت صاحب فتنة

امام جعفر صادق اپنے والد سے روایت فرماتے ہیں اور وہ اپنے والد سے روایت فرماتے ہیں اور وہ اپنے والد (زین العابدین) سے روایت فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو ابوسفیان نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضری کی اجازت چاہی (اور حاضر ہوا) اور عرض کی کہ آپ

marfat.com

اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں، وہ دونوں ہدایت
کے امام ہیں وہ دونوں اسلام کے پیشوا ہیں اور دونوں جوان قریش
سے ہیں اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد امت کے
مقتدا اور پیشوا ہیں جس نے ان کی پیروی کی وہ جہنم سے بچ گیا اور
جس شخص نے ان کی اقتدا کی اُس نے صراطِ مستقیم کی ہدایت پائی۔

عَلَم الصدق والصفا سیدنا امیر المومنین علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے صریح اور واضح ارشاد کی شان دیکھئے اور روایت بھی تمام تر ائمہ طاہرین معصومین سے ہے میں انتظار میں ہوں کہ محبت وتولی کا دم بھرنے والے اس فرمان پر کہاں تک ایمان لانے کے لئے تیار ہوتے ہیں۔ ایک عجیب وغریب اعتراض بھی اس روایت پر سن لیں جو شیعوں کے محقق طوسی نے یہ روایت اپنی کتاب تلخیص الشافی میں لکھ کر کیا ہے کہ روایت میں شک ائمہ کرام سے ہے مگر اس کے راوی ایک ایک ہیں اس لئے اس پر اعتبار نہیں کرتا۔ یعنی امام جعفر صادق صاحب اکیلے ہی اپنے والد امام محمد باقر سے روایت کرتے ہیں اور پھر امام محمد باقر صاحب صرف اپنے والد امام زین العابدین سے روایت فرماتے ہیں اور امام زین العابدین صرف اس روایت کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں۔ لہٰذا یہ خبر احاد ہے نا قابل اعتماد الشیعہ ہے مگر غالبًا یہ کہنا بھول گیا کہ صرف علی رضی اللہ عنہ خلفاء راشدین کو امام الہدیٰ اور شیخ الاسلام اور مقتدا اور پیشوا کہہ رہے ہیں اور صرف وہی ان کو اپنے پیارے فرما رہے ہیں لہٰذا اس پر کیا اعتبار ہے۔

مگر ہم شیعہ کی تسلی کے لئے چودہ آدمیوں سے بیک وقت روایت پیش کرتے ہیں جو کتاب الشافی، جلد۲، ص ۴۲۸ مطبوعہ نجف اشرف میں ہے۔

انّ علیًا علیه السلام قال فی خطبته خیر هذه الامة بعد نبینا ابوبکر و عمر و فی بعض الاخبار انه علیه السلام خطب بذالک بعد ما انهی الیه انّ رجلاً تناول ابابکر و عمر بالشیتمة فدعی به وتقدم بعقوبته بعد ان شهدوا علیه

marfat.com

(نماز پڑھانے والا مختصر قرأت پڑھے)

بروز جمعہ ۲۲/ ذیقعدہ ۱۳۹۴ھ فجر کی نماز میں زیادہ قرآن پڑھنے کی وجہ سے آپ نے فرمایا کہ حدیث پاک میں آتا ہے نماز پڑھاؤ تو قرأت میں مقتدیوں کا خیال رکھو کیونکہ مریض اور حاجت مند لوگ بھی جماعت میں ہوتے ہیں جو مریض ایک لحظہ بھی کھڑا نہیں ہوسکتا اس کے لئے تو مصیبت ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے، پھر اشراق کے وقت حکیم محمد خان نے بندہ کے لئے عرض کی آپ اس پر راضی ہو جائیں، ناراض نہ رہیں، آپ نے بندہ کو بنگلہ شریف میں بلایا حاضر ہونے پر فرمایا: ادھر آؤ جب قریب ہوا تو آپ نے بندہ کو اپنی بغل میں لے لیا اور سر کو بوسہ دے کر فرمایا میں تو تجھ پر ناراض نہیں ہوں مجھے اس وقت تکلیف تھی اور میرا خیال تھا کہ سورۃ والتین اور سورۃ الکوثر پڑھا کر نماز سے فارغ ہوتا تو نے جب سورۃ مزمل شروع کی تو میرا ٹھنڈا سانس نکلا کہ اب اتنا کیسے کھڑا ہوں گا۔ نماز میں مقتدیوں کا خیال رکھا کرو میں کسی پر ناراض نہیں ہوتا اگر ہوں تو اسے فوراً زبان سے ہی سمجھا دیتا ہوں، دل میں ناراضگی نہیں رکھتا، بالفرض ایسی ناراضگی ہو تو پھر اسے بالکل بلاتا نہیں ہوں، یہ ناراضگی کیتی مسلمان کیتی میں نہیں ہوتی، فرمایا: نماز پڑھانے میں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور اسی کی رضامندی نظر ہو، اپنے بچے کو سمجھایا جائے تو بچہ یہ نہ سمجھے کہ مجھ پر ناراض ہوگیا ہے تم میرے بچے ہو میں خود نہ سمجھاؤں تو اور کون سمجھائے، میں اس طرح نہیں ہوں کہ دل میں ناراضگی رکھوں اور ظاہراً معلوم نہ ہونے پائے۔

marfat.com

ہاتھ بڑھائیں میں آپ سے بیعت کرتا ہوں خدا کی قسم اسی علاقہ کو سواروں اور پیدلوں سے بھر دوں گا (اگر حضور خوف کی وجہ سے خلافت کا اعلان نہیں فرما رہے اور تقیۃً خاموش ہیں) یہ سن کر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے روگردانی فرمائی اور فرمایا کہ ابو سفیان تیرے لئے سخت افسوس ہے یہ خیالات تیری تباہ کاریوں کی دلیل ہیں حالانکہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت پر صحابہ کا متفقہ اور اجتماعی فیصلہ ہو چکا ہے تو تو ہمیشہ کفر اور اسلام کی حالت میں فتنہ اور کجروی ہی تلاش کرتا ہے خدا کی قسم صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کسی طرح بھی اسلام کے لئے مضر نہیں ہو سکتی اور تو ہمیشہ فتنہ باز ہی رہے گا۔

(الشافی و تلخیص الشافی، جلد ۲، ص ۴۲۸)

لیجئے جناب یہ حدیث بھی امام عن امام عن امام غرضیکہ اس حدیث کی سند بھی تمام تر ائمہ معصومین صادقین پر مشتمل ہے ہاں یہ ضرور ہے کہ ان کے ساتھ دوسرا شاہد موجود نہیں ورنہ شیعوں کے محقق طوسی اس پر ایمان لا چکے ہوتے کاش شیعوں کا پیشوا اس بات پر ایمان رکھتا کہ ائمہ ہدائی کے ارشاد سے زیادہ اور کوئی چیز قابل یقین اور لائق اعتبار نہیں ہو سکتی اور ان کے ارشادات پر یقین کرنے کے لئے کسی دوسری شہادت کی ضرورت نہ ہوتی۔

مندرجہ بالا مشتے نمونہ از خروارے حوالہ جات مذہب شیعہ کتاب من تالیف شیخ الاسلام حضرت خواجہ محمد قمرالدین صاحب قدس سرہٗ سے نقل بطور سند کئے ہیں۔ باقی ناسخ التواریخ و دیگر کتب کے حوالہ جات مزید تسلی کے لئے اصلی کتاب سے مطالعہ فرمائیں یہ محض سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبلہ شیخ الاسلام کو خواب میں زیارت نصیب ہونے پر جو توجہ ہوئی اس کا ثبوت ہے آپ پر انہوں نے کتنا کرم فرمایا یہ تو دینے والا جانتا ہے یا حاصل کرنے والے کو معلوم ہے۔ ولنعم ما قیل۔

خوشتر آں باشد کہ سرِّ دلبراں۔ گفتہ آید در حدیث دیگراں

ترا دیدہ و یوسف را شنیدہ شنیدہ کے بود مانند دیدہ

marfat.com

و معاند ہوتے ہیں۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ و حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور بنو امیہ کے مداح ہوتے ہیں۔

شیعہ کے نزدیک ناصبی:

ملا باقر مجلسی کی کتاب حق الیقین، ص ۲۳۷ میں ہے۔

ابن ادریس در کتاب سرائزاز کتاب مسائل محمد بن علی بن عیسیٰ روایت کردہ است کہ نوشتند بخدمت امام علی النقی و سوال کردند کہ آیا محتاج ہستیم در دانستن ناصبی بر زیادہ ازیں کہ ابوبکر و عمر را تقدیم کند بر امیر المؤمنین و اعتقاد بر امامت آنھا داشتہ باشد۔ حضرت در جواب نوشت کہ ہر کہ ایں اعتقاد داشتہ باشد او ناصبی است۔

حضرت امام علی نقی سے سوال کیا گیا کہ اس سے زاید ہمیں ناصبی کے جاننے کی کوئی اور ضرورت ہے کہ جو شخص ابوبکر و عمر (رضی اللہ عنہما) کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مقدم ہونے کا اعتقاد رکھے اور ان کی امامت کا قائل ہو وہ ناصبی ہے۔ انہوں نے جواب لکھا کہ جو شخص یہ اعتقاد رکھے وہ ناصبی ہے۔ حالانکہ شیعہ کی من گھڑت روایت ہے جس سے ائمہ اطہار کی ہستیوں کو ملوث کرتے ہیں۔

marfat.com

شیعہ روافض کی توبہ کے متعلق

ایک مرتبہ حضور غریب نواز سے فقیر نے شیخین رضی اللہ عنہما کے حق میں بکواس بکنے والوں کی توبہ کے متعلق دریافت کیا تو فرمایا ظاہراً عند الشرع مقبول ہے اور عند اللہ نامقبول ہے کیونکہ سیدنا حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے ان لوگوں کے ایمان کی جڑ جل جاتی ہے اسلئے ان کی توبہ غیر مقبول ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشادِ اقدس ہے:

ذالک بانهم امنوا ثم کفروا فطبع علی قلوبهم فهم لا یفقهون ۝

یہ فرمان منافق لوگوں کے متعلق ہے کہ یہ لوگ ایمان لائے پھر کافر ہوئے تو ان کے دلوں پر مہر ثبت ہوگئی پھر وہ سمجھتے ہی نہیں۔

یہ حقانیت کے سمجھنے کا مادہ ہی ان کے دلوں سے ختم ہوگیا ہے۔ (ایمان کی جڑ جل گئی) لہٰذا سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہر دو ہستیاں محبوبِ خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یکے بعد دیگرے خلیفہ ہیں ان مقبول ہستیوں کا گستاخ یقیناً مردود التوبہ ہے اگر بظاہر زبانی طور پر اپنے تقیہ کے ماتحت توبہ کے الفاظ بھی کہیں تاہم مردود ہیں۔ کیونکہ جن حضرات کی شان میں نصوص قطعیہ قرآن وحدیث سے واضح ہیں ان کے خلاف بکواس بکنے والے منکر قرآن ومنکر فرمانِ نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔

رافضی: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علاوہ باقی تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے دشمن کو رافضی کہتے ہیں۔

خارجی: سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے سوا باقی تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے مخالف ومعاند ہوتے ہیں۔

ناصبی: حضرت علی رضی اللہ عنہ و حضرات اہل بیت کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے مخالف

marfat.com

بندہ نے تعمیل حکم میں طلباء کو ہمراہ لا کر تعلیم شروع کر دی اگرچہ حکومت کی طرف سے اجتماع اور قبضہ کرنے کا بندہ کو علم نہ تھا تاہم یہ خیال آیا کہ قبلہ وکعبہ حضور غریب نواز نے کسی خاص حکمت کی بناء پر یہ حکم دیا ہے۔ جب واپس اسی پرائمری اسکول کی حدود سے بندہ گزر رہا تھا تو اجتماع کی طرف سے ایک پیغام پہنچا کہ تجھے ڈی آئی جی صاحب و دیگر افسران بلا رہے ہیں وہاں پہنچتے ہی دیکھا کہ دارالعلوم کا تمام معلمین والا عملہ پروفیسرز، لائبریرین وغیرہ بھی وہاں موجود ہیں السلام علیکم کہا جواباً وعلیکم السلام انہوں نے کہا۔ کسی ایک صاحب نے بیٹھنے کو کرسی دی بیٹھتے ہی ڈی آئی جی صاحب نے دریافت کیا کہ یہ دارالعلوم تو پہلے بند تھا آج کیوں کھولا گیا جواب دیا کہ دارالعلوم ضیاء شمس الاسلام کے تین شعبے ہیں۔ ایک درسِ نظامی کا، دوسرا ہائی اسکول اور کالج اور تیسرا شعبہ مدرسۃ الحفاظ کا ہے پہلے ہر دو شعبوں کو رمضان شریف کی رخصتیں ہوگئی ہیں۔ مدرسۃ الحفاظ کو رخصتیں نہیں ہوتیں جو دربار عالیہ پر ہی پڑھائی کا انتظام ہے۔ آج چونکہ آپ صاحبان کی دارالعلوم پر قبضہ کرنے کی کوشش تھی اس لئے مدرسۃ الحفاظ کے طلباء کرام کو قبلہ شیخ الاسلام قدس سرہٗ کے حکم کے مطابق یہاں ادارے کو کھول کر تعلیم شروع کر دی گئی ہے۔ دوپہر کو معمول کے مطابق چھٹی کر کے جا رہا ہوں۔ پھر دریافت کیا کہ دارالعلوم کے دوسرے مدرسین والے عملہ میں تمہاری بھی گورنمنٹ کی ملازمت میں دو ماہ سے تقرری ہو چکی ہے اور ہر دو مہینوں کی تنخواہ بھی آ چکی ہے وہ وصول کریں اور گورنمنٹ کی ملازمت مستقل طور پر حاصل کریں۔

جواب دیا کہ مجھے گورنمنٹ کی ملازمت درکار نہیں ہے پیر سیال کی ملازمت و خدمت نصیب ہے اسی کی ضرورت ہے۔

سوال: پھر آپ استعفیٰ لکھ دیں۔ کیونکہ تقرری کے بعد استعفیٰ ضروری ہے۔

جواب: ضرورت ہی نہیں جب تقرری کی درخواست نہیں دی تھی تو استعفیٰ کی کیا ضرورت ہے اور نہ ہی کوئی حاضری دی ہے۔

سوال: ہمارے رجسٹر پر ہی دستخط کر دیویں تاکہ ہمارا ریکارڈ قائم رہے۔

marfat.com

دارالعلوم ضیاء شمس الاسلام سیال شریف کے متعلق

حضرت شیخ الاسلام صاحب قدس سرہٗ نے فرمایا کہ دارالعلوم ضیاء شمس الاسلام سیال شریف کو حکومت کی تحویل میں لینے کی جب ذوالفقار علی بھٹو نے کوشش کی تھی تو جتنی طاقت اس کے قبضہ سے بچنے بچانے پر میری لگی ہے اتنی شیعہ روافض میڈ والوں کے سیال شریف کے قریب جھنڈا گاڑنے کے مقابلہ میں بھی صرف نہ ہوئی تھی حالانکہ شیعہ والوں کی ناپاک حرکات میں تمام ملک پاکستان میں اس کا تہلکہ مچ گیا تھا۔

پاکستان کے اسلامی اداروں کو جب بھٹو نے اپنی تحویل میں لیا تھا تو دارالعلوم ضیاء شمس الاسلام سیال شریف کے تمام عملہ ملازمین، مدرسین کے کوائف پہلے ہی حکومت میں منگوا لئے گئے تھے ازاں بعد اعلان ہوا جس پر دارالعلوم کے پرنسپل صاحب و پروفیسر صاحبان اور ہائی اسکول کے ہیڈ ماسٹر و دیگر معلمین بھی حکومت کی ملازمت پر خوش ہو کر ان کے گرویدہ بن گئے لیکن دارالعلوم کی چار دیواری میں اُن کو رہنا نصیب نہ ہوا، اب دارالعلوم پر قبضہ کی کوشش تو رات دن حکومت اور ماسٹر صاحبان کرتے ہی رہے یہ عملی عارضی طور پر کچھ عرصہ ساہیوال چند ایام جوڑا کلاں اور کچھ ہفتے نہنگ میں پھرتے پھراتے رہے چونکہ سالانہ رخصتیں دارالعلوم ضیاء شمس الاسلام میں ماہ رمضان شریف میں ہوا کرتی تھیں جب رخصتیں ہوگئیں تو حکومت اور اس کے عملہ وغیرہ کو پتہ ہوگیا کہ دارالعلوم بند ہے اب قبضہ کر لینا آسان ہوگا چنانچہ دارالعلوم کے متصل ہی گورنمنٹ کا پرائمری اسکول تھا وہاں کافی تعداد میں افسران، پولیس وغیرہ کا اجتماع ہوگیا اس اجتماع سے ایک دن پہلے حضور غریب نواز شیخ الاسلام قدس سرہٗ نے فقیر (راقم الحروف) کو فرمایا کہ کل آئندہ تیرے ذمہ ایک کام لگاتا ہوں بغیر کسی خطرہ کے اسے نبھانا۔ دربار شریف پر جو قرآن مجید پڑھنے والے طلباء ہیں ان کو صبح ہمراہ لے جا کر دارالعلوم کے کمروں میں علیحدہ علیحدہ تقسیم کر کے بٹھا دینا دوپہر تک وہاں قرآن مجید ہی وہ پڑھتے رہیں دوپہر کو چھٹی کر کے کمروں کو اچھی طرح بند کر کے واپس آجانا

marfat.com

حکومت کی گرفت سے محفوظ رہنے کی سرتوڑ کوشش کی تھی جو آج تک محفوظ ہے۔ اگر دارالعلوم حکومت کی تحویل میں دے دیا جاتا تو سب سے زیادہ خطرہ یہ تھا کہ ہمارا اصلی مقصد فوت ہو جاتا جس کے لئے دارالعلوم کا قیام ہے۔ دینی اسلامی، روحانی ایمانی طور پر طلباء کو علوم دین سے سرفراز کریں تا کہ قوم و ملک میں دین کی خدمات دے سکیں اگر اس ادارہ کو حکومت لے لیتی تو پھر حکومت کی طرف سے مقرر شدہ عملہ ملازمین، مدرسین، غیر مذاہب والے یہاں آتے جو اسلام و قرآن میں مسلمانوں کی اولاد کو غلط تعلیم دے کر تحریف کرتے، تخریب پھیلاتے، منافقین کی پیدوار یہاں بھی شروع ہو جاتی پھر ان سے دارالعلوم کو پاک کرنا مشکل ہو جاتا۔

سرکاری نمائندہ سے گفتگو

حکومت کی طرف سے چند افراد کے ہمراہ ایک نمائندہ آیا دارالعلوم کے متعلق آپ سے گفتگو اور بحث کی جس میں کالج و ہائی اسکول کے لئے دارالعلوم کی بلڈنگ حاصل کرنے کے مطالبات تھے جو درج ذیل ہیں۔

۱۰ ر رمضان المبارک بروز خمیس ۱۳۹۲ھ

ریٹائرڈ پرنسپل نمائندہ منجانب گورنمنٹ

حضرت غریب نواز سے مخاطب ہو کر کہا میں یہاں آپ کی زیارت کے لئے آیا ہوں اور ساتھ ہی حکومت کی طرف سے دارالعلوم کے متعلق چند گزارشات ہیں اس میں شک نہیں آپ کا دارالعلوم تمام علوم عربیہ اور کالج و ہائی اسکول کا مشترک ادارہ ہے لیکن جب حکومت نے تمام ملک کے کالج اور اسکول اپنی تحویل میں لئے تو ان کے ماتحت آپ کا کالج بھی آ گیا جس کا اعلان بھی تمام کے ساتھ ہو چکا ہے۔ اگر چہ آپ کی سالانہ رخصتیں ماہ رمضان میں ہوا کرتی ہیں لیکن حکومت کے انتظام میں آ جانے کی وجہ سے کالج کا کھولنا ضروری ہے اساتذہ کی طرف سے چند باتیں پہنچی ہیں کہ داخلہ میں یہ رخصتیں رکاوٹ بن گئی

marfat.com

جواب: ہاں ادھر کر دستخط کر دیتا ہوں۔ چنانچہ ان کے رجسٹر پر لکھ دیا کہ مجھے گورنمنٹ کی ملازمت کی ضرورت نہیں ہے۔ تنخواہ واپس کر دی جائے وصول نہیں کرتا۔

غلام احمد عفی عنہ

مدرس دارالعلوم ضیاء شمس الاسلام سیال شریف

سوال: ایک مولانا عبدالرحمٰن صاحب ہیں اور پی ٹی آئی محمد افضل صاحب ہیں ان دونوں کی بھی تنخواہیں آ چکی ہیں وہ کہاں ہیں؟

جواب: مولانا عبدالرحمٰن صاحب تو دارالعلوم ہی میں سکونت رکھتے ہیں وہ موجود ہیں اور پی ٹی آئی محمد افضل صاحب جہلم میں اپنے اصلی وطن چلے گئے ہیں چھٹیوں کے بعد آویں گے۔

مولانا عبدالرحمٰن صاحب کو آدمی بھیج کر بلایا گیا جب آئے تو ان سے بھی وہی دریافت کیا۔ جب انہوں نے تنخواہ وصول کرنے اور اپنی تقرری ہو جانے کی بات سنی تو ذرا توقف فرمایا۔ تو بندہ نے ان سے عرض کی کہ میں نے تو گورنمنٹ کی ملازمت اختیار کرنے سے جواب دے دیا ہے اور تنخواہ بھی وصول نہیں کی۔ یہ سن کر انہوں نے بھی فرما دیا کہ میرا جواب بھی یہی ہے۔ چنانچہ ان سے بھی رجسٹر پر دستخط کروا لئے گئے کہ گورنمنٹ کی ملازمت کرنے سے انکاری ہیں۔ بالآخر جب حکومت کو دارالعلوم کی چار دیواری میں داخل ہونے سے ناامیدی ہو گئی تو شیعہ روافض موضع میبہ والوں سے رقبہ حاصل کر کے گورنمنٹ نے دارالعلوم سے ہائی اسکول ضیاء شمس الاسلام سیال شریف کی بلڈنگ وہاں اسی عملہ کو تعمیر کروا دی جو آج تک موجود ہے اور دارالعلوم والے کالج کے عملہ کو سرگودھا شہر انبالہ کالج میں مدغم کر دیا گیا۔

دارالعلوم ضیاء شمس الاسلام سیال شریف کا نیا عملہ باقاعدہ سابق طور پر رخصتوں کے بعد مقرر کیا گیا۔ دارالعلوم میں اسکول کالج اسی طرح جاری ہے۔

قبلہ شیخ الاسلام قدس سرہ نے فرمایا۔ میں نے اسلام آباد میں جا کر دارالعلوم کو

marfat.com

وجود میں آئے ہیں اور انہوں نے صرف علوم دین علوم عربیہ کی خاطر یہ خدمات پیش کی تھیں، اب اگر بجائے حدیث وتفسیر کے کالج ہی رہ جائے تو عوام مسلمانوں کو ہرگز ہرگز منظور نہ ہوگا اور نہ ہی شرعاً جائز ہے۔

نمائندہ: عوام تو آپ کی ذات کیساتھ ہیں آپ اس طرف ہو گئے تو عوام بھی اسی طرف ہوں گے اور اگر آپ اُس طرف ہوں گے تو عوام بھی اُس طرف ہو جائیں گے

پیر سیال: اللہ تعالیٰ مجھے اسی طرف رکھے اُس طرف نہ لے جائے۔

اس کے بعد آپ نمازِ ظہر کے لئے مسجد میں تشریف لے گئے اور ظہر کی نماز سے فارغ ہو کر جب آپ بنگلہ شریف میں تشریف لائے تو نمائندہ وہیں منتظر تھا آپ نے بیٹھتے ہی وہی گفتگو شروع فرمائی۔

فرمایا: تمہارے تمام تر کلام کا مقصد محض کالج ہے اور ہمارا مقصد درسِ نظامی کا قائم رکھنا اور ساتھ ہی نادار طلباء کے خوراک ولباس کی کفالت اور درسِ نظامی کا مرتبہ اولیٰ اور کالج کے مضامین کا مرتبہ ثانیویہ میں رکھنا ہے۔ اگر درسِ نظامی اسی درجہ میں رہے تو ہمیں اس پر اعتراض نہیں لیکن ہمارے انتظام میں تو صرف اپنے ہی مسلک کے لوگ چاہئیں عالم ہوں یا طلباء اپنے ہی مسلک کے رکھے جاتے ہیں غیر مسلک کا کوئی ایک بھی نہ ہوگا اور کالج میں یہ امتیاز نہیں ہوگا بلکہ مرزائی شیعہ بھی یہاں داخل ہوں گے عملہ میں یا طلبہ میں گورنمنٹ کیلئے تو یہ امتیاز جائز نہیں ہے اور یہ تسلیم بھی کر لیں کہ یہاں صرف ہمارے ہی مسلک کا عملہ اور طلباء ہوں گے تو افسرانِ بالا مثلاً ڈائریکٹر وغیرہ دوسرے مسلک کے ہوتے رہتے ہیں جو تعصب کی بناء پر ضرور اپنا ہم مسلک رکھنے پر مجبور کر سکتے ہیں۔

نمائندہ: اس بات کی تسلی میں نہیں دے سکتا کہ غیر مسلک نہ آئے باقی رہا، درسِ نظامی کا قیام وہ ہو سکتا ہے کہ اوقات مقرر ہوں مثلاً دن کو کالج کے اسباق اور رات کو درسِ نظامی کے اسباق رکھ دیئے جائیں تو دونوں کام چل سکتے ہیں یا پیریڈ مقرر

marfat.com

ہیں اور جو طلبہ حاضر ہوئے وہ واپس کر دیئے گئے چند ایک کے داخلہ بھی ہوئے جن کی فیس والی رقم پہنچ چکی ہے۔

پیر سیال! مجھے تو اس بات کی حیرانگی ہے کہ دارالعلوم کا نام کالج حکومت نے کس طرح بنا لیا ہے۔ سو، سوا سو سال سے یہ دارالعلوم جاری ہے جس کے طلباء میں سے مولوی منتخب الحق صاحب بھی ہیں جو کراچی یونیورسٹی میں شعبۂ اسلامیات کے صدر ہیں، میرے ساتھ مل کر تعلیم حاصل کرتے رہے اور اس دارالعلوم کو محض غرباء کی تعلیم کے لئے وسعت دی گئی ہے، جس زمانہ میں، میں دہلی پڑھتا تھا اور غریب طلباء دور دراز کے سفر کر کے آتے تو راستہ میں کئی فوت ہو جاتے۔ بے بسی اور بے کسی کے عالم میں ہوتے اس زمانہ سے میرے دل میں یہ امنگ تھی کہ اس طرح کا دارالعلوم بناؤں گا۔ چنانچہ اب اللہ تعالیٰ نے موقع دیا اور یہ دارالعلوم وسیع بنایا گیا جس میں علوم عربیہ کے ساتھ شعبہ دنیاوی علوم کا محض اس لئے رکھا گیا تھا کہ علماء بن کر جانے والے فارغ التحصیل نہ صرف دینی علوم سے سرشار ہوں بلکہ دنیاوی علوم سے بھی بہرہ ور ہوں تا کہ اپنا ذریعہ معاش بنا سکیں۔ اصل مقصد تو دارالعلوم کی بنیاد کا علوم حدیث وتفسیر ہیں ان کے ماتحت دنیاوی علوم بھی غرباء کو مفت تعلیم دیئے جاتے ہیں، خوراک ولباس تک کے اخراجات دارالعلوم ہی کے ذمہ ہیں اسے کالج کس طرح کہہ سکتے ہیں؟

نمائندہ: کاغذات میں گورنمنٹ کو کالج کی بلڈنگ دکھائی گئی ہے اور طلبہ کے امتحانات میں اچھے خاصے نمبر لے کر وظیفے حاصل کرنا یہ تمام چیزیں کالج پر دلالت کرتی ہیں۔

حضور غریب نواز: دارالعلوم کو کاغذات میں کالج کس نے دکھایا۔

نمائندہ: آپ کے پرنسپل چودھری محمد یعقوب صاحب وغیرہ نے۔

پیر سیال: وہ ایک ٹیچر ہے نہ ہی انتظامیہ کا رکن، اگر ٹیچر غلط لکھ دے تو اس کا اعتبار کیسے ہو سکتا ہے۔ نیز دارالعلوم کی بلڈنگ کے اخراجات عوام مسلمانوں کی خدمات سے

marfat.com

ہونے پایا تو جن لوگوں کی خدمات محض دین کے لئے حاصل کی گئی ہیں وہ بلڈنگ کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے۔

نمائندہ: آپ کی ذات سے یہ توقع ہرگز نہیں ہوسکتی کہ آپ بلڈنگ کو مسمار کر دیویں یا تباہ ہوتا دیکھ کر خاموش رہیں بلکہ ہمیں یقین ہے کہ آپ اس میں اضافہ اور ترقی کے اسباب پیدا کریں گے۔

پیر سیال: میں یہ نہیں چاہتا کہ اپنی حکومت سے ٹکر لوں اور اس کی دشواریوں میں اضافہ کروں، ہمارے مستقل مضبوط متعلقین سرحد تک پھیلے ہوئے ہیں جو مقابلہ کرنے سے دریغ نہیں کریں گے۔ بہتر تو یہی ہے کہ ہمیں اپنے حال پر چھوڑیئے جس طرح ادارہ چل رہا ہے چلتا رہے۔

نمائندہ: اگر آپ چاہیں تو کالج کو بالکل بند کر دیں، درسِ نظامی ہی رہے، کالج کا نام تک یہاں نہ ہو۔

پیر سیال: ہمارے طلبہ جو درسِ نظامی اور کالج کا مشترکہ کورس پڑھ رہے ہیں ان کا منزل مقصود پر پہنچنا ناممکن ہوگا۔ بہتر ہے کہ دارالعلوم کو سابقہ حالت پر چھوڑ دیں۔

نمائندہ: یہ ناممکن ہے کیونکہ حکومت کے کاغذات میں کالج کا آ جانا اور پھر اس کو چھوڑ دینا حکومت کے لئے نقصان ہے، عیسائی اور مرزائی اداروں سے بھی یہی مطالبات پیش کئے گئے ہیں کہ ہمارے خصوصی ادارے اپنے ہی مسلک کے ہیں اور اپنے اخراجات سے چلا رہے ہیں لیکن کسی ایک کو نہیں چھوڑا گیا۔ اگر عیسائی اداروں کی ایک چوک بھی آزاد ہو جاتی تو آپ کے ادارہ کو چھوڑنا آسان تھا اب آپ کا ادارہ چھوڑ دیا جائے تو دوسروں کے لئے یہ راستہ کھل جائے گا۔

پیر سیال: آپ کی ٹھنڈی طبیعت میرے پسند آئی ہے آپ نے نہایت اچھے اخلاق کا مظاہرہ کیا ہے۔

جب نمائندہ اپنے مطالبات میں ناکام ہو کر واپس گیا تو درج ذیل اطلاع شائع کروادی۔

marfat.com

ہوں لیکن کالج کے اوقات سے پہلے یا بعد ہوں۔ نیز کچھ پہلے اور کچھ بعد میں ہو جاویں۔ مثلاً ہمارے مولانا حسین احمد مدنی صبح کی نماز کے بعد ساتھ ہی درس دیا کرتے تھے۔

پیر سیال: اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ اگر حدیث پاک پڑھ رہے ہوں اور انگلش کا پیریڈ شروع ہو جائے تو حدیث پاک چھوڑ کر انگلش کیلئے چلے جائیں اور یہ کس طرح درست ہے؟

نمائندہ: جس حسن انتظام کے ساتھ آپ نے پہلے طلباء کو علوم عربیہ اور کالج کی تعلیم دلائی جس سے آپ کے دارالعلوم کا طالب علم تمام پاکستان میں سیکنڈ بلکہ فرسٹ درجہ پر آیا ہے اس نے درسِ نظامی بھی تو پڑھی ہے وہ ہمیں نہایت پسند ہے لیکن اب حکومت کے مضامین میں تو اشتراک علومِ عربیہ کا درست نہیں ہے۔ آپ کے دارالعلوم کے تین شعبہ میں درسِ نظامی، کالج و ہائی اسکول آپ اتنا ضرور کریں کہ کالج والوں کو ایک کمرہ میں بٹھا دیں مثلاً دفتر والا ہی کمرہ دے دیں۔ گورنمنٹ کو کیونکہ یہ رپورٹ بھی پہنچ چکی ہے کہ یہاں کمروں کی قلت ہے لہٰذا بعد میں گورنمنٹ کے اخراجات سے کمروں میں وسعت کی جائے گی۔ نیز آپ کے سابق اخراجات سے آپ کو آسانی ہو جائے گی کیونکہ بہت سا بوجھ حکومت نے برداشت کر لیا ہے۔ مثلاً اب آپ کے کالج میں تین اساتذہ اور ایک لائبریرین ہے جن کی تنخواہیں سترہ سو بنتی ہیں وہ بھی حکومت ادا کرے گی اور باقی کالج کے اخراجات کی کفیل بھی حکومت ہی ہوگی۔

پیر سیال: میں پہلے ہی بتا چکا ہوں ہمارے مقصد میں خلل نہ آئے تو آپ کے مطالبات پورے کرنے میں کوئی حرج نہیں لیکن ان تمام باتوں میں جو آپ نے بتائی ہیں ہمارا اصلی مقصد فوت ہو جاتا ہے، اس صورت میں درسِ نظامی کو بجائے درجہ اولیٰ کے درجہ ثانیہ دیا جاتا ہے جو سراسر نقصان ہے اگر خواہ مخواہ ہمارا مقصد فوت

marfat.com

قلب وفوادِ انسان میں ذات وحدۃ کا جلوہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ حَرَمُ اللہِ وَ حَرَامٌ اَنْ یَّلِجَ فِیْہِ غَیْرُ اللہِ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مؤمن کا دل اللہ تعالیٰ کا حرم ہے اور اس میں غیر اللہ کا داخل ہونا حرام ہے۔

وَ جَآءَ فِی الْحَدِیْثِ الْقُدْسِیِّ اِنَّ فِیْ جَسَدِ الْاٰدَمِ قَلْبٌ وَ فِی الْقَلْبِ فَوَادٌ وَ فِی الْفَوَادِ ضَمِیْرٌ وَّ فِیْ الضَّمِیْرِ رُوْحٌ وَ فِی الرُّوْحِ سِرٌّ وَ فِی السِّرِّ خَفِیٌّ وَ فِی الْخَفِیِّ نُوْرٌ وَ فِی النُّوْرِ اَنَا اللہُ ٥

(رسالہ اسرار التصوف پہلا صفحہ، بابت دسمبر ۱۹۲۵ء بابت ماہ نومبر ۱۹۲۵ء)

چراغ زندہ مے خواہی دریں شب زندہ داراں زن\
کہ بیداریٔ بخت از بخت بیداراں شود پیدا

زندگی کچھ اور شیٔ ہے علم ہے کچھ اور شیٔ\
زندگی سوزِ جگر ہے علم ہے سوز دماغ

علم میں دولت بھی ہے قدرت بھی ہے عزت بھی ہے\
ایک مشکل ہے کہ ہاتھ آتا نہیں اپنا سراغ

(اقبال مرحوم)

marfat.com

اسکول کی سابقہ انتظامیہ نے عمارت پر قبضہ کر لیا

سرگودھا ۲۵ ر اکتوبر نمائندہ خصوصی ضیاء الاسلام ہائی اسکول سیال شریف کی سابق انتظامیہ نے اسکول کی عمارت پر قبضہ کر لیا ہے اور اس کا سارا ریکارڈ بھی اپنی تحویل میں لے لیا ہے۔ اس اسکول کو حال ہی میں قومی تحویل میں لیا گیا تھا۔ اسکول کے پرنسپل مسٹر محمد انور نے اس سلسلہ میں سرگودھا کی انتظامیہ کے پاس رپورٹ درج کر دی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ خواجہ قمرالدین سیالوی صاحب سجادہ نشین کے بیٹے نصیرالدین نے اسکول کے ایک کلرک محمد عبداللہ سے مل کر اسکول کی عمارت پر قبضہ کر لیا ہے انہوں نے پرنسپل کے بچوں کو بھی عمارت کے رہائشی حصہ سے نکال دیا اور انہیں ہراساں کیا۔ اسکول کے اساتذہ بھی خوفزدہ ہو کر وہاں سے چلے گئے ہیں، ان کا موقف یہ ہے کہ یہ عمارت اسکول کی نہیں دارالعلوم ضیاء شمس الاسلام انتظامیہ کی ملکیت ہے اسے عیدالفطر کے بعد کھول دیا جائے گا۔ جب طلباء واپس آ جائیں گے۔

سرگودھا کے ڈویژنل انسپکٹر آف اسکول نے ضلعی انتظامیہ سے سفارش کی ہے کہ متعلقہ افراد کے خلاف مارشل لاء کے ضابطہ کے تحت کارروائی کی جائے کیونکہ انہوں نے اسکول کی عمارت پر قبضہ کر کے تعلیمی اصلاحات کے دفعات کی خلاف ورزی کی ہے۔

اس تمام کارکردگی کے باوجود دارالعلوم ضیاء شمس الاسلام حکومت کو نہ دیا گیا جو آج تک باقاعدہ جاری ہے۔

روزنامہ مشرق جمعرات ۲۶ ر اکتوبر ۱۹۷۲ء، ۱۷ ر رمضان المبارک ۱۳۹۲ھ

marfat.com

جس طرح پہلے زمانہ میں جبکہ خبر رسانی کے ذرائع نہ ہوتے تھے چاند نظر آنے کی اطلاع کے لئے بلند مینار پر آگ روشن کر دی جاتی تھی وہاں کے لوگ اس آگ سے سمجھ لیتے کہ چاند نظر آ گیا کیونکہ آگ روشن کرنے کی علامت مشہور تھی اسے ثبوت کی اطلاع سمجھی جاتی، آج کل ٹیلیفون خبر رسانی اور گفتگو کا ذریعہ ہے جسے فائدہ دینے اور فائدہ حاصل کرنے میں استعمال کیا جاتا ہے اس کی ممانعت نہیں ہے مباح ہے جائز ہے۔

عرض کیا گیا کہ اَللّهجة تَشْبهُ اللّهجةَ والا شبہ تو فون میں ہوتا ہے اس شبہ کی بناء پر اعتماد کیسے ہوگا۔ (آواز اور لہجہ دوسرے کی آواز اور لہجہ کے مشابہت رکھتا ہے) آپ نے فرمایا اس کا شہادت اور گواہی میں اعتبار نہیں ہے۔ اطلاع اور خبر گفتگو میں کوئی حرج نہیں۔ گواہی میں روبرو ہونا ضروری ہوتا ہے لہٰذا فون کو شہادت کے لئے استعمال کرنا خلافِ شرع ہے۔ اطلاع اور خبر دینے میں کوئی حرج نہیں ہے جبکہ مخاطب کے حال سے فون کے ذریعہ بات سننے والا واقف ہو تو پھر اسے شبہ کیسے ہوگا۔

نوٹ: یہ بذریعہ فون اطلاع پر عید الفطر کے ثبوت کا پہلا واقعہ تھا اس لئے نوٹ کر لیا گیا۔

یکم رشوال المکرّم بروز چہار شنبہ ۱۳۹۲ھ

دوبارہ فون کے واسطہ پر اعتراض کے جواب میں فرمایا شہادت کے لئے یہ واسطہ ناقابل اعتبار ہے۔ افادہ اور استفادہ کے لئے جائز ہے۔ میں نے تو وہاں کے علماء کرام کی اطلاع سنی ہے جنہوں نے خود بخود شہادتیں حاصل کر کے فیصلہ شرعیہ سنایا۔

فرمایا اگر ریڈیو پر بھی اس طرح کی اطلاع دی جاوے جبکہ پرہیز گار لوگوں کی شہادتوں پر فیصلہ ہوا ہو تو اسے تسلیم کرنا پڑیگا۔ اطلاع کی شہادت پر قیاس نہیں کرنا چاہئے۔

مندرجہ بالا فرمان سے واضح ہے کہ بذریعہ فون نکاح کا ایجاب وقبول جو بعض علاقوں میں پایا جاتا ہے ناجائز ہے نہ ہی وہ لوگ گواہ بن سکتے ہیں نہ ہی ان کی گواہی معتبر ہے نہ ہی وہ ایجاب وقبول صحیح ہوسکتا ہے لہٰذا اگر اس طرح پر کوئی نکاح بنایا جاوے تو منعقد نہیں ہوتا ہے ناجائز اور حرام ہوگا۔ واللہ ورسولہ اعلم۔

marfat.com

ٹیلیفون سے افادہ واستفادہ جائز ہے

یکم شوال المکرم ۱۳۹۲ھ

باسمہٖ سبحانہٗ عم امتنانہ و احسانہ

عدالت عالیہ شرعیہ سیال شریف میں بذریعہ فون بروز چہار شنبہ ثبوت پہنچا کہ کراچی اور حیدرآباد میں عام لوگوں نے کثیر التعداد کہ جن میں علماء کرام بھی موجود تھے۔ عیدالفطر کا چاند گزشتہ رات کو دیکھا ہے یہ ثبوت علماء کرام اور مفتیان عظام کی زبانی بذریعہ فون خود شیخ الاسلام والمسلمین جناب سجادہ نشین صاحب قدس سرہٗ نے (سیال شریف) میں سنا اور صبح ساڑھے آٹھ بجے خود بھی روزہ افطار کر دیا اور اپنے غلاموں و دیگر متعلقین کو بھی افطار کرنے کا حکم دیا۔ نیز پشاور، سرگودھا وغیرہ دوسرے علاقوں میں بھی بذریعہ فون اطلاعات دلوائیں کہ آج عیدالفطر کا دن ہے۔ راقم الحروف اپنے کمرہ میں بیٹھا چند حاضرین کو بتا رہا تھا کہ ابھی تک ثبوت نہیں پہنچا اگر ثبوت پہنچ گیا تو روزہ افطار کروا دیا جائے گا۔ مخاطبین نے کہا ہمیں اپنے علاقوں میں کیسے معلوم ہوگا، ابھی اسی گفتگو میں تھے کہ بنگلہ شریف سے گولہ کی بلند آواز آئی پھر دوسری بار پھر تیسری مرتبہ گولے یکے بعد دیگرے چھوڑے گئے تمام وہاں پہنچے تو بندہ نے حضور غریب نواز سے دریافت کیا کہ ثبوت کس طرح ملا، آپ نے فرمایا ٹیلی فون کے ذریعہ اطلاع آئی ہے اور یہ اطلاع چونکہ یقینی ہے اس کا اعتبار کر لیا گیا ہے۔ دریافت کیا کہ آیا یہ شہادت گواہی کی صورت ہے تو فرمایا نہیں شہادت تو بذریعہ فون معتبر نہیں ہے اور اس معاملہ میں تو وہاں کے علماء کرام نے مقامی لوگوں سے عینی شہادتیں لی ہیں ان علماء کرام اور مفتی صاحبان نے ثبوت ہونے کی اطلاع دی ہے اور یہ افادہ اور استفادہ ہے۔ اس میں حرج نہیں ہے پھر جن علماء کرام نے بذریعہ فون بات کی ہے ان کو میں ذاتی طور پر پہچانتا ہوں جس سے یقین ہو گیا کہ وہی بولنے والے ہیں ان کی تحقیق کو صحیح تسلیم کیا جائے گا، لہٰذا ان کا تحقیقی فیصلہ شدہ اعلان ہے جس کی اطلاع ہوئی وہاں انہوں نے جم غفیر کافی تعداد مسلمانوں کی شہادتوں پر فیصلہ دیا ہے اس فیصلہ کی خبر پر حکم سنایا گیا اس کا نام بذریعہ فون شہادت نہیں ہے۔

marfat.com

اس فرمان ذیشان سے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو جنت کی بشارت ہے۔

بھائیو! صحابہ کرام کی شان کو نہ سمجھنے والے بے علم جاہل ناواقف گستاخ لوگ طرح طرح کے بکواس کرتے ہیں اور اپنی بے دینی اور بدمذہبی کا پرچار کرتے ہیں۔ فرمان باری تعالیٰ سے محبوب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کے پروانوں کی شان اور ان کی علو مرتبت کا ثبوت سامنے ہے۔ ذی شعور اور صاحب عقل کبھی بھی اس کا انکار نہیں کر سکتا۔ اب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین سنیں جو آپ نے نجوم ہدایت کے متعلق ارشاد فرمائے۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے روایت کرتے ہیں:

خَیْرُ اُمَّتِیْ قَرْنِیْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ۔

میری امت کا بہترین زمانہ میرا زمانہ ہے پھر ان لوگوں کا جو میرے صحابہ سے ملاقی ہوئے پھر ان لوگوں کا جنہوں نے تابعین کا وقت پایا۔

اس حدیث پاک کو امام بخاری اور حاکم اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا:

لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَاٰنِیْ اَوْ رَاٰی مَنْ رَاٰنِیْ۔

یعنی جس مسلمان نے میری زیارت کر لی اسے آگ نہ چھوئے گی جس نے میرے صحابہ کو دیکھ لیا اسے بھی آگ نہ لگے گی۔

اس روایت کو ترمذی اور ضیاء المقدسی نے بیان فرمایا۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا:

خَیْرُ النَّاسِ قَرْنِیْ۔

تمام لوگوں سے بہتر زمانہ میرا زمانہ ہے۔

اسی روایت کو امام بخاری امام مسلم امام احمد بن حنبل اور ترمذی رحمہم اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا۔

marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی شان اقدس میں بیان

۴ رمضان المبارک ۱۳۸۹ھ

الحمدللہ نحمدہ' و نستعینہ' و نستغفرہ' و نؤمن بہ ونتوکل علیہ و نعوذ باللہ من شرور انفسنا و من سیّئات اعمالنا من یھدہ اللہ فلا مضل لہ' ومن یضللہ فلا ھادی لہ' و نشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ' لا شریک لہ' و نشھد ان سیدنا و مولانا و شفیعنا محمداً عبدہ' و رسولہ. ارسلہ' اللہ تعالٰی بالحق بشیراً و نذیراً و داعیاً الی اللہ باذنہ و سراجاً منیرا. و صلی اللہ تعالٰی علیہ ما سارا السائر ودار الدائر وطار الطائر

امابعد! فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

لَا یَسْتَوِیْ مِنْکُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَ قٰتَلَ ط اُولٰٓئِکَ اَعْظَمُ دَرَجَۃً مِّنَ الَّذِیْنَ اَنْفَقُوْا مِنْ بَعْدُ وَ قٰتَلُوْا ط وَ کُلًّا وَّعَدَ اللّٰہُ الْحُسْنٰی ط وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ○

حضرت! اس آیہ کریمہ میں صحابہ کرام علیہم الرضوان کی شان و برکت کا بیان ہے۔ محبوب کبریا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اصحاب کبار کی عظمت و مرتبت کو بیان کرنے میں قرآن پاک کلام الٰہی وجد میں آ گیا ہے خداوند قدوس کا فرمان ہے:

تم میں سے جن لوگوں نے فتح مکہ سے پہلے خرچ کیا اور خدا تعالٰی کی راہ میں صدقات و خیرات دیئے اور جہاد کئے ان کے برابر بعد میں خرچ کرنے والے نہیں ہو سکتے، وہ لوگ درجہ کے لحاظ سے بعد میں خرچ کرنے والوں سے اور جنگ و جہاد کرنے والوں سے زیادہ اچھے ہیں اور ہر ایک کے لئے بہتری و بھلائی کا وعدہ ہے۔

marfat.com

یعنی جس زمین میں میرا کوئی صحابی بھی فوت ہوگا وہاں کے لوگوں کے لئے قیامت کے دن وہ قائد اور نور بن کر اٹھایا جائے گا۔

یہ حدیث پاک ترمذی اور ضیاء المقدسی نے بیان کی اور اس حدیث سے تو اس زمین کی شان بھی اعلیٰ بن گئی جہاں صحابی کی ذات موجود ہو۔ نیز وہاں کے لوگوں کی قیادت اور ان کے لئے نور و روشنی کی خوشخبری بھی ظاہر فرما دی۔ اسی طرح حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

اَلنُّجُوْمُ اَمِنَةٌ السماء فاذا ذهبت النجوم اتى السماء ما توعدون و أنا امنة لاصحابى فاذا ذهبت أنا اتى اصحابى ما يوعدونى و اصحابى امنةٌ لامتى فاذا ذهب اصحابى اتى ما يوعدون.

یعنی ستارے آسمان کے امن کا ذریعہ ہیں جب ستارے چلے جائیں گے تو آسمان کو جس مصیبت کا وعدہ کیا گیا ہے وہ آ جاوے گی اور میں صحابہ کا امن دار ہوں جب میں چلا جاؤں گا تو جس کا انہیں وعدہ کیا گیا وہ ان کے ہاں آئے گی۔ یعنی آزمائش و مصیبت و ہلاکت وغیرہ اور میرے صحابہ میری امت کے لئے امن و امان کا ذریعہ ہیں جب صحابہ کرام چلے جائیں گے تو امت کو جس ہلاکت کا وعدہ کیا گیا ہے وہ آئے گی یعنی قیامت کا ظہور آسمان کا پھٹنا، حاکم ظالم کا دور اور مصائب وظلمات کا سامنا وغیرہ یہ روایت امام مسلم نے اور امام احمد نے اپنی مسند شریف میں ذکر کی ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا:

اَكْرِمُوْا اَصْحَابِىْ فَاِنَّهُمْ خِيَارُكُمْ.

یہ نسائی کی روایت ہے۔ یعنی میرے صحابہ کی عزت کرو کیونکہ وہ تم سے افضل و بہتر ہیں۔

marfat.com

حضرت عبداللہ بن یسمیر سے مرفوع روایت ہے فرمایا:

طُوْبٰی لِمَنْ رَاٰنِیْ وَ اٰمَنَ بِیْ طُوْبٰی لِمَنْ رَاٰی مَنْ رَاٰنِیْ وَ اٰمَنَ بِیْ طُوْبٰی لَهُمْ وَ حُسْنُ مَاٰب ○

یعنی اس کے لئے خوشخبری ہے جس نے مجھے دیکھا اور میرے ساتھ ایمان لایا اس شخص کے لئے خوشخبری ہے جس نے اسے دیکھا کہ جس نے مجھے دیکھ لیا تھا اور میرے ساتھ ایمان لایا ان کے لئے خوشخبری اور بہترین ٹھکانہ ہے۔

یہ روایت طبرانی اور حاکم کی ہے۔

اسی طرح حضرت واثلہ بن اسقع سے روایت ہے جسے عبد بن حمید اور ابن عساکر نے بیان کیا۔

طُوْبٰی لِمَنْ رَاٰنِیْ وَلِمَنْ رَاٰی مَنْ رَاٰنِیْ۔

اس کے لئے خوشخبری ہے جس نے مجھے (ایمان کے ساتھ) دیکھا اور اس کے لئے جس نے میرے صحابہ کو دیکھ لیا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا:

اَصْحَابِیْ فِیْ اُمَّتِیْ کَالْمِلْحِ فِی الطَّعَامِ لَا یَصْلَحُ اِلَّا بِالْمِلْحِ

(میرے صحابہ امت میں اس طرح ہیں جس طرح طعام میں نمک ہوتا ہے جو بغیر نمک کے پھیکا اور نامناسب ہوتا ہے)۔

اس فرمان سے اشارہ فرما دیا کہ اگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی محبت سے تم خالی ہو گئے تو غیر معتبر اور بے مزہ ہو گئے۔ یہ روایت بغوی نے شرح السنۃ میں اور ابویعلی نے اپنی سنن میں بیان کی۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا:

مَا مِنْ اَصْحَابِیْ یَمُوْتُ بِاَرْضٍ اِلَّا بُعِثَ قَائِدًا وَ نُوْرًا لَهُمْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

marfat.com

یہ روایت حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے ہے جو بخاری و مسلم، ابو داؤد، ترمذی میں بھی موجود ہے۔

یعنی تم میرے صحابہ کو سب وشتم نہ کہو اگر تمہارا کوئی احد پہاڑ جتنا سونا بھی راہ خدا میں خرچ کرے تو صحابہ کے ایک مد یا اس سے نصف کو بھی نہ پہنچے گا (یعنی کھجور کا ایک سیر یا اس کا نصف بھی نہ ہوگا)۔

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔

اَللّٰہَ اَللّٰہَ فِیْ اَصْحَابِیْ لَا تَتَّخِذُوْھُمْ غَرَضًا فَمَنْ اَحَبَّھُمْ فَبِحُبِّیْ اَحَبَّھُمْ وَمَنْ اَبْغَضَھُمْ فَبِبُغْضِیْ اَبْغَضَھُمْ وَمَنْ اٰذَاھُمْ فَقَدْ اٰذَانِیْ وَمَنْ اٰذَانِیْ فَقَدْ اٰذَی اللّٰہَ وَمَنْ اٰذَی اللّٰہَ یُوْشِکُ اَنْ یَّاْخُذَہٗ۔

(رواہ الترمذی)

میرے اصحاب کے متعلق اللہ سے ڈرو ان کو نشانہ نہ بنا لو پس جس نے ان سے محبت کی تو میری محبت کی وجہ سے ان سے محبت کی اور جس نے ان سے بغض وعداوت بنائی تو میری عداوت وبغض کی وجہ سے ان کے ساتھ بغض کیا اور جس نے ان کو تکلیف دی اس نے مجھے ایذا پہنچائی جس نے مجھے ایذا دی تو اس نے اللہ تعالیٰ کو ایذا دی اور جس نے اللہ تعالیٰ کو ایذا دی تو عنقریب ہی اسے گرفت فرما دے گا۔ یعنی عذاب دے گا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

اِنَّ شِرَارَ اُمَّتِیْ اَجْرَاُھُمْ عَلٰی اَصْحَابِیْ. (رواہ ابن عدی)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کے بدکار اور شرارتی لوگ وہ ہوں گے جو میرے صحابہ پر دلیری کرتے ہیں (گستاخ اور بکواسی لوگ)

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے:

marfat.com

نیز حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا میں نے اپنے رب تعالیٰ سے سوال کیا کہ میرے اصحاب میں اختلاف کا سبب کیا ہے یا اختلاف کیوں ہوگا، میرے بعد ان کے اختلاف کی وجہ کیا ہے تو اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی فرمائی اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیرے صحابہ میرے ہاں نجوم اور ستاروں کی مثل ہیں۔ آسمان میں بعض کا نور زیادہ چمکدار ہوتا ہے اور بعض کا تھوڑا۔

فَمَنْ اَخَذَ بِشَیْءٍ مِمَّا هُمْ عَلَیْهِ من اختلاف فهو عندی علی هدیٰ

جو شخص کچھ حصہ بھی ان سے اخذ کرے وہ اس کیلئے مفید ہوگا اور میرے ہاں ان کے اختلاف کا حصہ بھی حاصل کرنے والا ہدایت پر ہوگا۔

بھائیو! اگر اختلاف نہ ہوتا تو صحابہ کرام سے کوئی بھی اخذ نہ کر سکتا کیونکہ مراتب مراتب کا فرق ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ فرق محض اسی لئے رکھا تاکہ ہر طبیعت والا اپنے مرتبے اور اپنی سمجھ کے مطابق حاصل کر سکے۔

ایک اور روایت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے جو حضرت زید نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما سے بھی بیان فرمائی ہے۔

اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ بِاَیِّهِمْ اِقْتَدَیْتُمْ اِهْتَدَیْتُمْ.

میرے صحابہ نجوم کی طرح ہیں جسکی بھی اقتدا کرو گے ہدایت پاؤ گے۔

باوجود ایسے چمکتے ہوئے روشن فرامین کے پھر بھی گستاخ لوگ بکواسات سے باز نہیں آتے۔ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی ذات بابرکات نے گستاخوں کو اس طرح کے بکواسات سے بھی منع فرمایا ہے۔ اس کے متعلق بھی بیان کرتا ہوں غور سے سنیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِیْ فَلَوْ اَنَّ اَحَدَکُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ اَحَدِهِمْ وَلَا نَصِیْفَهٗ

marfat.com

مَنْ سَبَّ اَصْحَابِیْ فَعَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَمَلَائِکَتِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ.

جس نے میرے صحابہ کو بکواس کیا تو اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت اور فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت۔

اور پہلی روایت میں ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام افضل الرسل ہیں، ان کو تمام رسولوں پر برگزیدہ فرمایا فضیلت بخشی اور آپ کے صحابہ کرام کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے تمام لوگوں سے پسندیدہ اور برگزیدہ فرمایا تو جس طرح تمام کائنات کے سردار رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں تو آپ کے صحابہ کو بھی انبیاء علیہم السلام کے بعد تمام کائنات پر فضیلت بخشی، ان مقبول ہستیوں کے خلافِ شان کہنا بولنا مسلمانوں کا کام نہیں ہے۔

یاد رہے جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواری تھے بعض نے مانا اور پھر بعض منکر ہو کر مردود ہوئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھیوں میں بھی بعض نے قتال و جنگ سے انکار کرتے ہوئے کہا:

فَاذْهَبْ اَنْتَ وَ رَبُّکَ فَقَاتِلَآ اِنَّا هٰهُنَا قَاعِدُوْنَ ○

اے موسیٰ تم جاؤ اور تمہارا رب جا کر قتال کرو ہم تو اسی جگہ بیٹھے ہیں

اس طرح کہہ کر مردود ہوئے۔

اسی طرح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے گستاخ مردود ہیں، عذاب کے مستحق ہیں، اسی واسطے لعنتی بن چکے ہیں اور ایسے لوگوں کے متعلق فرمایا:

لَا یَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا.

ایسے شخص کی خیرات اور نفل عبادت بھی اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرماتا:

بھائیو! محبوب کبریا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو ہر مسلمان کو نیکی کے ساتھ یاد کرنے کا حکم فرمایا ہے کہ کسی مسلمان کے حق میں برا کلمہ کہنا درست نہیں فرمایا پھر صحابہ کرام کی شان اور ان کی عظمت ان کا احترام جو نصوص قطعیہ سے ثابت ہے، ان کے خلاف کہنا ایماندار تو بجائے خود

marfat.com

إِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِيْنَ يَسُبُّوْنَ اَصْحَابِيْ فَقُوْلُوْا لَعْنَةُ اللهِ عَلٰى شَرِّكُمْ.

(رواہ الخطیب)

یعنی جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہ کے حق میں بکواس بکتے ہوں تو انہیں کہو تمہارے شر پر اللہ کی لعنت۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

مَنْ خَرَجَ مِنَ الدُّنْيَا شَاتِمًا لِأَحَدٍ مِّنْ اصحابی سَلَّطَ اللّٰهُ عَلَيْهِ دَابَّةً تَقْرِضُ لَحْمَهٗ يَجِدُ اَلَمَهٗ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

(رواہ ابن ابی الدنیا فی القبور)

اسی طرح حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں:

اِنَّ اللّٰهَ اِخْتَارَنِيْ وَاخْتَارَلِيْ اَصْحَابًا فَجَعَلَ لِيْ مِنْهُمْ وُزَرَاءَ وَاَنْصَارًا وَ اَصْهَارًا فَمَنْ سَبَّهُمْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَ مَلَائِكَتِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ.

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے پہلی روایت ہے کہ جو شخص دنیا سے اس حالت میں نکلا میرے اصحاب سے کسی ایک کو بھی بکواس بکتا ہو تو اس پر اللہ تعالیٰ زمین کا جانور مسلط کرے گا جو اس کا گوشت نوچتا رہے گا اس کا دردناک عذاب قیامت تک پائے گا۔

دوسری روایت کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے چن لیا ہے اور میرے لئے صحابہ کرام کو بھی چن لیا ان کو میرے وزراء بنائے، میرے مددگار بنائے، میرے سسر بنائے پس جس نے ان کے متعلق بکواس کیا تو اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت اور اس کے فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت۔

اسی طرح حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

marfat.com

کذاب کہا جاتا ہے اور تمام متکلمین بیان کرتے ہیں کہ ان راویوں کی تمام روایات جھوٹی اور اختراعی ہیں ایک بھی صحیح نہیں تمام کی تمام غلط ہیں۔

بھائیو! ایسی روایات کو لے کر مسلمانوں کے درمیان تفرقہ ڈالنا کون سا اسلام ہے اور کس حق پسندی کا نام ہے۔ درود شریف پڑھ لو۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَسَلِّمْ.

اب تھوڑا سا ان احادیث کا ذکر کرتا ہوں جو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے شان میں ہیں۔ پہلی حدیث تو حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے ہے جو مسند امام احمد میں موجود ہے۔ حافظ جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں کہ جو حدیث مسند امام احمد کی ہے وہ مقبول ہے، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔

اَللّٰھُمَّ عَلِّمْ مُعَاوِیَۃَ الْکِتَابَ وَالْحِسَابَ وَقِہِ الْعَذَابَ.

اے اللہ معاویہ (رضی اللہ عنہ) کو کتاب اور حساب سکھا اور اسے عذاب سے بچا۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ جلیل القدر صحابی ہیں اور اولوالعزم صحابہ سے ہیں جنہوں نے روم کا تختہ الٹا اور مصر فتح کیا۔ حضرت امیر معاویہ ہی نے اسلام کا سکہ ان ملکوں میں بٹھایا۔ اسی طرح سلطنت ایران کا تختہ الٹا ہے۔ سنگین مقابلوں سے کفار کی طاقتوں کو پامال کر دیا۔ اسلام سے ٹکر لگانے والی تمام بڑی بڑی سلطنتوں کو خاک میں ملا کر رکھ دیا۔ بڑے بڑے کافرانہ ملک کھوکھلے کر کے رکھ دیئے اور کافرمما لک ان کا لوہا مان چکے تھے بلکہ ماتحت ہو گئے۔ شام میں اسلامی سلطنت کی شان وشوکت کو دوبالا کیا۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عمیرہ رضی اللہ عنہ مدنی صحابی ہیں ان سے روایت ہے:

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمُعَاوِیَۃَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ ھَادِیًا وَّ مَھْدِیًّا وَّاھْدِ بِہِ النَّاسَ. (رواہ الترمذی)

حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ

marfat.com

دوسروں کو بھی گوارا نہیں ہے۔

مطلقاً فرمان ہے:

سِبَابُ الْمُسْلِمِ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْق.

مسلمان کو گالی دینا بے دینی ہے فسق ہے۔

اور یہ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو امام احمد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، طبرانی وغیرہ نے ذکر کی ہے۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ کوئی بھی مسلمان کسی کو کافر کہے تو ان میں سے ایک ضرور ہو جاتا ہے۔ اگر وہ نہ ہو تو کہنے والا ضرور ہو جاتا ہے۔

خیال کرو جو شخص صحابہ کرام کے حق میں بکواس کے اس کے کفر میں شک ہی کیا ہے؟

صحابہ کرام کے اختلاف والی روایات کے متعلق

اب جو اختلافات امیر المؤمنین سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے مابین ہوئے، بیان کئے جاتے ہیں ان کے متعلق کچھ بیان کرتا ہوں ان حضرات کی آپس میں جنگوں والی روایات جھوٹی اور من گھڑت ہیں کیونکہ ان کے راوی ایسے شخص ہیں جن کے جھوٹ اور کذب بیانی میں کسی قسم کا شک نہیں ہے۔

ان راویوں کا حال تھوڑا سا سن لیجئے کس طرح کے غیر معتمد علیہ اور وضاع لوگ تھے ان میں سے ایک تو نصر ابن مزاحم ہے جو تمام رواۃ سے جھوٹا اور چنا ہوا کاذب ہے اس کی کتاب مسلۃ الصفین میں جھوٹی روایات ہیں جو آج کل یہ بیان کر کے مسلمانوں کو گمراہ کر رہے ہیں یہ تمام اس کی من گھڑت روایات اور اختراعی پیداوار ہے۔

دوسرا ابو الجارود ہے جس کے متعلق حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ جس طرح آنکھوں کا اندھا ہے اسی طرح دل کا بھی اندھا ہے اس کی خود وضع روایتیں گمراہ کن لوگ لئے پھرتے ہیں۔

تیسرا یونس بن خباب ہے جو پرلے درجے کا کاذب ہے، اسے وضاع اور

marfat.com

اس وقت پڑا جبکہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کے ساتھ مل کر جنگ میں شمولیت کی وہ حضرت عمر ابن عبدالعزیز سے ہزار درجہ افضل ہے۔

بخاری شریف و مسلم شریف میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی منقبت میں کئی روایات مذکور ہیں وہ تمام اس بات کا بین ثبوت ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جلیل القدر صحابی تھے اور بخاری و مسلم بغیر ثقہ رواۃ کے کوئی روایت ذکر نہیں کرتے۔

لہٰذا یہ تشاجرات اور جھگڑے جو ان لوگوں کے اپنی طرف سے من گھڑت ہیں سراسر بہتان تراشی اور فتنہ وفساد کا موجب ہیں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے سینہ مبارک پر اپنا دستِ اقدس ہاتھ مبارک رکھ کر فرمایا:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا وَّ مَهْدِيًّا وَّ ثَبِّتْهُ عَلَى الْفَرْسِ.

اے اللہ اس کو ھادی بھی بنا مہدی یعنی ہدایت یافتہ بھی بنا اور اس کو گھوڑے پر مضبوط رکھ۔

بتاؤ تم میں سے کوئی ہے جس کے سینہ پر محبوب کبریا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنا ہاتھ مبارک رکھا ہو اور اس طرح کی دعا سے نوازا ہو۔

بخاری شریف میں ان کی منقبت میں آٹھ روایات ہیں اور ابو داؤد شریف، ترمذی میں ابو یعلیٰ جیسے جلیل القدر صحابی و محدثین نے بہت سی روایات ان کی شان میں بیان کی ہیں۔ باقی ان شاء اللہ پھر کبھی بیان کروں گا۔ والسلام

۴ر رمضان المبارک ۱۳۸۹ھ بروز ہفتہ بوقت اشراق قصیدہ شریف۔

عنہ کے حق میں دعا فرمائی۔ اے اللہ اسے ہادی اور ہدایت یافتہ بنا اور اس کے ذریعہ لوگوں کو ہدایت عطا فرما۔

ابن ملیکہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کیا آپ کو امیر المؤمنین معاویہؓ کے متعلق کوئی شک ہے کیونکہ اس نے وتر کی ایک ہی رکعت پڑھنا شروع کیا ہوا ہے۔ یعنی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نماز تہجد کے ساتھ آخر میں وتر پڑھتے اور دو نفل کے ساتھ آخر میں ایک رکعت وتر کی ملا دیتے تو حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

أَصَابَ إِنَّهُ فَقِيهٌ (رواہ البخاری وقال الشراح ای مجتھد)

یعنی وہ درستی پر ہے کیونکہ وہ فقیہ ہے۔ یعنی مجتہد صحابی ہے۔

نیز حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وبارک وسلم کے کاتب وحی رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہیں فرماتے یہ آیت فلاں سورۃ میں فلاں جگہ لکھو یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے امانتی تھے، امین تھے۔ قرآن مجید کی آیات و بینات کے محرر و کاتب ہونا کتنا اعلیٰ مرتبہ اور عظیم الشان درجہ ہے۔ آپ نے تو انہیں اپنا امین بنایا اب کسی مسلمان کے دل میں ان کے متعلق شک وشبہ جائے تو محبوب کبریا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا امین ماننا کس طرح تسلیم ہوگا۔

مرقات شرح مشکوٰۃ میں ہے کہ حضرت عبداللہ ابن مبارک رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کا شان زیادہ ہے یا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جبکہ حضرت عمر ابن عبدالعزیز کو خامس الخلفاء کہتے ہیں۔ جلیل القدر اور مقدس ہستی ہوئے ہیں۔ وہ ایسی ہستی ہیں کہ اگر تمام امت پر ناز کرے تو کم ہوگا۔ تو ان کے جواب میں حضرت عبداللہ ابن مبارک رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

غُبَارٌ دَخَلَ فِي أَنْفِ فَرَسِ مُعَاوِيَةَ حِيْنَ غَزَا فِيْ رِكَابِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افضل من عمر ابن عبدالعزیز بالف الخ

یعنی وہ غبار جو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کی ناک میں

marfat.com

اور حق یہی ہے کہ یہ بدعتی اور فاسق لوگوں کی اکثر میں جن کی طرف کان لگانا بھی درست نہیں ہے اور مبتدعین و فساق کی روایات تو بے شمار ہیں جو تواترات سے ہیں لیکن ان کی متواترات کو محدثین محققین کی متواترات میں داخل نہیں کیا جا سکتا کیا تمہیں معلوم نہیں کہ مشرکین کی کثرت اور ان کا بتوں کو تواتر سے پوجنا بتوں کی حقانیت پر دلالت نہیں کیا جا سکتا نہ تو ان کا مشرکانہ عمل درست ہے نہ ہی بتوں کو حق سے کوئی واسطہ ہے۔ لہٰذا ان کے اقوال کو تواترات سے شمار نہیں کیا جائے گا جن پر قطعی طور پر یقینی حکم دیا جائے۔ پس ثابت ہوا کہ جو تواتر یقین اور قطعیت کا فائدہ دیوے وہ اہل صداقت کا ہے جو ملت بیضاء کے متقی اور اہل صفا حضرات ہیں۔ واللہ و رسولہ اعلم۔

marfat.com

غیر معتبر روایات کا حکم

لَمَّا حقّق انّ رِوَایَاتِ التشَاجُر مِنْ مخترعات المبتدعین و مفتریاتِ المُفْسِدِیْنَ الکَاذِبِیْنَ فَلاَ یُعْبَاءُ بِهَا وَ لاَ یُصْغٰی اِلَیْهَا فَضْلاً عَن ان یُعْتَمَدَ عَلَیْهَا فَالقَوْلُ بِثُبُوْتِهَا بِالتَّوَاتُرِ غَیْرُ مَفْهُوْمٍ اِلَّا اَنْ یُّرَادَ بِالثُّبُوْتِ ثبوت الروایاتِ المأوّلَة و بالمخترعاتِ وغیر المأولة والحق ان کثیرة المبتد عین الفاسقین لا یُصْغٰی الٰی روایاتهم ولا تعدد روایاتهم من التواترات ولا یدخل مخترعاتهم فی حد التواتر المصطلح عند المحدثین الا تریٰ الٰی اَنَّ تواطأ المشرکین علی حقیّة الأوثان لا یجعل الأوثان حقًّا ولا یعدّ اقوالهم من التواترات التی یحکم علیکم علیها بالقطع والیقین فثبت ان التواتر الذی تفید الیقین والقطع هو التواتر لأهل الصدق والصّفا المتقین للملّة البیضاء. واللہ تعالٰی و رسوله اعلم. محمد قمر الدین

جب تحقیق ہو گئی ہے کہ اختلافی روایات بدعتی لوگوں کی من گھڑت ہیں اور فساد برپا کرنے والوں کی افترا بازی اور جھوٹے کذاب لوگوں کی فتنہ پردازی ہے تو ان روایات کا نہ تو اعتبار ہے اور نہ ہی ان کی طرف غور کرنے یا کان لگانے کی ضرورت ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار

ان پر اعتماد کرنا قطعاً درست نہیں۔ اور ان کے ثبوت کا قول متواتر روایات سے بھی معلوم نہیں ہوا مگر ثبوت سے مراد تاویلات اور مؤول روایات کا ثبوت ہو اور جو اختراع شدہ من گھڑت روایات ہوں اور وہ جن کی تاویل ہی نہیں کی گئی تو وہ ناقابل قبول ہیں۔

marfat.com

لوگوں کے فتنے ہی تھے جنہوں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے بعد پیدا کئے نیز تابعین حضرات میں بھی انہوں نے اپنی طرف سے من گھڑت صورتیں روایتیں ظاہر کیں تو ان لوگوں کی کفریات اور گمراہ کن فضولیات کی طرف کان لگانا درست نہیں ہے نہ ہی بدعتی اور شیعہ شنیعہ لوگوں کی من گھڑت روایات کی پرواہ کرنا درست ہے۔

ولما قتل علی رضی اللہ تعالٰی عنہ بایع الحسن و ان بیعة سیدنا الحسن رضی اللہ تعالٰی عنہ ما کان لخوف من المعاویة رضی اللہ عنہ ولالعدم العسکرو الافراد ولعدم الاستعداد والقدرة علی الحکومة ولا لعدم صلاحیة تنفید الاحکام لأن العسکر عندہ کان اکثر من اربعین الفِ و کان امرہ مستحکم و سبعة اشھر بقی خلیفة بل کانت البیعة لمصالح المسلمین ای لدفع الفساد والمناقشات والتحارب بین المسلمین. (محمد قمر الدین)

اور سیدنا و سندنا امیر المؤمنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب شہید کئے گئے تو حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے بیعت کر لی اور بیشک حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کا امیر معاویہ سے بیعت کرنا نہ تو ان سے خوف کی وجہ سے تھی اور نہ ہی لشکر اور فوج کی قلت و کمی کی وجہ سے تھی کہ آپ اکیلے ہی رہ گئے ہوں اور نہ ہی استعداد و طاقت و قدرت حکومت کرنے میں کوئی کمزوری وغیرہ کی وجہ سے تھی نہ اس وجہ سے کہ احکام کا نفاذ کرنے کی صلاحیت نہ ہو کیونکہ آپ کے پاس چالیس ہزار سے زائد لشکر موجود تھا اور آپ کا معاملہ حکومت و خلافت والا بھی مستحکم و مضبوط ہو چکا تھا۔

marfat.com

وَ أيضًا في شان معاوية رضي الله تعالىٰ عنه

قد صرّحه الصحابه رضوان الله تعالىٰ عليهم اجمعين و ثناء عليه المحدثون كانوا عالمين باحوالهم و واقفين لما لديهم و يبصرون و يسمعون اعمالهم و كلماتهم فحكايات التشاجرات و روايات المناقشات من قبل المفسدين المُدَسِّسِيْنَ المغرّقين للدين لقويم المفتنين المفتِّنِيْنَ لاهل الاسلام المخربين لشرائع الاسلام و شعائره ما حدثت الا بعد الصحابة رضوان الله تعالىٰ عليهم ومن تبعهم اجمعين. (والتابعين رحمهم الله تعالىٰ) فلا يصغى الى تلك الا كفرويات النبافة الضئيلة الجدوى ولا يعبأ بتلك المحدثات الشنيعة. (محمد قمرالدین السیالوی غفرلہ)

اور ایسے ہی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں ہے۔

یقیناً اس کی تصریح صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے فرمائی ہے اور محدثین حضرات نے ہمیں حدیث و روایات سے آگاہ فرمایا جو اُن کے حالات سے واقف تھے اور اپنی طرف سے عالم اور حالات اعمال کو دیکھتے سنتے تھے۔ ان کے کلمات کو استماع فرماتے تھے۔ لہٰذا اختلاف و جھگڑوں کی حکایات اور مخالفت کی روایات فسادی لوگوں کی طرف سے اپنی من گھڑت ہیں جنہوں نے درمیان میں گھس کر حالات کو خراب کرنے اور روایات میں غلط و بے بنیاد باتیں داخل کر کے دین قویم میں فتنہ و فساد پیدا کرنے کی کوشش کی اور اہل اسلام حضرات کو خراب کرنے میں لگے رہے تاکہ اسلامی شریعت کے مسائل اور شعائر اسلام میں رخنہ اندازی پیدا کریں محض فتنہ پرداز

marfat.com

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی حکومت

(تطهير الجنان واللسان عنه) تاليف المحدث الفقيه احمد بن حجر الهيتمى المكى المتوفى ٩٧٤ھ(١)

منها ان عمر رضی الله عنه مدحه واثنى عليه و ولاه دمشق الشام مدة خلافة عمر و كذالک عثمان رضی الله عنه و ناهيک بهذه المنقبة عظيمة من مناقب معاويه ومن الذى كان عمر يرضى به لهذه الولاية الواسعة المستمّرة و اذا تأملت عزل عمر رضى الله عنه لسعد بن ابى وقاص الافضل من معاوية بمراتب وابقائه المعاوية على عمله من غير عزل له علمت بذلک ان هذا ينبئ عن رفعة كبيرة لمعاوية و انه لم يكن ولا طرأ فيه قادح من قوادح الولاية. والا لما ولاّه عمر او لعزله و كذا عثمان. وقد شكا اهل الاقطار كثيرا من ولاتهم الى عمر و عثمان رضى الله عنهما فعزلا عنهم من شكوهم و ان جلت مراتبهم. و اما معاوية فاقام فى امارته على دمشق الشام هذه المدة الطويلة فلم يشک احد منه ولا اتهمه بجور ولا مظلمة. فتأمل ذلک ليزداد اعتقادک او لتسلم من الغبارة والعناد والبهتاک.

رقم شیخ الاسلام علی حائشتہ

قوله، لا اتهم بجور ولا مظلمة. لا يخطر ببال احد ان الولاة قبل معاوية رضى الله عنهم كانوا معزولين باتهام الجور والمظلمة لأن العزل كان من مصلحة اخرىٰ وابقاء معاوية رضى الله عنه كان من مصلحة. لأن الصحابة رضوان الله

سات مہینے مستقل خلیفۃ المسلمین رہے۔ اور آپس میں مسلمانوں کے درمیان جنگوں کا سلسلہ شروع ہوگیا تھا اسے ختم کرنا مقصود تھا۔

مندرجہ بالا صلح کی بشارت خود نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرما دی ہوئی تھی۔

اخرج البخاری عن ابی بکرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم علی المنبر والحسن الی جنبہ ینظر الی الناس مرۃ و الیہ مرۃ و یقول: ان ابنی ھذا سید و لعل اللہ ان یصلح بہ بین فئتین من المسلمین. (الصواعق المحرقۃ، ص ۱۳۷)

بخاری شریف میں روایت ہے حضرت ابو بکرۃ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا میں نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا اور حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک پہلو کی جانب تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ لوگوں کی طرف دیکھتے اور ایک مرتبہ حضرت سیدنا حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی طرف نگاہ فرماتے اور فرمایا بیشک میرا یہ بیٹا سید و سردار ہے اور اللہ تعالیٰ اسکے ذریعہ سے مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں کے درمیان صلح کرائے گا۔ (الصواق المحرقۃ، ص ۱۳۷، الفصل الثانی فی فضائلہ)

marfat.com

اختلافات کی وجوہات

الصواعق المحرقة فی الرد علی اهل البدع و الزندقة. (المحدث احمد بن حجر الهیتمی المکی المتوفی ۹۷۴ھ)

وما وقع من المنازعات والمحاربات فله محامل و تاویلات و اما نبهم والطعن فیهم فان خالف دلیلا قطعیا کقذف عائشة رضی الله عنها او انکار صحبة ابیها کان کفرا. رقم شیخ الاسلام رضی الله عنه علی حاشیة. فله محامل و کثیراً تجد رقیما من مخترعات الکذا بین الوضاعین فی مناقشة الصحابة رضوان الله علیهم اجمعین کمثل نضر بن مزاحم والجارود و مثلهما وناهیک بکذبها ومخالفتها بالروایات الصحیحة المتواترة الواردة فی مناقب الصحابة رضوان الله علیهم اجمعین بل معاکستها بالقرآن الحکیم الذی لا یأتیه الباطل من بین یدیه لا من خلفه. (محمد قمرالدین غفرلہٗ)

اور جو صحابہ کرام کے درمیان اختلافات وجنگوں کے واقعات ہیں ان میں تاویلات اورحسن نیات کا قائم رکھنا ضروری ہے اور ان حضرات کے خلاف شان بکواس کرنا اورطعن زنی کرنا سراسر گمراہی و بے دینی ہے کیونکہ قطعی دلائل کے خلاف. اورنصوص قطعیہ کی مخالفت ہوگی جیسے سیدتنا صدیقہ بنت صدیق حضرت عائشہ ﷞ پر بہتان تراشی اور ان کے والد ماجد سیدنا صدیق اکبر ﷜ کی صحابیت اورصحبت نبوی کا انکارکفر ہے۔ بہت مقامات پرتم جھوٹے لوگوں کی من گھڑت غلط اور وضع شدہ روایات پاؤ گے جن میں صحابہ کرام ﷡ کی آپس میں مخالفتوں اورجنگوں کا بیان ہوگا وہ سراسر کذاب وضاع لوگوں کی روایات ہیں جیسے انکے راوی نصر ابن مزاحم اور جارود اور ان جیسے ان کی غلط روایات کوصحیح اورمتواتر روایات سے مخالف پاؤ گے لہذا صحابہ کرام ﷡ کے مناقب میں جو روایات احادیث اورقرآن مجید کی آیات وارد ہیں ان کے خلاف جو روایات ہوں وہ سراسر غلط اور بے بنیاد ہیں کیونکہ قرآن و احادیث صحیحہ میں باطل کا داخل ہونا ممکن نہیں ہے۔

marfat.com

تعالیٰ علیهم اجمعین کلهم عدول و بین عملهم وبین الجور والمظلمة تناقض و تعاكس. (محمد قمرالدین)

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل سے ہے کہ بے شک حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی مدح وثناء فرمائی اور ان کو دمشق ملک شام کا والی وحاکم بنایا جو خلافت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ اور ایسے ہی سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانہ میں وہ شام و دمشق میں حاکم قائم رہے اور تمہیں اس پر یقین رکھنا چاہیے جبکہ امیر المومنین سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو اتنی وسیع حکومت پر قائم رکھا اور حضرت سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ جو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے افضل تھے ان کو معزول فرما دیا اور حضرت امیر معاویہ کو قائم رکھا۔ انہیں اپنے دینی اسلامی حکومت کے عہدہ پر قائم رکھا، معزول نہ فرمایا تو یہ تمہارے لئے ایک واضح ثبوت حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی رفعت شان کے لئے ہے حالانکہ ارد گرد کے کافی حکام کو حضرت عمر و عثمان رضی اللہ عنہما نے لوگوں کی شکایات کی وجہ سے معزول فرما دیا اور وہ صحابہ کرام بھی مراتب کے مالک تھے رضی اللہ عنہم اجمعین۔ اگر اس رفعت شان کے مالک نہ ہوتے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نہ تو انہیں والی و حاکم بناتے اور معزول بھی کر دیتے حالانکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی ان کو معزول نہ کیا۔

کسی کے دل میں صحابہ کرام میں کسی کے خلاف کوئی کھٹکا بھی لانا درست نہیں ان کا عزل و نصب مصلحتوں پر مبنی تھا اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ دمشق و شام کی حکومت پر طویل مدت میں قائم رہے نہ کسی نے ان کی حکومت میں شک کیا نہ ہی متہم کیا کہ ظلم و ستم کی شکایت ہوئی ہو لہٰذا اس پر غور و تامل کر کے اپنے عقیدہ کو ان کے حق میں درست رکھیں اور اپنے آپ کو غباوت و عناد و بہتان سے بچائیں نیز ان کی شان میں نقص و کمی یا خلاف شان بولنے سے اپنے آپ کو محفوظ رکھیں۔

marfat.com

کی دلیل میں حضرت امیر معاویہ ﷺ کا مسلک پیش کیا گیا اور فقہاء کرام و مجتہدین حضرات جب حضرت امیر معاویہ ﷺ کا ذکر کرتے یا آپ کا اسم گرامی لکھتے تو تمام صحابہ کرام کے اسماء کے ساتھ جس طرح رضی اللہ عنہ کہا جاتا ہے یا لکھا جاتا ہے بلا فرق اسی طرح لکھتے۔

دوسرا۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی ایک روایت ہے کہ آپ شاید مسجد میں پہنچ گئے تھے۔

اور دوسری روایت ہے کہ آپ صبح کی نماز کے لئے کوفہ کی جامع مسجد میں تشریف لے جا رہے تھے تو ایک یہودی جس نے اپنا نام عبدالرحمٰن بن ملجم مشہور کیا ہوا تھا اس نے موقع پا کر شہید کیا۔ اس وقت آپ کے پاس چالیس ہزار کا لشکر رہتا تھا جو حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے ماتحت ہوا اور وہ تمام لشکر حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ پر اپنے سر قربان کرنے کو جا رہے تھے باوجود اپنی اتنی بڑی طاقت کے ہوتے ہوئے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو حکومت کی باگ ڈور سونپ دی اور خود ان کی بیعت کر لی کیا حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے آج کے فسادی اور معتدی لوگ زیادہ جانتے ہیں جو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شان میں گستاخیاں کرتے ہیں۔

جب حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں کی حکومت و امارت کے لئے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو منتخب فرما لیا تو یقیناً ماننا پڑتا ہے کہ آپ امیر المؤمنین بننے کے قابل تھے اور بن کر رہے۔

اگر کوئی کہے کہ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس فوج نہ تھی تو غلط ہے کیونکہ پہلے بیان کیا گیا ہے کہ چالیس ہزار کا لشکر موجود تھا اور یہ روایت ہر فرقہ کی کتابوں میں موجود ہے۔ ان حضرات کی تو آپس میں محبت اور الفت تھی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اہل بیت کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو نذرانے پیش کرتے تھے اور وہ حضرات قبول فرماتے چنانچہ علامہ قاضی ہروی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ صاحب مرقات شرح مشکوٰۃ میں حضرت عبداللہ بن بریدہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت امام حسن ﷺ حضرت امیر معاویہ ﷺ کے ہاں تشریف لے گئے تو وہ جلدی ہی کھڑے ہو گئے اور چار لاکھ

marfat.com

بقیہ بیان حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی شان میں

الحمدللہ و کفی والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا و مولانا وشفیعنا محمد المصطفیٰ وعلی آلہ المجتبیٰ و اصحابہ الکرما

اما بعد. فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ط بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

لَا یَسْتَوِیْ مِنْکُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَ قٰتَلَ ط اُولٰئِکَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِیْنَ اَنْفَقُوْا مِنْ بَعْدُ وَ قٰتَلُوْا ط وَ كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ط

حضرات! کل تھوڑا سا بیان حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے شان میں کیا تھا نیز بتایا گیا تھا کہ جو روایات مشاجرات و اختلافات کی بیان کی جاتی ہیں وہ وضعی ہیں ان لوگوں نے اپنی طرف سے گھڑی ہیں جنہوں نے حکومت اسلامیہ کو متزلزل کرنے اور مسلمانوں کو آپس میں خانہ جنگی پر آمادگی کی ان لوگوں کا سرغنہ عبداللہ ابن سبا یہودی تھا نیز یہ بھی بیان کیا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سینہ پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا ہاتھ مبارک رکھ کر دعا فرمائی تھی۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا وَّ مَهْدِيًا وَّ ثَبِّتْهُ عَلَى الْفَرَسِ. اور یہ بھی بیان کیا جا چکا ہے کہ روم اور ایران کی سلطنتوں کا تخت بھی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے الٹا تھا۔ کفار کے زور کو توڑا اور مصر بھی دونوں بھائیوں نے مل کر فتح کیا۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ محبوب کبریا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سالے اور کاتب وحی بھی تھے۔ علاوہ ازیں تمام فقہاء کرام اور محدثین عظام اپنے دعویٰ کے ثبوت میں بلافرق حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے اقوال لائے ہیں یعنی ان کا مذہب اجتہاد ذکر کرتے ہیں جیسا کہ فقہاء کرام کا قول ہے۔

ذھب معاذ ابن جبل و معاویة رضی اللہ عنھما و سعید بن المسیب الی انّ المسلم یرث الکافر

اس روایت کو بیان کرنے کا میرا مقصد یہ ہے کہ کافر کی وراثت مسلمان لے سکتا ہے اس مسئلہ

martat.com

یہ کہہ کر فرمایا کہ ان کی اولاد سے ایک شخص ہوگا جو اپنے زمانہ میں روئے زمین پر افضل ہوگا اسے آسمان والے بھی جانتے ہیں اور اس کا زمانہ نیک لوگوں کا زمانہ ہوگا۔ باطل ختم ہو جائے گا حق زندہ رہے گا۔ نیک لوگ اپنے سر اٹھا کر اسے دیکھیں گے اس کے زمانہ میں نصب ہوگا (حضرت امام مہدی علیہ السلام کے متعلق یہ فرمایا) اس کے زمانہ کی علامت نصب ہے۔ حاکم نے ہشام سے اور اس نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ہر سال ہزار دینار دیتے تھے ایک سال وہ نذرانہ پیش نہ کیا سیدنا حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قلم دوات کاغذ منگوا کر تحریر فرمانا چاہا پھر تأمل فرمایا تو آپ کو اسی حالت میں نیند آ گئی۔ خیال یہ تھا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے نذرانہ نہ بھیجنے کا سبب دریافت کروں چنانچہ نیند آتے ہی محبوب کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی اور فرمایا:

كَيْفَ اَنْتَ يَا حَسَنُ قُلْتُ بِخَيْرٍ يَا اَبَتِ وَ شَكَوْتُ اِلَيْهِ تَاخِيْرَ الْمَالِ عَنِّيْ.

(اے حسن تمہارا کیا حال ہے تو میں نے عرض کی خیریت سے ہوں۔ اے ابا جان) اور میں نے آپ کی جناب میں وہی شکایت کی کہ میری طرف مال بھیجنے کی تاخیر کر دی گئی ہے۔

قَالَ اَدَعَوْتَ بِدَوَاةٍ لِتَكْتُبَ اِلٰى مَخْلُوْقٍ مِثْلَكَ لِتُذَكِّرَ ذَالِكَ.

فرمایا کیا تو نے اس لئے دوات منگوائی ہے کہ آپ جیسی مخلوق کی طرف تو لکھے اور اس کا ذکر کرے۔

قُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. فَكَيْفَ اَصْنَعُ ؟

میں نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) پھر میں کس طرح کروں؟

marfat.com

نذرانہ پیش کیا جو حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قبول فرمایا۔

معترض آدمی سوچے کہ اس کے پاس اگر اس قدر روپیہ ہو تو اتنا نذرانہ پیش کرے گا؟ حضرت امام احمد حنبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے مسئلہ دریافت کیا گیا آپ نے فرمایا میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھ کر بتاؤں گا سائل نے کہا مجھے ان کا جواب پسند نہیں آپ ہی بتادو مجھے ان کے جواب سے آپ کا جواب زیادہ پسند ہے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تو نے بکواس کیا ہے کیونکہ جس شخص کے متعلق خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَ عَلِیٌّ بَابُھَا۔ ان کو علم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عزت بخشی نیز فرمایا اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ ھَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی اِلَّا اَنَّہٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ اور جب امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کوئی مشکل مسئلہ درپیش ہوتا تو سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے استفسار فرماتے۔ امیر عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسی جلیل القدر ہستی ان سے مسائل حل کرائیں اور تو نفرت کرے۔ نکل جا چنانچہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو دھتکار کر نکال دیا اور اسے عہدے سے برطرف کر دیا کیونکہ وہ آپ کے ملازمین سے تھا۔ بعض روایات میں ہے اسے فرمایا قُمْ لَا اَقَامَ اللّٰہُ یَدَیْکَ (کھڑا ہو جا اللہ تیرے ہاتھوں کو قائم نہ رکھے) اور اس شخص کا نام اپنے دیوان سے مٹا دیا۔ اس روایت سے اندازہ لگائیں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دل میں سیدنا وسندنا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی کتنی محبت تھی۔

فرماتے ہیں کہ میں گواہ ہوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مسائل استفسار فرماتے تھے۔ امام مستغفری عقبہ ابن عامر سے روایت کرتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ جا رہا تھا تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا خدا کی قسم روئے زمین پر کوئی شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ سے زیادہ محبوب مجھے نہیں ہے۔ الفاظ یہ ہیں:

وَاللّٰہُ مَا عَلَی الْاَرْضِ رَجُلٌ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِب (رضی اللہ عنہ)

marfat.com

کوئی امداد طلب کرتا تو اس کی امداد فرماتے اور جب تشریف لاتے تو چودھویں کا چاند تھے اور قحط سالی میں بارش کی طرح بخشش اور سخاوت فرماتے کسی نے پوچھا آپ افضل ہیں یا حضرت علی رضی اللہ عنہ تو فرمایا:

خطوط من علی خیر من ال ابی سفیان فقیل لم حاربته قال الملک عقیم.

یعنی حضرت علی کا ایک قدم ابوسفیان کے تمام خاندان سے بہتر ہے دریافت کیا گیا آپ نے اُن سے جنگ کیوں کیا تو فرمایا ملک عقیم ہو گیا ہے۔

پھر آپ کے آنسو جاری ہو گئے اور فرمایا جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شان میں شعر پڑھے گا اسے ہر بیت کے عوضانہ میں ہزار دینار دوں گا تو حاضرین میں سے ایک شخص نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے شان میں شعر پڑھے سن کر فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ کا اعلیٰ شان اس سے بھی زیادہ زیادہ ہے اور افضل ہیں۔

پھر حضرت عمرو ابن عاص رضی اللہ عنہ نے بہت سے شعر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی منقبت میں پڑھے۔ حتیٰ کہ آخر میں یہ بیت پڑھا۔

هُوَ نَبَأٌ عَظِيْمٌ وَ فلكُ نوحٍ وَ بَابُ اللهِ وَانْقَطَعَ الْخِطَابُ

تو ان کو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے سات ہزار دینار دیئے۔

صواعق محرقہ میں ہے کہ ضرار ابن حمزہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے سامنے سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تعریف کی تو وہ رو پڑے اور فرمایا:

رَحِمَ اللهُ اَبَا الْحَسَنِ وَ كَانَ وَاللهِ كَذَالِكَ

اللہ تعالیٰ ابو الحسن (علی رضی اللہ عنہ) پر رحم فرماوے خدا کی قسم وہ ایسے ہی تھے۔

کسی شخص نے حضرت عمر ابن عبدالعزیز کے سامنے یزید امیر المؤمنین کہہ دیا تو

marfat.com

قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اقْذِفْ فِیْ قَلْبِیْ رَجَاءَ کَ وَاقْطَعْ رَجَائِیْ عَمَّنْ سِوَاکَ حَتّٰی لَا اَرْجُوْ اَحَدًا غَیْرَکَ اللّٰهُمَّ وَمَا ضَعُفَتْ عَنْهُ قُوَّتِیْ وَ قَصُرَ عَنْهُ عَمَلِیْ وَلَمْ تَنْتَهِ اِلَیْهِ رَغْبَتِیْ وَلَمْ تَبْلُغْهُ مَسْأَلَتِیْ وَلَمْ یَجْرِ عَلٰی لِسَانِیْ مِمَّا اَعْطَیْتَ اَحَدًا مِنَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ مِنَ الْیَقِیْنِ فَخُصَّنِیْ بِهٖ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ.

یا ارحم الراحمین۔ (الصواعق المحرقہ، ۱۳۸)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ دعا پڑھو۔ چنانچہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مندرجہ بالا دعا میں نے پڑھی ایک ہفتہ بھی نہیں گزرا تھا کہ ساڑھے دس لاکھ رقم حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میرے پاس بھیج دی تو میں نے کہا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَا یَنْسٰی مَنْ ذَکَرَهٗ وَلَا یُخَیِّبُ مَنْ دَعَاهُ.

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو اس کو نہیں بھولتا جو اسے یاد کرے (اس کا ذکر کرے) اور مانگنے والے کو محروم نہیں کرتا۔

پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی اور آپ نے اسی طرح حال دریافت فرمایا تو حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے اسی طرح تمام بیان کر دیا تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

یَا بُنَیَّ هٰکَذَا مَنْ رَجَاءَ الْخَالِقِ وَلَمْ یَرْجُ الْمَخْلُوْقِیْنَ.

اے بیٹے اسی طرح ہوتا ہے جو خالق ذات باری تعالیٰ سے امید رکھے اور مخلوق سے امید توڑے۔

مذکورہ دعا ہمارے چشتیہ خواجگان خاندان میں بھی ہے جو مرقع کلیمی میں موجود ہے۔

محمد ابن محمود آملی اپنی کتاب نفائس الفنون میں ذکر کرتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی مجلس میں سیدنا و سندنا امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر کیا گیا تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ [illegible] علی رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کا شیر تھا جب

marfat.com

صدیق اور حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان ذی النورین اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین اور حضرت عمرو ابن عاص رضی اللہ عنہم اجمعین میں سے کسی ایک کے حق میں بھی بکواس بکے تو وہ گمراہ ہے اور کافر ہے اس کو قتل کر دیا جائے یہ فتویٰ کتاب صواعق محرقہ میں بھی ہے۔ ۵ر رمضان المبارک ۱۳۸۹ھ۔

مجالس المؤمنین، جلد ۲، ص ۲۵۸ پر مرقوم ہے۔ (حضرت جعفر طیار کے پوتے کا نام بھی معاویہ تھا) عبداللہ بن معاویہ بن عبداللہ جعفر الطیار رضی اللہ عنہم اجمعین۔

حضرت جعفر الطیار جو سیدنا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے حقیقی بھائی تھے، جنگ موتہ میں شہید ہوئے، جلیل القدر صحابی تھے، ان کے حقیقی بیٹے عبداللہ کے حقیقی بیٹے کا نام معاویہ تھا، جس سے واضح ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے ان کو محبت تھی جس وجہ سے ان کے نام والا اسم و نام پیارا سمجھ کر اپنی اولاد کا نام رکھا۔

marfat.com

انہوں نے درے لگوائے اور دوسرے شخص نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی شان میں تنقیص کی تو اس کو بھی درے لگوائے۔

بھائیو! اس میں شک نہیں کہ کچھ اختلاف تھا جس کی وجہ تو پہلے بھی بیان کر چکا ہوں کہ نصر ابن مزاحم، ابو الجارود اور یونس ابن خباب جیسے راوی کذاب وضاع ہوئے ہیں ایسے ہی یہودی سبائی لوگ طرفین میں آگ لگانے بھڑکانے والے موجود تھے جو ادھر ادھر ایک دوسرے کے متعلق جھوٹ کہہ دیتے۔ چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت پر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے قاتلین کے متعلق دریافت کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کوئی زیادہ تھا اسلئے تحقیق کر رہا ہوں لیکن جواب پہنچانے والوں نے کہہ دیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے، وہ کون ہے قاتل پوچھنے والا؟ اس کا حق کیا ہے؟

اور اسی طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے من گھڑت باتیں کہتے جن سے ان کا مقصد محض مسلمانوں میں تفرقہ اور جنگ و جدال ڈالنا تھا۔ حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا میری سنت خراب کرنے والا پہلا شخص بنی امیہ سے ہوگا جس کا نام یزید ہو گا۔ اس سے ثابت ہے کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سنت کے مخالف نہ تھے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ۶۰ھ شہر دمشق ماہ رجب کی ۲۲ تاریخ میں وصال فرمایا اور فرماتے ہیں افسوس میں ایک فقیر مسکین ہوتا مدینہ شریف کی گلیوں میں پھرتا اور بادشاہ نہ ہوتا۔ آپ کے پاس حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک چادر (تہہ بند) تھی اور دوسری چادر اوڑھنے والی تھی نیز حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زلف مبارک کے موئے مقدس تھے اور ناخن مبارک بھی تھے یہ سب تبرکات ان کے پاس تھے اور بوقت وصال فرمایا جب میں فوت ہو جاؤں تو مجھے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قمیص میں کفن دینا اور دونوں چادریں میرے اوپر اوڑھنا اور میری آنکھوں پر اور ناک پر ناخن مبارک رکھ دینا اور مجھے اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ کے سپرد کر دینا۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ کا فتویٰ ہے فرماتے ہیں جو شخص حضرت ابوبکر

marfat.com

درمیان میں ایک مولانا صاحب نے کھڑے ہو کر نہایت مؤدبانہ انداز میں تمام حاضرین کو کہا کہ یہ اجتماع اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے تاریخی ہے ایسا اجتماع بعد میں شاید کبھی ہو، لہٰذا تنظیم بنانی چاہئے جو مکمل طور پر کام کرے کیونکہ اس وقت ہم دیکھ رہے ہیں، مرزائی ہوں یا شیعہ، دیوبندی ہوں یا دیگر مسلم نما قومیں تمام نے اپنی اپنی تنظیم مقرر کی ہوئی ہے، ان کے مقابلہ کے لئے ایک ایسی جماعت کا ہونا ضروری ہے جو ایک ہی نسبت، ایک ہی تعلق، ایک ہی رابطہ، ایک ہی مسلک، ایک ہی عقیدہ و منزل مقصود پر گامزن ہو کر مسلمانوں کی مشکلات کے حل میں دینی تبلیغ اور اسلامی خدمات کے لئے ہر وقت کوشاں رہے بغیر تنظیم کے ہمارے کوششیں ناتمام ہیں۔ اتنے میں ایک صاحب نے بہاول پور کی تنظیم انہیں سلجھائی اور کہا کہ تم اس تنظیم سے رابطہ قائم کرو یہ سنتے ہی اکثر علماء کرام نے بیک آواز فرمایا یہ کوئی جواب نہیں! اس میں گفتگو کا سلسلہ جاری ہو گیا۔ بالآخر اکثریت کا مطالبہ یہی ہو گیا کہ جناب شیخ الاسلام والمسلمین سجادہ نشین صاحب آستانہ عالیہ سیال شریف جمعیت المشائخ والعلماء کے صدر ہونے چاہئیں۔ جب آپ کو عرض کیا گیا تو آپ نے معذرت چاہی لیکن بار بار اصرار یہی رہا تو آپ خاموش ہو گئے۔

تھوڑے ہی توقف کے بعد حضرت علامہ محمد عمر صاحب اچھروی نے کھڑے ہو کر فرمایا کہ ہمیشہ خلیفۃ المسلمین کی ہستی کو مسلمانوں نے بنایا نہ تو وہ خود بخود بن جاتے تھے اور اگر وہ انکار بھی کرتے تو انہیں مجبور کر کے بنا ہی لیا جاتا، لہٰذا ہم بھی آپ کو مجبور کرتے ہیں کہ آپ اس صدارت کو خود سنبھالیں جب آپ نے صدارت منظور فرمائی تو بعض نے کہا کہ صدر کے لفظ کی بجائے لفظ امیر ہونا چاہئے۔ (امیر المشائخ والعلماء) کہا جاوے، چند منٹ اس پر بھی بحث ہوتی رہی آخر میں لفظ صدر ہی موزوں اور مناسب سمجھا گیا اور اسی پر اتفاق ہوا۔

ایک معترض صاحب نے کھڑے ہو کر کہا کہ آپ کی ذات کو ہم صدر منتخب کرنا نہیں چاہتے جس کی وجہ یہ ہے کہ قبل ازیں جن لوگوں کو صدارت دی گئی، آخر میں ان کی عزت کا خیال نہ کرتے ہوئے معزول کر دیا گیا، ان لوگوں کا حال ہم تمام کے سامنے ہے،

marfat.com

انتخابِ صدارت

جمعیت المشائخ والعلماء پاکستان کا صدر جناب شیخ الاسلام والمسلمین
کو منتخب کرنے کی کانفرنس کی مختصر روئیداد۔

۹ ربیع الآخر بروز یک شنبہ ۱۳۹۰ھ بمطابق ۱۴ جون ۱۹۷۰ء سیال شریف سے علماء کرام کی معیت میں "کل پاکستان سنی کانفرنس" میں شمولیت کے لئے ٹوبہ ٹیک سنگھ (جس کا نام دارالسلام تجویز کیا گیا) راقم الحروف پہنچا تو مشائخ عظام و علماء کرام خواص و عوام میٹنگ کے لئے جلوہ فرما تھے، قبلہ وکعبہ جناب شیخ الاسلام والمسلمین سجادہ نشین آستانہ عالیہ سیال شریف کی صدارت میں یہ اجلاس بھی عمل میں لایا گیا۔ کلام اللہ کی تلاوت اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت کے بعد مولانا محمود رضوی صاحب نے قرارداد پیش کیں جن میں سے بعض درج ذیل ہیں:

۱۔ شہر ٹوبہ ٹیک سنگھ کا نام تبدیل کرنے کا حکومت سے مطالبہ کیا جائے کہ آج سے اس کا نام دارالسلام ہو۔

۲۔ کشمیر واہالیان کشمیر کے لئے پرزور مطالبات ہوں کہ حکومت جلد از جلد ہندوستان کی آئے دن مشکلات سے چھڑانے کا فیصلہ کرے۔

۳۔ ایک وفد صدر مملکت کو ملے جو اہل السنت والجماعت کی مراعات کی درخواست پیش کرے کہ فوج میں اہل السنت کے اداروں سے فارغ شدہ علماء کو لے اور ہمارے دینی مدارس کی سندات کا حکومت میں وقار ہو اور نصابِ تعلیم عربی کالجوں اور اسکولوں میں ہمارے مسلک کا شروع کیا جائے۔

۴۔ نیز یہ قرارداد پیش کی کہ پولنگ کے موقع پر تمام اہل السنت اپنے اپنے علاقہ کے علماء نمائندے کھڑے کر کے انہیں کامیاب کرنے میں پورا پورا تعاون کریں۔

marfat.com

ایک بزرگ کے لاکھوں مرید ہیں آپ یہ نہ سمجھیں کہ ان مشائخ کرام ہی کے مجمع کو جو موجود ہیں تم نے دعوت دے کر اخراجات برداشت کئے ہیں بلکہ لاکھوں افراد یہاں موجود سمجھئے اور اس تاخیر پر خستہ دل نہ ہوویں۔ نیز تنظیم تو بن ہی چکی ہے اور پہلے سے یہ تنظیم ہے اگر تنظیم نہ ہوتی تو لاکھوں کی تعداد میں بزرگانِ عظام علماء کرام کیسے کھچ کر چلے آتے۔ یہ ایک منظم جماعت ہے جو ایک آواز پر اکٹھی ہوگئی ہے فکر کرنے کی ضرورت نہیں بہرصورت آپ نے ان لوگوں کی تحسین فرمائی اور دعاءِ خیر کے لئے بیٹھ گئے۔ دعاءِ خیر کے لئے ہاتھ اٹھائے ہی تھے کہ ایک اور معترض صاحب کھڑے ہوگئے اور اپنے تیز طرار بیان کو شروع کر دیا اور کہا ہم نے لاہور کی میٹنگ میں جناب شیخ الاسلام صاحب کو صدر منتخب کیا تھا لیکن آپ نے وہاں بھی صدارت کو نامنظور کر کے ٹھکرا دیا تھا۔

اس کے جواب کے لئے سجادہ نشین صاحب شرقپور شریف والوں نے نہایت عمدہ اور سنجیدہ بیان سے اسے خاموش کیا۔

دوبارہ گفتگو کا سلسلہ جاری ہوا تو مولانا محمد عمر صاحب اچھروی نے دانائی سے صاحبزادہ فیض الحسن صاحب کو کھڑا ہونے پر مجبور کر دیا۔ انہوں نے دلجمعی دلاتے ہوئے اطمینان سے تمام کو خاموش کر دیا اور پر جوش بیان میں تنظیم چاہنے والوں کی تحسین فرمائی اور قبلہ شیخ الاسلام کی صدارت پر پختہ رہنے کی تلقین فرمائی، ساتھ ہی فرمایا کہ ووٹوں کا صرف تھوڑا سا عرصہ تین ماہ رہ گئے ہیں، ان کے لئے اپنے اپنے علاقہ سے نمائندے کھڑے کر کے ان کا تعاون کرنا تمام پر لازم ہے۔ ان کے بعد سجادہ نشین صاحب چورا شریف نے کھڑے ہو کر فرمایا کہ میں اپنے متعلقین اور تمام تر مریدین کی طرف سے اطمینان دلاتا ہوں کہ عمل میں سخن میں قلم میں ہر لحاظ و ہر حال میں اہل السنّت والجماعت کے کھڑے کئے ہوئے نمائندوں کا تعاون کراؤں گا۔ اسی طرح شرقپور شریف کے سجادہ نشین صاحب پھر سجادہ نشین صاحب پیر کرماں والے و دیگر مشائخ عظام نے یکے بعد دیگرے نے اپنے اپنے لواحقین اور متعلقین کی طرف سے تسلی دہ بیان فرمائے۔ علماء کرام اور مشائخ عظام نے اپنے

marfat.com

ان کی عزت کون سی رہ گئی ہے لہٰذا شیخ الاسلام کی ہستی کو ہم داغ نہیں لگانا چاہتے، کہیں ایسا نہ ہو کہ چند دنوں بعد علماء کرام برگشتہ ہو کر آپ کی شان کا پاس و لحاظ نہ کریں۔ البتہ مشائخ عظام بھی منظور فرمائیں اور تمام مشائخ کو بھی اس پر متفق ہونا چاہئے تب ہو سکتا ہے کہ اس مسند پر آپ کی تقرری ہو۔ دراصل مذکورہ تقریر کر کے معترض صاحب نے اپنے ذہنی اور قلبی مقصد کا اظہار کیا جس کی تردید فوراً ہی تمام نے کر دی اور فرمایا گیا کہ اب تو تمام مشائخ حضرات بھی موجود ہیں اگر کسی بزرگ کو اعتراض ہوتا تو اظہار فرماتے۔ اب بھی موقع ہے جس صاحب کو اس میں تردد ہو اظہار فرماوے۔ لیکن کسی نے انکار یا نفی کا نام تک نہ لیا بلکہ یکے بعد دیگرے تمام نے کھڑے ہو کر کہا ہمیں اتفاق ہے۔ آپ کی ذات گرامی جملہ مشائخ و علماء کرام کے صدر ہیں تو پہلے معترض صاحب نے دوبارہ کھڑے ہو کر کہا آپ تمام صاحبان کو جب قبلہ شیخ الاسلام والمسلمین کی صدارت منظور ہے اور آپ کا ہر فرمان مانتے ہو اور مانو گے تو بتاؤ، جب انہوں نے معذرت پیش کی تھی اور صدارت سے انکار فرمایا تو تم لوگوں نے کیوں نہ مانا؟

اس بے معنی اور لغویات کا جواب تو درحقیقت اس کی ذہنیت کو درست کرنا چاہئے تھا لیکن بردبار ہستیوں نے متحملانہ طور پر اس کی تردید بھی نہایت متانت سے فرما دی اور اس کا سوال ردی کی ٹوکری میں پھینک دیا گیا۔ اتنے میں انتظامیہ مجلس کے ایک رکن نے حاضر ہو کر چند منٹ عرض کرنے کے لئے حاصل کئے۔ حاضرین کو متوجہ ہو کر نہایت آداب و اکرام سے کہا وقت قلیل ہے کام بہت رہتا ہے عوام منتظر ہیں ابھی تک ہم نے اصل مقصد کی کوئی بات نہیں کی تین ماہ سے ہم نے اپنے اپنے کام روک کر اس جلسہ کا انتظام کیا ہے۔ آپ لوگوں کو تکالیف دیں آپ دور دراز سے سفر کر کے تشریف لائے اور یہ اجتماع ہوا۔ اگر اس سے فائدہ نہ اٹھایا گیا تو سب کوششیں اور تکالیف وغیرہ کا برداشت کرنا رائیگاں ہوگا۔ میری بھی یہی التجا ہے کہ تنظیم ہو اور مکمل و مستقل طور پر منظم ہو کر کام کیا جائے اس کا شکریہ فرماتے ہوئے قبلہ شیخ الاسلام والمسلمین نے فرمایا کہ یہاں مشائخ عظام مجتمع ہیں اور ایک

marfat.com

اجلاس عام

اختتام میٹنگ کے بعد جناب شیخ الاسلام والمسلمین قدس سرہٗ کی آمد اسٹیج پر ہوئی آپ کی انتظار میں لاکھوں کی آنکھوں نے نگاہیں پھیلائی ہوئی تھیں اس جلسہ کی صدارت بھی آپ نے منظور فرمائی جب صدارت کی کرسی پر جلوہ افروز ہونے کے لئے عرض کیا گیا تو فرمایا کہ اتنے کثیر التعداد مشائخ عظام اجتماع میں اسٹیج پر بغیر کرسیوں کے بیٹھے ہیں تو مجھے کرسی پر بیٹھنا نامناسب ہے اور کسر نفسی کے طور پر اپنے آپ کو گنہگار فرمایا۔ آپ کی اس انکساری کا اثر خواص لوگوں پر ایسا ہوا کہ عوام کو متوجہ ہو کر سیکریٹری صاحب نے ان لفظوں میں بتایا کہ سامعین حضرات ایک خاص بات سنئے!

تمام کے متوجہ ہونے پر بیان کیا کہ قبلہ شیخ الاسلام کی ذات بابرکات کو صدارت کی کرسی پر بیٹھنے کے لئے گزارش کی گئی ہے لیکن آپ نے فرمایا ہے کہ بزرگانِ عظام و مشائخ و علماء کرام کی موجودگی میں، میں گنہگار کرسی پر نہ بیٹھوں گا۔ سبحان اللہ اتنے مرتبہ اور عظیم شان کے مالک ہو کر یہ انکساری! تواضع ہو تو ایسی ہو۔ عاجزی ہو تو یوں، پرہیز گاری اور اتقاء کا یہ عالم ہے کہ سوائے خوف خدا کے کچھ بھی نمایاں نہیں! امیر ہو تو ایسا، حاکم ولیڈر ہو تو اس طرح کا، صدر ہو تو ایسی شخصیت، قائد ایسا ہی چاہئے!

جب آپ کے اخلاق حسنہ اور زہد و تقویٰ کا تھوڑا سا بیان ہوا تو سامعین کے قلوب وجد میں آ گئے آنکھیں ٹھنڈے ٹھنڈے آنسوؤں سے لبریز ہو گئیں، زبانوں سے میٹھے میٹھے الفاظ گنگنانے لگے، بعد ازاں قرآن خوانی اور نعت پاک رسولِ مقبول سے اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی ایک مولانا صاحب نے کچھ بیان فرمایا جس سے سامعین کو جلسہ کی اہمیت اور اغراض و مقاصد کی طرف متوجہ کیا اور پاکستان کا وجود صرف اسلام و نظامِ اسلام مسلمانوں کا واحد ملک قائم کرنے میں کوششوں کا ذکر فرمایا تا کہ مسلمان اسلامی زندگی نظام اسلام میں گزاریں۔

marfat.com

اپنے خیالات کا اظہار بھی کھلم کھلا فرمایا اور فرداً فرداً تھوڑے وقت میں پاکستان میں اسلامی نظام قائم کرنے کیلئے اور قوم و ملک و ملت کے استحکام کے لئے پرزور الفاظ و بیان فرمائے۔

نیز اتحاد و اتفاق سے آپس میں رہنے کی گفتگو کا سلسلہ رہا۔ آخر میں جناب شیخ الاسلام قدس سرہٗ نے فرمایا کہ تمام پاکستان میں یہی کوشش کی جائے کہ مخلص، دیانتدار اور ہم مسلک نمائندے کھڑے کریں جو نہایت ایمان افروز شخصیتیں ہوں اور ان کا تعاون جمعیت المشائخ والعلماء پر عائد ہوگا۔ تحصیل شاہ پور سے جو نمائندہ بھی کھڑا کیا جائے گا اس کا تمام تر خرچ میں ادا کروں گا۔ آپ کے اس ارشاد پر تائیدی خوشی کے الفاظ کا آواز پھیل گیا۔

آپ نے فرمایا مجھے صدارت دی گئی ہے اور مجبور کر کے دی گئی ہے، اب مجھے اکیلا نہ چھوڑنا، آپ تمام صاحبان کا تعاون بھی مجھے درکار ہے میں اسلام کے مخالفین اور دیگر معاند طاقتوں کی سرکوبی کے لئے ایک ماہ دورہ کروں گا۔ ان شاء اللہ العزیز سب معاندین ٹھکرا دیئے جائیں گے۔

جب آپ نے فرمایا مجھے اکیلا نہ چھوڑنا تو اس وقت ہر ایک نے اپنے اپنے متوسلین کی طرف سے تعاون اور اطاعت کا یقین دلایا۔ اسی پر دعا خیر ہو کر مجمع برخاست ہوا اس میٹنگ سے اغلب یہی معلوم ہوا کہ محض تنظیم اور صدارت کے انتخاب اور ملک پاکستان میں اسلامی نظام کے قیام کے لئے مقرر ہوئی تھی۔ دورانِ میٹنگ یہ تجویز بھی پیش کی گئی کہ خالص سنی پریس ہونی چاہئے تاکہ نشر و اشاعت اور طباعت کے سلسلہ میں غیروں کی محتاجی نہ رہے اور آزاد ہو کر اپنے عقائد و مسلک کی تبلیغ اس ذریعہ سے بھی بلاخوف و خطر ہو سکے لیکن اس تجویز کی طرف پوری طرح غور نہ کیا گیا چند احباب نے پسند فرمایا تو سہی لیکن تنظیم کے سلسلہ میں گفتگو زور دار ہونے لگی ادھر توجہ ختم ہو گئی۔

میٹنگ کے اختتام کے بعد اجلاس عام ہوا، باقاعدہ اسٹیج کھلے میدان میں لگایا گیا اور مشائخ و علماء کرام تشریف لائے، تقاریر کا سلسلہ جاری ہو گیا جو درج کیا جاتا ہے۔

marfat.com

پھر مولانا فیض علی صاحب فیضی خطیب راولپنڈی کا بیان ہوا نہوں نے مسلمان کے شان اور اسلام کی عظمت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا۔

دل کی آزادی شہنشاہیں شکم سامان موت
فیصلہ تیرا ترے ہاتھوں میں ہے دل یا شکم

ان کے بعد حافظ مولانا منظور احمد صاحب نے نظم پیش کی اور سامعین کو شوق سے نوازا پھر مولانا تقدس علی صاحب، پیر پگارہ صاحب کے نمائندہ (سندھی) کا بیان ہوا۔ جب تقاریر کا سلسلہ طویل ہوا جبکہ کثرت علماء کرام اور عظیم اجتماع کے ہوتے ہوئے ہر ایک کے دل میں جذبۂ اسلام موجزن ہو رہا تھا ہر عالم دین اپنے قلبی جذبات کو ظاہر کرنے میں بیان وتقریر کرنے کا شوق رکھتا تھا۔ قبلہ شیخ الاسلام کی طبیعت کمزوری و علالت کی وجہ سے تھک گئی آپ نے فرمایا میں زیادہ بیٹھ نہیں سکتا لہٰذا اپنی جگہ پر حضرت العلامہ سید ابو البرکات سید احمد صاحب کو صدارت پر متمکن فرمایا اور تقریر کے لئے تشریف لائے۔ مختصر خطبہ میں آیت کریمہ۔ وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِينَ ۝ تلاوت فرمائی۔ بیان شروع کیا تھا کہ نعروں سے میدان فضاء گونج اٹھے۔ فرمایا میں نے مجبوراً اور محض مجھے مجبور کرنے پر ہی صدارت کو منظور کیا اور یہ فقیر یقین دلاتا ہے کہ اپنے تمام احباب کے ساتھ جمعیۃ العلماء پاکستان کا خادم رہوں گا اور تحصیل شاہ پور سے جو نمائندہ بھی کھڑا ہوگا اس کا تمام خرچ برداشت کروں گا۔ اس بات پر آفرین وتحسین کے آواز بلند ہوئے اسٹیج پر بیٹھنے والوں سے چند سندھی و کراچی والے صاحبان نے کہا اگر اسی طرح تمام مشائخ و پیران طریقت معاملات سنبھال لیں تو کامیابی یقینی ہے۔

آپ نے فرمایا ہمارے ملک کے حکام و اراکین نیک طینت خالص مسلمان ہوں تو کسی قسم کے نقصانات کا فکر تک نہیں رہتا۔ گزشتہ جنگ میں شہید ہونے والوں کو بعض نام نہاد مسلم لوگوں نے حرام کی موت پر مرنے والے کہا وہی لوگ ہندو کے وظیفہ خوار ہیں جو آج بھی تخریبی کارروائی میں سردھڑ کی بازیاں لگا رہے ہیں۔ وہ لوگ خواہ ہندو کے پٹھو ہوں

marfat.com

ازاں بعد مولانا سلیم اللہ صاحب لاہوری نے آیۂ کریمہ تلاوت فرمائی۔ لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَالَا تَفْعَلُوْنَ ○ اس فرمان باری تعالی کے ماتحت نہایت ہی قلیل وقت میں دین اسلام پر عمل کرنے کی ترغیب دی، ان کے بعد حضرت علامہ سید برکات احمد شاہ صاحب جلال پور شریف کے نمائندہ نے ان کا معذرت نامہ سنایا جس میں ان کی طرف سے جمعیت المشائخ والعلماء پاکستان کے تمام تر مقاصد و قراردادوں پر اتفاق رائے کا اظہار ہوا اور حکومت کے ایماء سے ان کے ہالینڈ تشریف لے جانے کا ذکر تھا اور اُن کی تحریر یہ بھی پڑھ کر سنائی کہ قوم وملت کی پاسداری کیلئے اگر مجھے حکومت کو استعفیٰ بھی دینا پڑا تو دے دوں گا۔

ازاں بعد جناب سید غوث احمد شاہ صاحب گیلانی سندھی نے آیت کریمہ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِھِمْ پڑھ کر اس کے ماتحت نہایت ہی دلپذیر بیان سے جلسہ کے سامعین کو محظوظ فرمایا، خاص کر انہوں نے اپنے بیان میں قبلہ شیخ الاسلام والمسلمین جناب سجادہ نشین صاحب سیال شریف کی خدمات قوم وملت اور ملک کے استحکام میں قربانیوں کا ذکر فرمایا کہ ضعیف عمر اور جسمانی کمزوری بیماری کے ہوتے ہوئے آپ کی خدمات اسلام میں تحسین فرمائی نیز اس عمر میں آپ کا قیادت کو قبول فرما کر اسے سنبھالنا اور آپ کے مجاہدہ کا ایک خاص عزم بالجزم ہے جملہ مشائخ عظام و علماء کرام و جمعیت کے ارکان کی سرپرستی کا سہرا پیر سیال ہی کے شایانِ شان ہونا بیان فرما کر مخاطبین کو خوش کیا نیز بتایا کہ میں پیر پگارہ کا مرید ہوں لیکن شیخ الاسلام کی ذات بابرکات کی عظمت میرے دل میں ان سے کم نہیں ہے۔ عمل و اتحاد و اتفاق اسلامی معاشرہ سے آگاہ فرمایا۔

ان کے بعد حضرت علامہ سید محمود احمد رضوی صاحب نے میٹنگ والی قراردادیں پیش کیں، پھر علامہ محمد شریف صاحب شیخ الحدیث ملتان والوں نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی تو وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْهُ ط اور اس کے ترجمہ اور مفہوم کے ماتحت نہایت مختصر وقت میں بیان فرمایا کہ اسلام کے سوا اللہ تعالیٰ کو کوئی دین بھی پسند نہیں ہے اور نہ ہی دنیا میں کوئی دوسرا مذہب کامیاب ہو سکتا ہے۔

marfat.com

شرعی قوانین میں گفتگو

اسلام آباد ۲۱-۱۲ راگست ۱۹۹۰ء صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق صاحب کی موجودگی میں علماء کرام کا اجتماع ہوا جسے علماء کونشن سے موسوم کیا گیا۔ صدر پاکستان کی افتتاحی اور اختتامی تقریر ہوئی اور علماء کرام کو بھی اپنے اپنے اظہار خیالات کا موقع دیا گیا چند صاحبان کے مضطربانہ بیان تھے جو نظامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں رکاوٹیں پیدا کرنے کے مترادف ہوئے۔ مثلاً ایک وکیل جو اے۔ کے۔ (A- K) بروہی کے نام سے مشہور تھے، اس نے اپنے بیان میں کہا کہ نظامِ مصطفیٰ کی بجائے پاکستان میں نظامِ الٰہی نافذ کرنا چاہئے جس پر ہر قسم کے مذاہب کو اتفاق ہوگا کیونکہ ذات خداوندی سے تو کوئی بھی مذہب رکھنے والا منکر نہیں ہے اس طرح کے خرافات اور لایعنی فضول اور لغویات سے بھی کئی موجود لوگوں نے اتفاق رائے کا اظہار کیا۔ جس پر حضرت العلامہ قبلہ وکعبہ شیخ الاسلام والمسلمین الحاج الحافظ محمد قمرالدین صاحب قدس سرہٗ نے بیان فرمایا اور اُسے شائع بھی کر کے تمام لوگوں میں رسالہ کی صورت میں تقسیم فرما دیا، اس بیان سے چند اقتباسات درج ذیل ہیں۔ فرمایا: نظامِ الٰہی چلانے کی طاقت تو خالق کائنات ہی کو ہے جس نے تمام کائنات کو پیدا فرمایا اس میں رات دن سردی گرمی ایام ہفتہ اور مہینے اور سالوں میں اسی نظام کو تقسیم فرما دیا پھر اس عالم کائنات میں حیوانات اور جمادات اور نباتات کو بنایا۔ زمین و آسمان بنائے، آسمان میں چراغ روشن فرمائے جو سورج چاند سیارے ستارے جگمگاہٹ سے زمین پر روشنی گرمی سردی وغیرہ پہنچاتے ہیں۔ نباتات وحیوانات کی زندگی کے راحت وسکون اور ضروریات بخشنے کے اسباب ہیں۔ انگوریاں اگانا، بارشیں برسانا خدا معلوم کتنا وسیع نظامِ الٰہی مشرق ومغرب، شمال وجنوب روئے زمین کے دریاؤں پہاڑوں صحراؤں بحروں وغیرہ میں چل رہا ہے کیا یہ نظام پاکستان کے باشندگان قائم کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ کس قدر فضول باتیں کر رہے ہیں

marfat.com

یا امریکہ کے محض یہی چاہتے ہیں کہ ہمیں ہندو کی گرفت اور اس کے تصرف میں دیں۔

اسلام کا نام لیکر اور اسلامی نظام کا بورڈ دکھا کر مسلمانوں کو دھوکا میں لا رہے ہیں۔

بھائیو! اس وقت تمام دوسری جماعتیں اسلام ہی کے نام سے اپنا وقار بنانا چاہتی ہیں، میں کہوں گا وہ لوگ ان الفاظ کا مورد ہیں۔ (کَلِمَۃُ حَقٍّ اُرِیْدَ بِہِ الْبَاطِلُ) میں ایسی جماعت کے لیڈر کی تمام کتابوں کو دیکھ چکا ہوں جس طرح دورہ حدیث شریف پڑھنے والے طلباء حدیث کی کتب کا بغور مطالعہ کرتے ہیں اسی طرح اس کی کتابوں کو دیکھنے اور مطالعہ کرنے سے معلوم ہوا ہے کہ اسلام کا دشمن اور مسلمانوں کے خلاف ہے۔ اسلام کا نام پیش کر کے مسلمانوں پر تصرف چاہتا ہے وہ چاہتا ہے ہندوستان ہندوستان ہی رہے مگر میں کہتا ہوں کہ ہندوستان و امریکہ کا خزانہ ختم ہو جائے گا لیکن پاکستان و اسلام کو آنچ نہ آئے گی۔ اس وقت مسلمانوں کا دشمن اسے کوئی ابو الاعلیٰ کہے یا ابو السفلیٰ جو پاکستان بننے کے بعد اسلام کے خلاف رہا آج اسلام ہی کا نام لے رہا ہے۔ نیز دوسری جماعت دیوبند سے نکل کر اس کا ساتھ دے رہی ہے۔ دین و ملت، قوم و ملک کے خطرناک دشمن ہیں۔ کوئی شخص ثابت نہیں کر سکتا کہ وہ پاکستان کے خیر خواہ ہیں۔ لہٰذا آپ لوگ ایک ہوں، اتحاد و اتفاق سے کام کام لو۔ محض اعلان ہی پر نہ دوڑنا بلکہ صحیح العقیدہ خالص مخلص مسلمان نمائندوں کا تعاون کرو۔

اس وقت مجھے درد گردہ کی شکایت ہے زیادہ دیر نہیں ٹھہر سکتا اجازت چاہتا ہوں۔

السلام علیکم!.....

marfat.com

امام ثانی
عمر فاروق
رض

امام اول
ابوبکر صدیق
رض

محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

امام رابع
علی مرتضیٰ
رض

امام ثالث
عثمان غنی
ذوالنورین
رض

marfat.com

دراصل شریعت محمدیہ نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے روگردانی کے ذرائع پیش کر رہے ہیں جس نظام کے لئے پاکستان قائم کیا گیا ہے اس نظام سے مسلمانوں کو محروم کرنے کی کوشش ہو رہی ہے۔ نظامِ الٰہی کا نام بھی صحیح ہے اس کا کام اور اسی کا نظام ہے وہی چلا رہا ہے چلتا رہے جو مؤمن ہوں یا کافر اور منافقین تک مانتے ہیں۔

۲۔ اگر نظامِ الٰہی سے مراد تمام کتب سماویہ حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تک جو انبیاء علیہم السلام پر نازل ہوئیں ان میں پہلی امتوں کو شریعت کے ارکان و احکام ملے ان تمام کو اکٹھا کر کے اپنانے کا خیال ہے تو یہ بھی ناممکن ہے ہر کسی صاحب شریعت کا کلمہ شریف لا الہ الا اللہ کے ساتھ اس وقت کے رسول یا نبی علیہ السلام کا ذکر ہے نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ شریف لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے پھر نمازوں کی تعداد میں فرق اوقات میں فرق اسی طرح زکوٰۃ اس کے نصاب میں فرق اور حج بیت اللہ شریف ہے اور روزے تمام ارکان مختلف اوقات مختلف مقدار احکام میں فرق ہی فرق ہے۔ ان کا مجموعی طور پر اپنانا بھی ناممکن ہے جبکہ آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری شریعت میں پہلی شرائع منسوخ ہو چکی ہیں ان کو کیسے اپناؤ گے۔

۳۔ صرف اور صرف قرآن مجید کلامِ الٰہی کو مدنظر رکھتے ہوئے نظامِ الٰہی کلام باری تبارک وتعالیٰ سے حاصل کرنے کی کوشش کرو تو یہ بھی ناممکن ہے کیونکہ جس ذات اقدس پر اللہ تعالیٰ نے اپنا کلام نازل فرمایا جو مفہوم اور معانی کلام الٰہی کے انہوں نے تعلیم دیئے امت مسلمہ کو ان ہی کی پیروی کرنا ضروری ہے کیونکہ حدیث پاک جو کلام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے وہ بھی وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ○ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ○ فرمانِ ذیشان کے ماتحت فرمانِ الٰہی کی ترجمانی ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی ہے۔ بہرحال اس طرح کے بیان سے تمام حیران ہوئے اور تائید کے سوا کوئی چارہ ہی نہ رہا وہ رسالہ بھی جو بعینہٖ نقل کیا جاتا ہے۔

marfat.com

اسوہ حسنہ کے محال کہ سمجھ میں آ سکیں۔ عباداتِ الٰہیہ میں سب سے مقدم نماز ہے تو احادیث صیحہ کے واسطہ کے بغیر کوئی بڑے سے بڑا ماہر علوم عربیہ قرآن کریم سے نماز ثابت نہیں کر سکتا۔ آپ کہیں گے کہ اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ موجود ہے تو حضرات لغت عرب میں صلوٰۃ کے بیسیوں معانی ہیں۔ مثلاً صلوٰۃ کا معنی دعا مانگنا، کسی پر رحم کرنا اور بیٹھ کر ہلنا اور پچھلے گھوڑے کو دوڑا کر آگے جانے والے گھوڑے سے ملانا، اور ٹیڑھی لکڑی کو آگ پر گرم کر کے سیدھا کرنا اور گوشت کا بھوننا اور بھنا ہوا گوشت وغیرہ معانی سے نماز کی تعین ہرگز نہیں ہوسکتی اور پھر نماز کا طریقہ جس میں قیام، رکوع، قومہ، سجود اور تشہد وغیرہ ضروری ارکان ہیں، ثابت نہیں۔

بعض لوگ شریعت اسلامیہ سے سخت ناواقفیت کی بناء پر احادیث کے بارے میں یہ کہتے ہیں کہ احادیث میں تضاد اور تخالف ہے اس تضاد اور تخالف کو ثابت کرنے کے لئے یہ جاہلانہ استدلال پیش کرتے ہیں کہ بخاری اور مسلم کی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایک روایت میں یہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سجدہ میں قرآن کریم نہ پڑھا کرو۔ اس کے تناقض میں بخاری اور مسلم کی یہ حدیث پیش کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم خود سجدہ میں سُبْحَانَ الْقُدُّوْسِ سُبْحَانَ الْقُدُّوْسِ. رَبُّنَا الْقُدُّوْسِ یَا سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ. سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ. پڑھ رہے تھے جو قرآنِ کریم کی آیت ہے حالانکہ یہ قرآنِ کی آیت نہیں ہے۔ اس جاہل کے نزدیک ہر عربی جملہ قرآن کریم کی آیت ہے۔ ایک واقعہ یاد آتا ہے جو ایک پنجابی نے بیان کیا تھا کہ حج کے موقع پر میں نے ایک عربی کو گالی دی اور تھپڑ مارا تو اس نے اس کے جواب میں قرآن پڑھنا شروع کر دیا۔ تو وہ شخص بھی اسی طرح عربی میں گالی دینے اور سخت کلامی کے الفاظ استعمال کرنے کو قرآنِ کریم کی آیات سمجھتا تھا۔ اسی طرح اسی نالائق آدمی نے یہ کہا ہے کہ بخاری اور مسلم کی روایت ہے کہ حضرت انس ابن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کی یارسول اللہ سب سے پہلے عبادت کرنے کے لئے کس قبلہ کی تعمیر کی گئی اس کے جواب میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ کعبہ شریف کی۔ پھر عرض کیا گیا اس

marfat.com

عوام کا مطالبہ

نظامِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم)

باسمہٖ سبحانہٗ عم امتنانہٗ

نظامِ الٰہی یا نظامِ مصطفوی!! آئین اسلامیہ کے راستے میں ایک زبردست الجھن پیدا کی جا رہی ہے کہ پاکستان میں نظامِ مصطفیٰ ترک کر کے نظامِ الٰہی کا مطالبہ کیا جائے۔ فی الحقیقت شریعت اقدس سے پوری لاعلمی کی بناء پر یا اسلام پسند طبقہ کو پریشانی میں ڈالنے اور اصولاً وفروعاً حقیقت اسلام سے محروم کرنے کی ایک ناقابل عمل و ناقابل قبول تجویز ہے ورنہ نظامِ الٰہی کا یہ مقصد اگر لیا جائے کہ اللہ العالمین جل وعلا شانہٗ کا نظام قدرت اور عناصر اربعہ کی تکوین اور اس کی تراکیب اور عالم حوادث وتغیرات پر قادر ہونے، پیدائش خلق اور احیاء و اماتتِ خلق وغیرہ مراد ہیں تو یہ اوصاف کسی مخلوق کے لئے ناممکن الحصول ہیں بلکہ اللہ العالمین کے اوصاف خاصہ میں سے ہیں۔ کسی ممکن کے لئے اس نظام پر دسترس ناممکن ہے اگر نظامِ الٰہی کا مقصد وہ تمام کتابیں اور صحیفے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے وقتاً فوقتاً اپنے پیغمبروں کی وساطت سے اپنے بندوں کو بخشے ہیں جس میں عہد عتیق اور عہد جدید کے علاوہ باقی صحف ابراہیم وصحف موسیٰ علی نبینا وعلیہما السلام اور آخر میں قرآن کریم شامل ہیں تو ان کی تعلیمات میں ایسا فرق ہے کہ جن پر عمل کرنا محال ہے۔ قرآن کریم سے پہلی کتابیں انسان کے اکثر ضروری امور کی طرح نشاندہی تک نہیں کرتیں۔ عبادات ہوں یا معاملات، معاشرتی نظام ہو یا معاد کے نتائج سب سے خالی ہیں۔ اب رہا صرف قرآن کریم تو یہ تسلیم کرتے ہوئے کہ اس میں مبداء ومعاش ومعاد کے بارے میں مکمل اور تمام تر امور موجود ہیں۔ لیکن قرآن کریم سے بجز احادیث صحیحہ عبادات ومعاملات کا سمجھنا ناممکن ہے اور اخلاق حسنہ کی تکمیل اور مومن کامل کے اوصاف سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

marfat.com

ناممکن ہے۔ اللہ تعالیٰ امت مرحومہ کو اپنے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور فرمانبرداری پر قائم دائم رکھے اور ہمیشہ نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو امت مرحومہ کی زندگی کے سفر میں مشعل راہ نصیب فرمائے رکھے۔ آمین!

ہم پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کی اطاعت کا قلاوہ گردن میں ڈالے ہوئے ہیں اور نظامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر عقیدہ رکھتے ہیں اور اس کو مسلمان ہونے کی شرط قرار دیتے ہیں۔

دین الٰہی جو فیضی آنجہانی کے مخبوط دماغ کی پیداوار ہے کہ ''بامسلماں اللہ اللہ'' ''بابرہمن رام رام'' کو کافرانہ تخبط یقین کرتے ہیں اور پاکستانی نظریہ جس کے معرضِ وجود میں لانے کے لئے لاکھوں جانیں قربان ہوئیں۔ خانماں بربادیاں اور بے عزتیاں اس قدر ہوئیں جن کے تصور سے ہی کلیجہ پاش پاش ہو جاتا ہے۔

یہ شریعت اسلامیہ کا جذبہ تھا جو صرف نظامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے حاصل کرنے کا دوسرا نام ہے۔

اور پاکستان کے بقاء وارتقاء کا واحد ذریعہ اسی کو یقین کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جل مجدہٗ واتمنانہٗ مسلمانوں کے دلوں میں یہی نظریہ راسخ کردے اور یہی عقیدہ قائم فرما دے تو اہل پاکستان اپنے ملک کی ترقی اور خوشحالی کیلئے نہ مشرق کے محتاج رہیں اور نہ مغرب کے۔

پاکستان بنتے ہی ابتداء حکومت اسلامیہ کے وجود پر قبلہ شیخ الاسلام قدس سرہٗ نے اسلامی نظام رائج کرنے کے لئے ایک رسالہ شائع فرمایا تھا جس کا نام ہے۔

اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ ناظرین کے لئے وہ بھی تحریر کیا گیا ہے۔

marfat.com

کے بعد تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیت المقدس کی تعمیر کی گئی۔ پھر عرض کیا یارسول اللہ بیت اللہ کی تعمیر کے کتنے عرصہ بعد بیت المقدس کی تعمیر ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چالیس سال بعد۔

اس حدیث سے مسلمانوں کو منحرف کرنے کے لئے کہتا ہے کہ بیت المقدس کو سب سے پہلے حضرت سلیمان علیہ السلام نے تعمیر کیا جو حضرت ابراہیم علیہ السلام سے تقریباً نو سو برس بعد پیدا ہوئے اس کی دلیل میں انسائیکلو پیڈیا کی عبارت پیش کرتا ہے۔ اس جاہل کو اتنا معلوم نہیں کہ سلیمان علیہ السلام نے بیت المقدس کی توسیع اور تزئین و ترمیم کی ہے۔ ورنہ اصل بانی اس کے حضرت یعقوب علیہ السلام ہیں۔ چونکہ انسائیکلو پیڈیا نے بائبل یعنی (عہد عتیق) سے سلیمان علیہ السلام کی تشریف آوری کا زمانہ لکھا ہے تو ہم اسی بائبل سے یہ ثابت کرتے ہیں کہ بیت المقدس کے اول بانی حضرت یعقوب علیہ السلام ہی ہیں، جبکہ وہ اپنے بھائی عیسو کے خوف سے ملک شام سے چلے اور اپنے ماموں رابن کے ہاں پناہ لینے کے لئے جا رہے تھے کہ بیت المقدس کے مقام پر انہوں نے آسمان سے فرشتوں کا اترنا اور چڑھنا دیکھا تو فرمایا یہی خدا کا گھر ہے جہاں پتھروں سے ایک عمارت کھڑی کی اور بیت اللہ شریف کی تعمیر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس وقت فرمائی جبکہ ان کی عمر تقریباً سو سال تھی اور بیت المقدس کی تعمیر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پوتے حضرت یعقوب علیہ السلام نے اس وقت کی جبکہ ان کی داڑھی بھی نہیں اتری تھی یعنی بالکل نوجوان تھے تو چالیس برس کا عرصہ عقل اور نقل کے اعتبار سے بالکل صحیح اور بجا ہے جو مخبر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرما دیا۔

اسی طرح خلق خدا کو گمراہ کرنے کے لئے یہ جاہل جاہلانہ انداز میں حدیث کا انکار کرتا ہے۔

ان سب باتوں کے علاوہ انسائیکلو پیڈیا کا ماخذ سخت غیر معتبر روایات پر مبنی ہے۔ بخلاف احادیث کے کہ جن کی توثیق اور جن کی چھان بین ایسے احتیاط پر مبنی ہے جس کی نظیر

marfat.com

امابعد! یہ بات اظہرمن الشمس ہے کہ اسلام کا مقابلہ شروع سے لے کر آج تک غیر مسلم عناصر کی طرف سے ہوتا چلا آیا ہے۔ قرآن اور حدیث (شریعت اسلامیہ) کا انکار اور اس کی تسلیم ہی کفر اور اسلام کے درمیان مابہ الامتیاز رہا ہے۔ اس مقدس شریعت کو تسلیم کرنے والے کو مسلم یا اس سے انکار کرنے والے کو کافر و غیر مسلم کہا جا سکتا ہے۔ ورنہ کوئی رنگ، کوئی زبان اور کوئی ملک اور وطن ملت مسلمہ اور غیر مسلمہ کے مابین امتیاز پیدا نہیں کر سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ لارڈ ہیڈلے اور لارڈ رابرٹن اور جان دیون پورٹ وغیرہ یورپ کے باشندگان کو ہم مسلم کہتے ہیں اور ابوجہل اور کعب ابن اشرف، امیہ بن خلف اور عبداللہ ابن وحد ابن ابی وغیرہ خاک عرب کے متوطنین کو کافر و منافق کہتے ہیں۔ جیسے ان کو انگریزی زبان اور وطن یورپ مسلمان ہونے سے نہیں روک سکتا اسی طرح ان کو عربی زبان اور ملک عرب کافر ہونے سے نہیں روک سکتا۔ اسلام اور کفر اسی عقیدہ کی وجہ سے ایک دوسرے سے جدا اور الگ ایک حقیقت ہیں کہ قرآن وحدیث واجب التسلیم ہے تو اسلام اور اگر انکار ہے تو کفر انکار صراحتہً ہو یا کنایتہً ہر حال میں کفر ہوگا۔ اسلامی تعلیم قبول ہے تو اسلام اور اگر انکار ہے تو کفر۔ جس ملک میں شریعت اسلامیہ کے تسلیم کرنے والوں کی حکومت ہے تو وہ ملک دارالاسلام ہے اور اگر خدانخواستہ اسکے منکر حکمران ہے تو دارالکفر ہے۔ اسلامی تعلیم کے سر مو مخالف کوئی قانون ہو تو وہ اسلامی قانون نہیں کہلا سکتا خواہ کتنا ہی قریب ترکیوں نہ ہو۔

نماز ہو یا روزہ، حج ہو یا زکوۃ، حد ہو یا تعزیر غرضیکہ قوانین اسلامیہ میں ذرہ بھر فرق کرنے میں سے قوانین اسلامیہ کا انکار لازم آتا ہے اور مخالفت متیقن ہے اور اسی کا نام ہے کفر۔ ان مقدس قوانین کے انکار کرنے سے پہلے ذرا ٹھنڈے دل سے یہ سوچ لینا چاہئے کہ ان قوانین میں کون سی خامی ہے اور کون سا واقعہ ایسا درپیش ہوسکتا ہے جس کے متعلق اسلام قانون پیش کرنے سے عاجز ہے یا کسی وقت کسی قوم کو اسلام کے کسی قانون نے دھوکا دیا ہے یا اس کی پابندی کرنے والے کسی زمانہ میں ذلیل وخوار اور زبوں ہوئے ہیں۔

ہر مذہب وملت کی تواریخ کا مطالعہ کرلیں اور اسلامی قوانین پر پابند انسان کی

marfat.com

اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ

از حضرت قبلۂ عالم غریب نواز زبدۃ العارفین قدوۃ السالکین حضرت علامہ خواجہ حافظ محمد قمر الحق والدین زیب سجادہ آستانہ عالیہ سیال شریف۔

الحمدلله الحیّ القیوم الذی ملکه الدائم و سلطانه' القائم فله العز والبقاء یُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ یَّشَآءُ وَ یَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ یَّشَآءُ ط فیعز من اطاعه و یذلُّ من عصاه ویستبدل قوما غیره ثم لا یکونوا امثالهم فتلک سنة الله التی قد خلت من قبل ولن تجد لسنة الله تبدیلا ط ولن تجد لسنة الله تحویلا ○ والصلوة والسلام علی رحمة للعالمین سید المرسلین قائد الغر المحجلین صاحب الشریعة الغرا والطریقة العلیاء الذی نسخ بشریعته شرائع الامم سید العرب والعجم نوره الا قدم و حبیبه المعظم عین اعیان الرسل هادی المناهج و والسبل سیدنا محمد المصطفی الذی لا نبی بعده' وقد اکمل الله تعالی دینه واتم نعمه علی امته خیر الامم. فَلْیَحْذَرِ الَّذِیْنَ یُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِیْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ یُصِیْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ○ وعلی اله و خلفائه واصحابه الذین بذلوا جهدهم لاحیاء سنته السنیة والشریعة المرضیة حتی ارخصوا دمائهم الا طهر لا بقاء ما جاء به صاحب الأسرة الحسنة خیر البشر فرضی الله تعالی عنهم و رضوا عنه فجزاهم الله تعالی خیر ما یجزی به.

marfat.com

قربانی پیش کرنے کو سعادتِ دارین سمجھتی ہے، جس کا ثبوت کئی بار دے چکی ہے۔ جہاں تک میرا خیال ہے جو چیز بعض مغرب زدہ لوگوں کو خداوندی قانون کی مخالفت اور اندھا دھند مخالفت کی طرف راہبری کرتی ہے وہ صرف اس مقدس قانون سے لاعلمی اور ناواقفی ہے ورنہ نظام شرعی کے نفاذ کا اعلان بلا تأمل کر دیا جاتا اور جو جو مشکلات پیش کی جاتی ہیں ان کے پیدا ہونے کا احتمال بھی ذہن میں نہ آتا۔ میں چاہتا ہوں کہ جو جو شکوک وشبہات نظامِ شرعیہ کے نافذ کرنے سے تأمل میں ڈال رہے ہیں ان کا ازالہ کروں۔

"وَمَا تَوْفِيْقِيْ اِلَّا بِاللهِ" ان شبہات کو سوال کے لفظ سے تعبیر کیا جائے گا اور پھر اس کا جواب ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ۔

سوال نمبرا۔ شریعت اسلامیہ ایک پرانا قانون ہے آج دنیا تہذیب وترقی کے لحاظ سے بہت دور جا پہنچی ہے لہٰذا موجودہ تہذیب وتمدن کے ساتھ اس پرانے قانون کو کیا مناسبت ہے؟

جواب نمبرا۔ نظامِ شرعیہ کا صرف پرانا ہونا، اس کی تابندگی اسکی روشنی کو غیر ضروری ثابت نہیں کرسکتا۔ آفتاب اس سے بھی پہلے دنیا پر نمودار ہوا ہے مگر قیامت تک اس کی روشنی اور اس کے اثرات غیر ضروری نہیں مانی جاسکتیں۔ قانون کا مقصد انسانی حیات اور اس کی برتری اور انسانی فلاح و بہبودی ہے اور میں چیلنج کرتا ہوں کہ کوئی شخص دنیا کے تغیرات اور زمانہ کی الٹ پلٹ کے نازک سے نازک حالات سے اسلامی قوانین کی راہبری کے بالمقابل کوئی انسانی قانونی پیش کرے۔ اگر نہیں کرسکتا اور یقیناً نہیں کرسکتا تو اس قانون کا ناقابل تنسیخ ہونا قابل ترمیم ہونا تسلیم کرے کہ اس قدر پرانے زمانہ سے لے کر آج تک بہتر سے بہتر زندگی اور بلند سے بلند حیات انسان کے لئے پیش کرنے والا یہی قانون ہے۔ موجودہ ترقی یافتہ دور میں کوئی لاینحل اور مشکل اور نازک سے نازک حالت کے متعلق حل دریافت کرنا چاہیں تو یہی قانون آج بھی ویسے ہی راہبری کرنے کے لئے تیار ہے جیسا کہ پہلے کرتا چلا آیا ہے۔ اسلامی آفتاب کی روشنی اس جرم سے کئی گنا زیادہ ہے، اپنی ضرورت اپنی ہمہ گیری پر فطرتِ سلیمہ کو قیامت تک مجبور کرتی رہے گی۔

marfat.com

زندگی کا جائزہ لے لیں۔ میں مانتا ہوں ہمارے لیڈران اور ہماری حکومت کے ارباب حل و عقد کو اسلامیات پیدا کرنے کا موقع نہیں مل سکا مگر سوال یہ ہے کہ ایسی مملکت کہ جس کی بنا پر صرف ایک خاص مذہب ہو اور اس مذہب کے رکھنے والوں کی محیر العقول قربانیاں ہوں اور قربانیاں بھی صرف اسی غرض کے لئے کی ہوں کہ اپنے مذہب کی روشنی میں زندہ رہیں گے اور اپنے مذہبی قانون کے زیر سایہ آرام کریں گے تو ان لوگوں کو مطمئن کرنے کے لئے نہ اسلامیات سے ناواقفی کا اظہار کارآمد ہو سکتا ہے اور نہ ہی یورپ کی اندھا دھند تقلید کارگر ہو سکتی ہے وہ تو ہر حال میں اپنی اس بلند آہنگی میں حق بجانب ہیں کہ اسلامی قانون کا بول بالا ہو اور اپنے اس نعرہ میں بالکل بجا ہے کہ اگر خلاف اسلام ہی قانون برداشت کرنا ہوتا تو انگریزی قانون میں کونسی قباحت تھی یا ہندو قانون بھی تو آخر ایک قانون ہے۔ اس قدر خانماں بربادیاں جلا وطنیاں بے عزتیاں اور لکھو کھہا اتلاف جان برداشت کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ یہ تمام تر تباہ کاریاں صرف اسلامی قانون حاصل کرنے کے لئے برداشت کیں اور اسی غرض سے اختیار کی گئیں تو ایسے لوگوں کو صرف اسی صورت میں مطمئن کیا جا سکتا ہے کہ شرعی نظام بلا لیس و پیش نافذ کر دیا جائے۔ یقین جانئے کہ قوم اللہ تعالیٰ کو حی قیوم یقین کرتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے علم اس کی حکمت اس کا اپنے بندوں پر رحم و کرم ہونے کا ایمان رکھتی ہے اور یہ بھی پکا عقیدہ رکھتی ہے کہ انسان کا پیدا کرنے والا انسان کے دل و دماغ کا خالق انسان کی بہتری اور برتری اور اس کی ہر قسم کی ضروریات کا خالق و مالک صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ اس کے قانون یقیناً ہر زمانہ میں اور ہر حالت میں انسان کے لئے برتری کے کفیل ہو سکتے ہیں۔ جس کے بالمقابل انسانی تخیلات اور اختراعات کوئی حقیقت نہیں رکھ سکتے تو ایسی قوم کسی مخلوق کے دماغ کی پیداوار آئین کو ایک لمحہ کے لئے بھی برداشت نہیں کر سکتی۔

اللہ تعالیٰ مالک الملک جل شانہٗ کے قانون کے خلاف ایسے آئین کو پہلی فرصت میں ضائع کرنا زائل کرنا اپنی زندگی کا فرض منصبی یقین کرتی ہے اور اس کوشش میں اپنی ہر

marfat.com

جس قدر جرم سخت خطرناک اور فتنہ انگیز ہوتا ہے اُسی قدر اس کے روکنے کی کوشش سخت تر ہونا چاہئے۔ نظام ملکی کی بحالی اور اس کی بہبودی کی پہلی شرط ہے کہ قوم کو ایک خاص ڈسپلن میں رہنے کے لئے مجبور کیا جائے۔ ہر قوم کا اپنا اپنا ڈسپلن ہوا کرتا ہے اور اس کے قائم کرنے کے لئے سخت سے سخت مہیب سزا کو تحسین کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ مالک الملک ہے اپنے بندوں کو ایک خاص ڈسپلن میں رکھنا چاہتا ہے اور ان کو بدترین اخلاق اور خطرناک جرائم سے پاک اور منزہ کرنا چاہتا ہے اور یہ بھی ظاہر ہے کہ جن جرموں کی سزا قانون خداوندی میں مقرر ہو چکی ہے یہ وہ جرم ہیں کہ جن کے خطرناک اور مہلک اثرات دنیا میں آگ لگا سکتے ہیں اور نسلاً بعد نسل ان جرموں کے برے نتائج جاری رہ سکتے ہیں اور بڑے سے بڑے فتنہ کا موجب ہو سکتے ہیں، جن کو سختی سے روکنا امن عامہ کے لئے اور نظام ملکی کے بحال رکھنے کے لئے ضروری قرار دیا گیا ہے۔ مثلاً زنا کے مجرم کو اگر شرعی سزا دینا شروع ہو جائے تو آپ ہی فرما دیں کہ دیکھنے اور سننے والے پر اس بدمعاشی کا ارتکاب اگر محال نہیں تو مشکل ضرور ہوگا اور بہت تھوڑے عرصہ میں پرانے عادی بدمعاش اپنی عادت تبدیل کرنے پر مجبور ہو جائیں گے۔ اسی طرح آئندہ نسلیں فطرتاً اس فعل بد سے مبرا اور منزہ ہوں گی۔ صحیح النسب لوگوں کی اکثریت ہوگی اور حرام زادوں کی بجائے حلال زادے اپنی باگ ڈور سنبھالنے کے لئے تیار ملیں گے اور ایک وقت ایسا آئے گا کہ بین الملل ادارے یہ بھی کہیں گے کہ فلاں مملکت میں صحیح نسل اور نسب موجود ہے اور اس ملک میں بدمعاشی نہیں ہے، ساتھ ہی یہ کہنے پر بھی مجبور ہوں گے کہ اس ملک میں قتل و غارت فتنہ وفساد ہرگز نہیں کیونکہ ہر باخبر آدمی جانتا ہے کہ پچاسی فیصد قتل و غارت فتنہ وفساد کا ذمہ دار یہی فعل بد ہے تو گویا ایسے خطرناک مجرم کو سزا دینے میں بے انتہا خطرات اور فتنہ وفساد سے تمام ملک کو پاک کیا جا سکتا ہے اور بے انتہا جانوں کو بچایا جا سکتا ہے یہی حال ہے چور کا کہ اگر ایک تھانہ میں مثلاً ایک مجرم کا ہاتھ لٹکا ہوا دیکھا یا سنا گیا تو دور دور اضلاع تک چور صاحبان کے اعصاب مسترخی ہو جائیں گے اور ہزاروں قتل وکشت خاتمہ بربادیاں

marfat.com

یہ بصیرت اور تجربہ اور مشاہدہ کی بناء پر عرض کر رہا ہوں۔ صرف عقیدہ کی بناء پر نہیں ہر زمانہ میں ہر حالت میں اور ہر قوم کے لئے ذلت و پستی سے اٹھا کر بام عروج تک پہنچانے کا ذمہ دار یہی قانون ہے۔ جتنا تک انسان نے اس قانون کی روشنی میں اپنی زندگی کے منازل طے کئے اتنا تک قلت افراد یا بے سرو سامانی انسانی کی محیر العقول رفعت و برتری، شوکت و سلطنت سے نہ روک سکی اور جس وقت بدبخت انسان نے اس سے بے اعتنائی برتی اور اس کو چھوڑا تو اسی وقت دنیا کی ہر ذلت اور رسوائی نے اس کو آ گھیرا۔ انسانی زندگی کی تاریخ اس کی شاہد ہے تو مجرب دوا کو چھوڑ کر ایک قریب المرگ مریض پر غیر مجرب دوا کا استعمال کرنا عقلمندی سے بہت بعید ہے۔ ذرا اس پرانے ہمیشہ کے مجرب نسخہ کو موجودہ تہذیب و نئی روشنی سے جلے ہوئے مریض پر استعمال کر تو دیکھیں کہ کس طرح نئی روشنی کے مریض کو کہ جس کی خاکستر بھی ذلت کے گڑھے میں جا چکی ہے اور جس کی عزت و ناموس، غیرت و ہمیت آسودگی و برتری اور حریت و خودی کا نام و نشان بھی باقی نہیں چھوڑا اس راکھ پر آج بھی قانون ''یحی العظام وھی رمیم'' کا اثر دکھاتی ہے یا نہ؟ کیونکہ یہ قانون خداوندی ہے اور اس قانون کا مالک وہ ہے جس نے ہر زمانہ اور اس کی ہر حالت کو پیدا کیا ہے۔ زمانہ کے سکون و اضطراب کو پیدا کیا ہے اور انسان اور اس کے دل و دماغ کا خالق ہے۔ انسان کی بہتری و برتری کا پیدا کنندہ ہے۔

تو کیستی کہ بہ ز خدا بندہ پروری!!

سوال نمبر ۲۔ شریعت اسلامیہ کی سزائیں بہت سخت ہیں بین الملل ادارے اس قسم کی سزاؤں کو بدتہذیبی کے لفظ سے تعبیر کریں گے؟

جواب نمبر ۲۔ پہلے سوال کے جواب میں مجملاً جواب مکمل آ چکا ہے یہاں صرف اتنا عرض کرنا مناسب سمجھتا ہوں کہ سزا کی غرض و غایت بدترین جرموں کو روکنا ہوتا ہے اور چونکہ ہمیشہ کے فتنہ و فساد، دار و گیر اور اس قسم کی ہنگامہ آرائی امن عامہ کے لئے اور نظام ملکی کو بحال رکھنے کے لئے کسی نہ کسی وقت ناقابل تلافی نقصان کا موجب ہو سکتی ہیں۔ ساتھ ہی

marfat.com

اس سزا کا نام ہے جو حاکم یا حکومت اپنی طرف سے مقرر کرے۔ سخت سے سخت سزا ہو یا نرم ہو بہرحال جو سزا خدا تعالیٰ کی طرف سے مقرر نہیں اس کو تعزیر کہتے ہیں اور جو خدا کی طرف سے مقرر ہو اس کو حد کہتے ہیں۔ تعزیرات کے متعلق حکومت کو اختیار ہے جو چاہے مقرر کرے اگر حاکم کی رائے میں مقدمہ جھوٹا ہے تو ملزم کو رہا بھی کر سکتا ہے۔ بشرطیکہ شرعی ثبوت مکمل نہ ہو۔ اقبالِ جرم کی صورت میں بھی مجرم اگر ایک دفعہ اقبال کرے یا دو دفعہ یا تین دفعہ تو اس صورت میں بھی حد نہ ہو گی کہ زنا کا جرم چار دفعہ اگر حاکم کے سامنے بیان کرے اور جرم کا اقبال کرے اور حاکم کو چاہئے کہ پہلی دفعہ اور دوسری دفعہ اور تیسری دفعہ اس کے اقبال اور اقرار کو رد کرے اور یہ کہے کہ یہاں سے نکل جاؤ کیا بکتے ہو۔ اس کے باوجود اگر چوتھی دفعہ اگر بیان کرے تو حد کا حکم لگایا جائے گا بلکہ اقبال کی صورت میں سزا ملنے کے دوران میں بھاگ نکلے تو بھی اس کو رہا کیا جا سکتا ہے۔ اب آپ ہی فرمائیے کہ بظاہر یہ سزائیں کس قدر ہیبت ناک ہیں اور ان کا اثر کس قدر مفید تر ہے لیکن ثبوت کے لحاظ سے کس قدر کٹھن ہیں۔ میرے خیال میں حکومت پاکستان کی ساری عمر میں شاذ و نادر ہی کوئی ایسا موقع پیش آ سکتا ہے جو حد کی نوبت تک پہنچ سکے اور بدترین جرموں کا استیصال نفاذ کے لئے پہلے دن سے شروع ہو جائے گا۔ یہی حال ہے باقی حدود کا۔ مثلاً چوری تو اس کی حد کی شرط ہے کہ مال مسروقہ جو پوری حفاظت میں رکھا ہوا ہے اس کو چوری کرتے وقت دو آدمی دیکھیں جو عاقل و بالغ اور نہایت راست گیر ہوں تو حد ہو گی۔ ورنہ اگر ملزم کے مجرم ہونے کے قرائن ہیں تو تعزیر ہو سکتی ہے اور حالات کے مطابق رہا بھی کیا جا سکتا ہے۔ زیور و نقد وغیرہ کی حفاظت یہ ہے کہ مالک کی انتہائی حفاظت میں موجود ہو پیٹی ہو یا جو حفاظت کا ظرف اسے مہیا آ سکا ہے اس میں بند ہو یا گھوڑا یا دیگر جانور اپنی پوری پوری حفاظت گاہ میں بندھے ہوئے ہوں اور اس کے چوری ہونے کے وقت دو شاہد عادل عاقل و بالغ دیکھ رہے ہوں یا ایک مرد اور دو عورتیں دیکھ رہی ہوں تو حد ہو گی اور اگر مال غیر مقفل یا سر راہ پڑا ہوا اٹھایا گیا ہے یا جانور غیر محفوظ حالت میں چرایا گیا ہے تو اندازِ جرم اور حالات یا نیتِ مجرم

marfat.com

جو چوری کا لازمی نتیجہ ہیں رک جائیں گی تو گویا ایک خائن ہاتھ کے بدلہ میں ہزاروں گردنیں بچائی جا سکتی ہیں۔

شرابی حضرات کو لیجئے ان کی پیٹھ گرم کرنے میں جو جو برکات ہیں واضح ہیں۔ جو شخص بھی ان کی یہ آو بھگت سنے گا اس کا نشہ اتر جائے گا۔ لوگوں کے دماغ اس قابل ہو جائیں گے کہ مملکت نوزاد کی ترتیب دے سکیں۔ رعایا کی ضروریات ملک کی بہبودی سوچ سمجھ سکیں اور ذمہ داری کے کاموں کو سنبھال سکیں اور نبھا سکیں۔ زیادہ سے زیادہ وقت قومی ترقی اور برتری کے لئے دے سکیں۔ غرض اس ام الخبائث کے دور ہونے میں قوم کے سپوت پیدا ہو سکتے ہیں اور ان کے دماغ بیدار رہ سکتے ہیں۔ ورنہ آئے دن دفعہ نمبر ۹۹ الف کا نفاذ لابدی امر ہے اور یہ بھی کوئی خوبصورتی نہیں۔ یہ گزارش بھی مدنظر رہے کہ روزمرہ ان حضرات کی پکڑ دھکڑ کا سلسلہ بھی جاری نہ ہوگا بلکہ ان مجرموں سے جس ایک کو کسی علاقہ میں نوازا گیا تو یوں سمجھئے کہ سارے ملک میں یہ جرم ختم ہو جانا شروع ہو جائے گا۔ جہاں تک میرا اندازہ ہے بصد مشکل ایک صدی میں ایک ضلع میں دوسری دفعہ اس سزا کا اعادہ ہو سکے گا تو قوم کی بہتری اور ملک کی فلاح و بہبودی اس سے زیادہ کوئی کیا سوچ سمجھ سکتا ہے۔ آپ کے جیل خانے فارغ ہوں گے، عملہ جیل فارغ ہوگا مجسٹریٹ حضرات دوسرے تعمیری کاموں کی سرانجام دہی کے لئے فارغ ہوں گے، پولیس آپ کی فوج شمار ہوگی، رشوت خوری ناجائز سفارشیں حتماً بند ہوں گی، قوم کا اخلاقی معیار اقوامِ عالم سے بلند تر ہوگا، یہ عبرتناک سزائیں ہیں یا قوم کی زندگی کا پیغامبر!

یہ بات بھی یاد رہے کہ جس طرح ان خطرناک مجرموں کی سزائیں سخت ہیں اسی طرح ان جرموں کا ثبوت بھی بہت سخت ہے۔ مثلاً زنا کی حد سنگساری ہے تو سنگساری کی سزا کے لئے شرط ہے کہ چار آدمی راست گو عادل ایک ہی واقعہ کو بچشم خود دیکھیں اور بیان کریں تو یہ حد لگے گی اور اگر چار آدمی کی بجائے دو یا تین آدمی شہادت دیتے ہیں تو سنگساری کی سزا نہ ہوگی، تعزیر ہوگی۔ حد اس سزا کو کہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر ہو اور تعزیر

marfat.com

مذہب وملت میں بدترین جرم اور گناہ شمار کئے جاتے ہیں۔ کلمہ گوفرقوں کا ان کی حد پر مذہباً اتفاق ہے۔ غیر کلمہ گو مثلاً عیسائی یہودی اور سکھ یا ہندو تو جب یہ قومیں اپنے ملکوں میں آپ کی مذہبیات کا احترام نہیں کرتے ہیں تو آپ اپنے خدا تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے کہاں تک ان کے قانون کا احترام کرتے رہیں گے اور اکثریت کے جذبات کا خون کرتے رہیں گے بالخصوص جبکہ آپ جانتے ہیں کہ آپ کے ملک کی بقا و ترقی کا دارومدار اسی سیاست پر ہے کہ اکثریت کا اطمینان اور اس کا اعتماد آپ کو حاصل ہو، ساتھ ہی بعض جرموں سے غیر مسلم مستثنیٰ بھی ہیں مثلاً شراب تو غیر مسلم شراب کی خرید وفروخت بھی کر سکتے ہیں اور پی بھی سکتے ہیں اور یہ بھی آپ جانتے ہیں کہ بہ نسبت حدود کے تعزیرات کا دائرہ بہت وسیع ہے اور حدود کی نوبت شاذ و نادر ہی آئے گی اور غیر مسلموں کے لئے آپ کی تعزیرات سے متجاوز نہ ہو سکیں گے۔ عبادات وغیرہ سے بھی غیر مسلم مستثنیٰ ہوں گے۔ اگر کسی مسلمان نے کسی غیر مسلم پاکستانی رعایا کو قتل کیا تو اس کے بدلہ میں مسلمان کو قتل کیا جا سکتا ہے۔ اسلام نے تو اپنی رعایا کے حقوق بہت محسوس کئے ہیں، قوانین اسلامیہ کی کتب پوری تفصیل اور بسط کے ساتھ موجود ہیں۔ انفرادی اور اجتماعی زندگی کے سلجھانے کے قوانین ملک گیری و ملک داری کے قوانین، فوجی نظم ونسق اور اس کو ہر زمانہ کی اقوام سے قوی تر بنانے کے قوانین، سرکاری خزانہ کی حفاظت اور اس کی وافرات اور اس کے مصارف کے قوانین اندرونی غداروں کے متعلق انسدادی تدابیر غیر ممالک کے ساتھ راہ و رسم اور امور خارجہ کے تاثرات مفیدہ وغیر مفید کے معلوم کرنے کے متعلق تدابیر ومحکمہ مال و نظام ملکی کا استحکام، ترقی ملک کے وسائل غرض یہ کہ کوئی شعبہ ایسا نہیں جس کے متعلق خداوندی احکام موجود نہ ہوں اور کوئی زمانہ ایسا نہیں آ سکتا جس میں نازک سے نازک پیدا ہونے والے حالات نہایت آسانی سے سلجھانے کے متعلق قوانین نہ ہوں۔ اسلامی قوانین کی کتب آپ دیکھئے تو مثلاً فتاویٰ عالمگیری جو ڈھائی سال تعزیرات ہند رہ چکا ہے اور تمام ممالک اسلامیہ میں تعزیرات رہا ہے اور مبسوط للسرخسی جن کا اردو ترجمہ کرنے سے قانون

marfat.com

کے مطابق حاکم تعزیز دے سکتا ہے، جو بھی حکومت مقرر کرے بہر حال نہ ہوگی۔

اسی طرح شراب خوری کے وقت دو مرد عاقل و بالغ اور ساتھ ہی عادل و راست گو یا ایک مرد اور دو عورتیں موجود ہوں اور دیکھ رہی ہوں اور بیان کریں اور شہادت بھی ایک ہی وقت کے معائنہ کی دیں تو حد ہوگی اور مذکورہ شرائط کے بغیر ہر حالت میں تعزیر ہوگی۔ جھوٹی تہمت لگانا شرط عدم ثبوت حد ہوگی ورنہ نہ ان کے بغیر تمام جرائم وغیرہ کے متعلق تعزیرات ہوں گی۔

سوال نمبر۳۔ قانون اسلامی کا نفاذ مسلمان پر تو ہوسکتا ہے، غیر مسلم بھی پاکستان میں رعایا ہے ان پر کیسے ہوگا؟

جواب نمبر۳۔ ایک ایسا قانون جو سات سو سال اسی سرزمین ہند پر اپنی ہمہ گیری کا سکہ بٹھا چکا ہے اور چھ سو سال ترکستان میں (۱۳۱۲) تیرہ سو ساڑھے سال ملک عرب میں اور تقریباً تیرہ سو سال کابل و ایران میں اور باقی ممالک عرب میں جاری و ساری رہا ہے اور تقریباً ہر مذہب و ملت کے لوگ اسی قانون کے زیر سایہ امن و آرام کی زندگی بسر کر چکے ہیں اگر پاکستان میں بھی رائج ہو جائے تو کوئی انوکھی صورت پیدا نہیں ہوسکتی۔

اب رہا دشمن کا پروپیگنڈا یا سازشیں اور غیر اسلامی قانون کے نافذ ہونے کی صورت میں دشمن بہت جلد اور خطرناک سازشیں کامیابی کے ساتھ کرا سکتا ہے۔ رعایا کی اکثریت اور ان کے مذہبی و روحانی جذبات کا خون فی نفسہٖ ایک ملک کیلئے ایک مہلک اور سخت ترین خطرناک صورت پیدا کر سکتا ہے اور ناقابل تلافی نقصان کا موجب ہوسکتا ہے۔

علاوہ اس کے یہ خداوندی قانون ہے، اس کے نفاذ پر تائید الٰہی کا حصول امر ضروری ہے۔ جو اس وقت ہماری ناقص سمجھ سے اوجھل ہے ورنہ مخلوق خدا کی بہتری تو خدا ہی اچھا جانتا ہے۔ ؎

تو کیستی کہ بہ خدا بندہ پروری!!

marfat.com

یہ بھی یاد رہے کہ جن جن جرموں کی سزا حد کی نوبت تک پہنچتی ہے وہی جرم ہ

نافذ ہونے میں بلاسبب اور بلاوجہ تعویق کرائی جا رہی ہے تو اس کو بھی ان مقدس قوانین کے نافذ کر دینے سے دندان شکن جواب ملتا ہے ساتھ ہی کیمونزم الحادی طوفان کو نہایت آسانی کے ساتھ تتر بتر کیا جا سکتا ہے کیونکہ مسلمان اسلامی قوانین کی مخالفت کرنے کی جرأت نہیں کر سکتا اور غیر مسلم اس لباس میں پاکستان میں آ نہیں سکتا۔

اس کے علاوہ یہ قانون خود بخود اس قسم کے مشکلات و مصائب کا ستیاناس کر دے گا جبکہ سرمایہ دار اپنے فرائض سے سبکدوش ہونا شروع کر دے گا اور جو حصہ اس مقدس قانون کے ذریعہ اس کو ادا کرنا ضروری ہوگا ادا کرے گا۔ غیر سرمایہ دار کے لئے سرکاری خزانہ اور بیت المال پر ہوگا۔ اس کی ترقی کے وسائل نکل آئیں گے تو قصہ ختم دفاع کے لئے ہر فرد رعیت سربکف نظر آئیں گے تو الحادی جبر و تشدد خود بخود ختم ہونا شروع ہو جائے گا اور اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰہِ کی آڑ لینے والے ملحد معلوم کرلیں گے کہ جس کی زمین ہے اسی کے حکم سوا فرمان کے مطابق اس پر عمل ہو رہا ہے۔ اور اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ ط پر عباداللہ ایمان لا چکے ہیں تو اب خدا کی زمین پر غیر خدائی حکومت کا دخل بے جا ہے اور اشتراکیت کی وبا مالک ارض وسما کی مرضی کے بغیر اور حکم کے خلاف تصرف بے جا ہے جتنا چاہے جس کو دے مالک کے اختیار میں ہے۔

جس کو چاہے زمین دے جس کو چاہے تاجر بنا دے اور جس کو چاہے حکومت کے انتظام کے لئے رکھے۔ فوجی زندگی کے لئے جس کو پسند فرما دے اس کو رکھ اور جس طرح باقی فرائض مثلاً نماز روزہ حج اور جہاد اپنے بندوں پر عائد فرمائے ہیں اسی طرح زکوٰۃ کا فریضہ بھی جاری رکھے تو لینے والا ہو تو کوئی دینے والا ہو۔ اس کے احکام اور اس کے انتظام میں کوئی اور کون ہو سکتا ہے جو دخل دے۔ اسلامی قوانین ہی یہ ثابت کریں گے کہ کس طرح سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰہِ پر حکم الٰہی نافذ فرمائے۔ غرضیکہ اسلام ہی تمام مرضوں کی دوا ہے۔ روسی جراثیم کو ختم کرے گا تو صرف اسلام ہی ختم کرے گا۔ مغربی بے حیائی اور بے غیرتی کو نیست و نابود کرے گا تو صرف اسلام۔ تونگر و فقیر میں اخوت پیدا

marfat.com

اسلامیہ مکمل طور پر تیار ہے اور کتاب بہار شریعت جو اردو زبان میں موجود ہے صرف دفعات لگانے سے تعزیرات مکمل ہو سکتی ہیں ...... دعویٰ سے کہتا ہوں کہ دنیا بھر کی حکومتیں اور ان کے قوانین اسلامی حکومت کے نظم ونسق کا کچھ مقابلہ نہیں کر سکتی ہیں۔ جب کہ ہر فرد اپنے اللہ تعالیٰ اور اس کے مقدس رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے قانون کو رائج اور زندہ رکھنے کا دل و جان سے متمنی ہو اسلام کا بول بالا رکھنا اپنی سعادت دارین پر یقین کرتا ہو، جہاد کی استعداد اور تیاریاں اپنا فرض منصبی جانتا ہو، نعرۃ الجہاد پر اپنی جان و مال کے ساتھ لبیک کہنے کی انتظار کر رہا ہو، سرکاری خزانہ کو بھرنے کے لئے زکوٰۃ و صدقات اور دیگر مالی اعانت مذہبا فرض جانتا ہو، حکام کی رعایت ان کی عزت فرض اولین جانتا ہو، فتنہ وفساد و غداری و بغاوت کو کفر جانتا ہو، اپنے امیر کی اطاعت اور ان کے حکم کی تعمیل میں تن من دھن قربان کرنا بڑی کامیابی یقین کرتا ہو، بھلا اس مقدس قانون اور اس مقدس قوم کے ساتھ کوئی دوسری قوم یا کوئی دوسرا قانون کیا مقابلہ کر سکتا ہے۔ آفاق عالم میں کوئی کونہ ایسا نہیں جہاں اسلام نہ پہنچا ہو، اس کی وجہ صرف یہی مقدس قوانین ہیں کہ جس نے اس کی برکات اس کی ہمہ گیری اس کے مفید ترین نتائج پر نگاہ ڈالی اس کو تسلیم کئے بغیر نہ رہ سکا۔ انتہا مغرب سے لے کر انتہاء مشرق تک اور قطب شمالی سے قطب جنوبی تک بہت تھوڑے عرصہ میں پھیل جانا صرف انسانی حیات و برتری اور باقی محیر العقول برکات کی وجہ سے تھا، دشمنانِ اسلام نے اس کو مٹانے کی سر توڑ کوشش کی اور ہر جگہ اس آفتاب پر مٹی اچھالنا چاہی مگر اس کی فطرتی تقدس اور مقبولیت کو ضرر نہ پہنچا سکے اس کی تعلیم اور نشر و اشاعت کو بند کرنے کے باوجود نہ مٹا سکے اور اس کے مکتبوں اور اداروں سے مسلمان بچوں کو بہت دور رکھنے کی کوشش کی اور دنیا بھر کے غیر اسلامی چکر میں گھمایا گیا مگر اس کی روحانیت فطرت سلیمہ مجبور کر کے اپنے مرکز پر لائی۔ اقبال و جناح اور جوہر جیسے لوگوں کی زبان سے اپنی حقانیت کا نعرہ بلند کروایا بلکہ یورپ کے بڑے بڑے فلاسفروں نے بھی حیات و ترقی کا واحد ذریعہ اسی کو ٹھہرایا۔ آج جبکہ دشمن اسلام سادہ لوح [illegible] اسلامی قوانین کے

marfat.com

قطعہ تاریخ وصال پیر سیال رحمۃ اللہ علیہ

موت العالم موت العالم لا شک فیہ و رد الخبر
ان الھاتف قال لفخر جف القلم و خسف القمر

۱۴۰۱ ھ

انتقالش صدمۂ جانکاہ شد شد بجانِ ما ہر آنچہ آہ شد
شیخ الاسلام اندریں قحط الرجال خواجہ قمرالدین عالیجاہ شد
حافظ و عالم، ولی و متقی حیف پنہاں از نگاہ ناگاہ شد
او فرشتہ بود در شکل بشر قلب او از سرِ حق آگاہ شد
عمر ہا باید کہ پیدا مے شود مرد کامل آنکہ خضر راہ شد
ماہ رمضان با اصحاب بدر در مورخہ ہفدہم ہمراہ شد
فخر گریاں گفت تاریخ وصال
در رہ عرفان فنا فی اللہ شد

از شیخ الاسلام رضی اللہ عنہ کے برادرِ حقیقی
حضرت خواجہ غلام فخر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ

marfat.com

کرے گا تو صرف اسلام۔ قلت افراد بے سروسامانی کے باوجود غلبہ حاصل کرے گا تو صرف اسلام۔ نظام عالم برقرار رکھے گا تو صرف اسلام۔

آج دنیا کے تمام پہلوؤں پر نظر ڈالئے کہ دنیا کس ہلاکت کی طرف برق رفتاری سے جا رہی ہے اسلام کا دامن تھامئے تو بچاؤ ہے، ورنہ ہلاکت ہی ہلاکت ہے۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

خمخانۂ اسلام میں آ اے تشنۂ توحید　　　　که پر بادۂ وحدت سے ہے مینائے محمد

فرمودہ ڈاکٹر محمد اقبال مرحوم

اگر ملک ہاتھوں سے جاتا ہے جائے
تو احکام حق سے نہ کر بے وفائی
نہیں تجھ کو تاریخ سے آگہی کیا
خلافت کی کرنے لگا تو گدائی
خریدیں نہ ہم جس کو اپنے لہو سے
مسلماں کو ہے ننگ وہ پادشاہی
"مرا از شکستن چناں عار ناید
کہ از دیگراں خواستن مومیائی"

(بانگ درا، ص ۲۵۴)

احکام شریعت نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن و اسلام کی پابندی کی تعلیم دیتے ہوئے مسلمانوں کو آگاہ فرما دیا کہ دنیاوی ملک و دولت بادشاہی و سلطنت شریعت اسلامیہ کے مقابلہ میں ہیچ ہیں بلکہ ہر حال میں شریعت اسلامیہ کی اطاعت ہر حال میں فرض ہے۔ دور حاضر کی ملک گیری بذریعہ گدائی تباہی در تباہی اور رسوائی ہے۔

marfat.com

ان سے علم حاصل کیا تھا اور قلمی حاشیہ اپنے ہاتھ سے لکھ کر لائے تھے جو میں نے بھی آپ کے خاص کتب خانہ میں دیکھا اور علم باطنی اس طرح تھا کہ حضرت خضر علیہ السلام آپ کے پاس آیا کرتے تھے۔ لوگ تو حضرت خضر علیہ السلام کی زیارت کے متمنی ہوتے ہیں۔ لیکن پیر سیال کی خدمت میں خود حضرت خضر علیہ السلام تشریف لاتے، فرمایا نماز ادا کر لینے کے بعد آپ نے چارپائی پر آنے کا اشارہ فرمایا تو آپ کو چارپائی پر لایا گیا۔ ہاتھ میں تسبیح مبارک لے کر ذکر فرماتے رہے۔ بالآخر فرمایا کسی نے کچھ پوچھنا ہے تو پوچھو۔ تمام نے اپنے اپنے خیالات کے ماتحت گزارش کی۔ مولوی صاحب فرماتے ہیں، میں نے بھی عرض کی کہ غریب نواز مجھے شوق، ذوق اور اطمینانِ قلبی نصیب ہو۔ بعد ازاں آپ نے تسبیح سرہانے کی طرف رکھ کر فرمایا اب مجھے کچھ نہ کہنا اور اللہ ھُــو کا پاس انفاس شروع کر دیا۔ اسی پاس انفاس کی حالت میں جب ھُــو کا لفظ ہوا تو روح مبارک جسم عنصری سے عالم بالا کی طرف پرواز کر گئی مولوی صاحب نے بتایا کہ ھُو کے لفظ سے ہمیں معلوم ہوتا تھا اور اپنی نگاہوں سے دیکھ رہے تھے کہ اوپر عالم بالا میں روح مقدس اعلیٰ حیثیت میں پرواز کر رہی ہے۔ اور ملا اعلیٰ عالم بالا، عالمِ ارواح وطن اصلی میں محبوبِ حقیقی سے ملاقی ہوئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ ٥

فرمایا مہر علی شاہ صاحب گولڑے والوں کا بیان ہے کہ میں سیال شریف میں مناظرہ کے لئے حاضر ہوا تھا، مسئلہ وحدت الوجود میں بے شمار دلائل پیش کئے، جب اپنی تقریر کو میں نے ختم کیا تو یقین تھا کہ آپ تصدیق ہی فرمائیں گے کیونکہ اپنے تمام دلائل علمی نکات کے ماتحت معقولات کی کتب سے پیش کر دیئے، جب آپ نے سب تقریر سن لی فرمایا واہ واہ تقریر تو اچھی کی ہے، پر اب لفظ پر کہہ کر اس تقریر کی تردید شروع کر دی کہ یہ تیری پہلی دلیل تھی، اس کا جواب یہ ہے پھر دوسری علیٰ ھذا القیاس ترتیب وار تمام دلائل کو اس طرح توڑ کر رکھ دیا کہ مجھے شرم آتی تھی کہ میں نے تو بہت غلط بیان کیا اور اس طرح کی بھدی تقریر کر بیٹھا ہوں، اس وقت مجھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ پیر سیال کی ہستی ایک بہت بڑا پہاڑ ہے، جس کے دامن میں ایک ادنیٰ سا پتھر مٹی کی حیثیت میں میرا وجود ہے۔ یہ بیان خود گولڑے شریف والے شاہ صاحب کا ہے۔

marfat.com

اعلیٰ حضرت پیر سیال کی آخری نماز اور وصالِ باکمال

قبلہ و کعبہ شیخ الاسلام والمسلمین ۲۵ ر رجب المرجب ۱۳۹۴ھ بعد از نماز ظہر ختم خواجگان پڑھا کر مسجد میں ہی بیٹھے تھے، ایک طالب علم حافظ نذیر احمد دھرکان کو فرمایا میری کمر میں درد ہے، تھوڑا تھوڑا دباؤ، اسی حالت میں آپ نے بندہ کو مخاطب ہو کر فرمایا کہ اس طرح تو نماز میں بھی دوسرے آدمی سے مرض اور تکلیف کی حالت میں جائز ہوگا۔ اس کی سند بھی ہے کہ پیر سیال اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کا آخری وقت وصال کا واقعہ جو مولوی محمد امین تکوجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بتایا تھا کہ پیر سیال آخری وقت وصال کے قریب تھے تو فجر کی نماز بہت سویرے ادا فرمائی۔ نماز سے پہلے آپ استفسار فرماتے رہے کہ آیا وقت ہوا ہے یا نہیں۔ آپ کے درویش باہر آ کر آسمان کی طرف دیکھتے تو کبوتر سے چھوٹے قد والے پرندے نظر آتے جو بے شمار تعداد میں ہوتے، یہاں تک کہ آسمان نظر نہ آتا۔ وقت کا پتا معلوم نہ ہوتا، اندر حاضر ہو کر عرض کرتے وقت معلوم نہیں ہوا بالآخر وہ تمام پرندے اوپر اڑتے اڑتے غائب ہو گئے۔ آسمان کی افق نظر آنے لگی صبح صادق کی علامت معلوم ہوئی تو عرض کی کہ نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ آپ نے فجر کی نماز اس طرح ادا فرمائی کہ آپ بیٹھ کر نماز کی نیت میں مشغول ہوئے اور مولوی معظم الدین صاحب مرولوی رحمۃ اللہ علیہ آپ کی کمر مبارک کو دونوں ہاتھوں سے تھامے ہوئے اور آہستہ آہستہ دباتے رہے۔ مولوی محمد امین صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس وقت میں اتنا قریب بیٹھا تھا کہ آپ کی قرأت سنی، آپ نے پہلی رکعت میں سورۃ الفلق اور دوسری رکعت میں سورۃ الناس پڑھی اور کمر کو تھامنے والی نعمت مولوی معظم الدین صاحبؒ مرولوی کو نصیب ہوئی، حالانکہ اس وقت جلال پور والے شاہ صاحب اور گولڑے والے شاہ بھی موجود تھے۔

فرمایا یہ ہمارے لئے بہت بڑی سند ہے کیونکہ علمائے کرام بھی موجود تھے اور خود پیر سیال اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کی ہستی جو علوم ظاہری و باطنی کے بے پایاں بحر تھے۔ علم ظاہری میں تو حافظ دراز صحب جو ہدایہ شریف کے محشی ہیں اور قاضی مبارک کے بھی محشی ہیں،

marfat.com

اولادِ نرینہ اعلیٰ حضرت پیر سیال حضرت خواجہ محمد شمس الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ

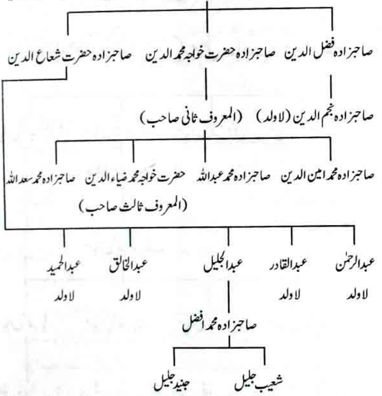

marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اولادامجاد حضرت الحاج شیر کرم علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

میاں عبدالکریم — میاں تاج محمود — میاں محمد موسیٰ — میاں عبدالرحیم

میاں تاج محمود

حافظ میاں برخوردار

میاں محمد شریف

میاں محمد یار — میاں محمد پناہ — میاں احمد یار — میاں خدا یار

میاں محمد یار

اعلیٰ حضرت خواجہ محمد شمس الدین شمس العارفین رحمۃ اللہ علیہ

میاں فضل دین — حضرت خواجہ محمد دین رحمۃ اللہ علیہ (عرف ثانی صاحب) — شعاع الدین

marfat.com

صاحبزادہ محمد سعد اللہ صاحب برادر خواجہ محمد ضیاء الدین صاحب بن خواجہ محمد الدین

محمد رب نواز — محمد عنایت اللہ عرف خان صاحب — افتخار احمد — غیاث الدین

حبیب نواز — محمد عمر خان — ناصر عباس — محمد کامران — طارق افتخار — فاروق افتخار — خالد افتخار

ظفر عباس — اظہر عباس — احسن عباس — محمد اسد — محمد امجد

خواجہ بدر الدین صاحب بن خواجہ محمد ضیاء الدین صاحب

غلام معین الدین

صاحبزادہ قطب الدین

صاحبزادہ بدر الدین

خواجہ غلام فخر الدین رحمۃ اللہ بن خواجہ محمد ضیاء الدین

غازی صلاح الدین — محمد ریاض الدین — محمد فیاض الدین

محمد علاؤ الدین — محمد بلال — محمد طاہر

خواجہ محمد ظہیر الدین بن خواجہ محمد ضیاء الدین رحمۃ اللہ علیہ

صاحبزادہ محمد مسعود احمد — غلام ضیاء الدین

خواجہ مجد الدین بن حضرت شیخ الاسلام خواجہ محمد قمر الدین رحمۃ اللہ علیہ

صاحبزادہ مصلح الدین احمد بلال

خواجہ غلام نصیر الدین رحمۃ اللہ علیہ بن حضرت شیخ الاسلام خواجہ محمد قمر الدین

غلام نظام الدین — نور القمر — محمد نعیم الدین

marfat.com

حضرت خواجہ محمد ضیاء الدین
(المعروف ثالث صاحب)

- خواجہ بدرالدین
- خواجہ فخرالدین
- حضرت شیخ الاسلام خواجہ محمد قمرالدین
  - صاحبزادہ مجدالدین
  - حضرت خواجہ محمد حمیدالدین مدظلہ العالی (موجودہ سجادہ نشین)
  - صاحبزادہ غلام نصیرالدین
- صاحبزادہ ظہیرالدین

ثالث صاحب کے حقیقی بھائی

صاحبزادہ محمد امین الدین بن خواجہ محمد الدین

- حسن الدین — لاولد
- شہاب الدین
  - کمال الدین
    - محمد نورالامین
  - جمال الدین
    - شمس الدین
    - محمد امین الدین
    - محمد الدین
- معظم الدین — لاولد

حضرت خواجہ محمد حمیدالدین مدظلہ العالی

بن

جناب شیخ الاسلام حضرت خواجہ محمد قمرالدین رحمۃ اللہ علیہ

- صاحبزادہ محمد ضیاء الحق
  - صاحبزادہ محمد نورالدین
- صاحبزادہ محمد قاسم

صاحبزادہ محمد عبداللہ صاحب بھائی حضرت خواجہ محمد ضیاء الدین بن خواجہ محمد الدین

- صاحبزادہ مظہرالحق
  - عبدالحق
  - فضل حق
  - سکندر حیات
  - محمد اظہارالحق
- صاحبزادہ منظورالحق
  - محمد یوسف
    - اکرام الحق
    - انوارالحق
    - محمد قمرالحق
    - نجم الحق
    - محبوب الحق
    - اعزازالحق
  - شمس الحق
    - نعیم الحق
    - فہیم الحق

marfat.com

میاں فیض محمد بن میاں محمد پناہ بن محمد شریف

- دیدار بخش
  - عبدالغنی
    - اللہ بخش
      - شہزاد غنی
      - وقار غنی
      - عثمان غنی
    - سلطان علی
      - محمد سعد
    - قادر بخش
      - محمد فاروق
  - محمد شریف
    - میاں امیر بخش
      - محمد حفیظ
  - محمد علی
- محمد بخش
  - غلام حسین
  - غلام نبی
  - شیر محمد
    - محمد قاسم
      - محمد عبداللہ
        - محمد امان اللہ
    - محمد حسن
      - لاولد
- قادر بخش
- حیدر بخش
- میاں عبدالستار

قادر بخش ولد میاں فیض محمد ولد میاں محمد پناہ

- میاں امیر بخش
  - میاں خدا بخش
    - معین الدین
  - میاں مولا بخش
    - فیض محمد
    - محمد خالد

حیدر بخش ولد میاں فیض محمد ولد میاں محمد پناہ

- نبی بخش
- احمد بخش
  - باری بخش
    - محمد نواز
      - غلام محی الدین
      - محمد نعیم الدین
    - مبارک امین اختر
    - فیض محمد

marfat.com

میاں محمد شریف بن حافظ برخوردار بن میاں تاج محمود بن شیر کرم علی رحمہم اللہ تعالی

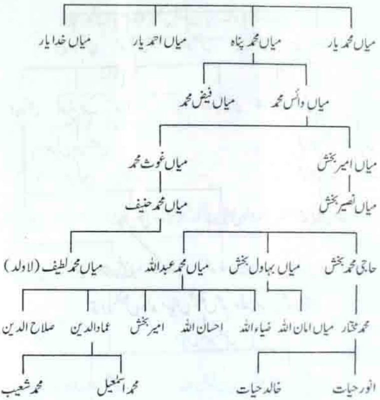

marfat.com

میاں بہاول بخش ولد میاں احمد یار ولد میاں محمد شریف

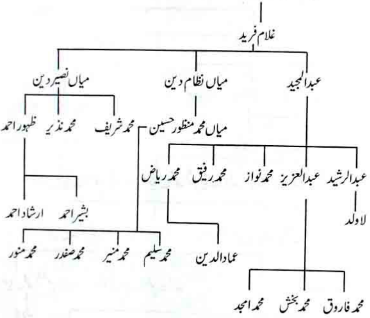

میاں خدایار ولد میاں محمد شریف ولد میاں برخوردار

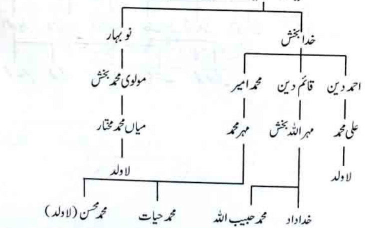

marfat.com

میاں عبدالستار ولد میاں فیض محمد ولد میاں محمد پناہ

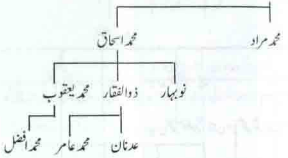

میاں احمد یار ولد میاں محمد شریف ولد حافظ برخوردار

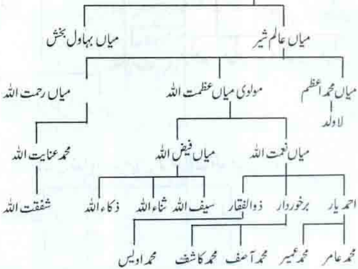

marfat.com

صفر المظفر

نمبر	نام حضرات	تاریخ وفات	عمر	مدفن ۔ مادہ تاریخ
۱۔	حضرت خواجہ شاہ محمد سلیمان تونسوی رضی اللہ عنہ	۷ رصفر ۱۲۶۷ھ	۸۴ سال	تونسہ شریف قطب حق مرشد سلیمان بادشاہ ۱۲۶۷
۲۔	حضرت خواجہ محمود عرف شیخ راجنؒ	۲۲ رصفر ۹۰۰ھ		پیران بٹن ۔
۳۔	صاحبزادہ نجم الدینؒ سیالوی	۲۲ رصفر		سیال شریف
۴۔	حضرت خواجہ محمد شمس الدین سیالویؒ	۲۴ رصفر ۱۳۰۰ھ		سیال شریف شمس منیر کشور دینی ۱۳۰۰ھ
۵۔	مولوی غلام محمد خلیفہ حضرت پیر سیالؒ	۲۶ رصفر		کدلٹھی ضلع جہلم
۶۔	حضرت خواجہ عبدالواحد بن زیدؒ	۲۷ رصفر ۱۷۷ھ		بصرہ، امام عبد واحد ۱۷۷
۷۔	حضرت خواجہ یحیٰ مدنیؒ	۲۸ رصفر ۱۱۴۱ھ	۹۵ سال	مدینہ طیبہ، عاشق نجی ۱۱۴۱
۸۔	حضرت خواجہ علم الدینؒ	۲۶ رصفر ۸۰۹ھ		پیران پٹن گجرات احمد آباد
۹۔	میاں محمد سعداللہ حقیقی برادر خواجہ محمد ضیاء الدین سیالویؒ	۵ رصفر ۱۳۹۷ھ		سیال شریف
۱۰۔	حضرت پیر سید مہر علی شاہؒ	۲۹ رصفر ۱۳۵۶ھ		گولڑہ شریف، اسلام آباد

marfat.com

محرم الحرام

نمبر	نام حضرات	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	عمر	مدفن
۱۔	امیر المومنین سیدنا عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ	ماہ جمادی الاول روز دوشنبہ	یکم ماہ محرم ۲۴ھ شب یکشنبہ	۶۳ سال	روضہ انور رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ بہ پہلو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ
۲۔	سید الشہداء حضرت امام حسین		۱۰ محرم ۶۱ھ	۵۶ سال	کربلا معلی۔
۳۔	حضرت امام زین العابدینؒ		۱۹ محرم ۹۴ھ	۶۶ سال	مدینہ منورہ عابد و زاہد ۹۴
۴۔	حضرت خواجہ حسن بصریؒ	۴	۴ محرم ۱۱۱ھ	۹۰ سال	بصرہ۔ ہادی ملک
۵۔	حضرت شیخ شہاب الدین سہروردیؒ		یکم محرم ۶۳۳ھ	۹۳ سال	بغداد شریف زاہد شہاب الدین ۶۳۳
۶۔	حضرت خواجہ معروف کرخیؒ		۲ محرم ۲۰۰ھ		بغداد شریف۔ زبدہ اصفیا ۲۰۰۔
۷۔	حضرت خواجہ فرید الدین مسعود گنج شکرؒ		۵ محرم ۶۷۰ھ	۹۵ سال	پاکپتن شریف فرد دین فرید وحید ۶۷۰
۸۔	حضرت خواجہ ممشاد علو دینوریؒ		۱۴ محرم ۲۹۸ھ		مہربان/ ۲۹۸
۹۔	حضرت خواجہ محمد ضیاء الدینؒ		۱۳ محرم		سیال شریف، حبیب ازل
۱۰۔	حضرت خواجہ احمد میرویؒ		۵ محرم		میرا شریف ضلع اٹک
۱۱۔	حضرت خواجہ میاں محمد بسالویؒ		۷ محرم		بسال شریف ضلع اٹک
۱۲۔	حضرت مولانا زین الدین مکھڈی		۱۱ محرم		مکھڈ شریف ضلع اٹک

marfat.com

ربیع الآخر

نمبر	نام حضرات	تاریخ وفات	عمر	مدفن و مادۂ تاریخ
۱۔	حضرت خواجہ ابو اسحاق شامی چشتیؒ	۱۴ ربیع الآخر ۳۲۹ھ		عسکہ شام، قطب الواصلین/ ۳۲۹
۲۔	حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ محبوب سبحانیؒ	۱۷ ربیع الآخر ۵۶۲ھ	۹۱ سال	بغداد شریف، ماہ عالم قطب ربانی ۵۶۲
۳۔	حضرت خواجہ نظام الدین زری زربخش محبوب الٰہی رضی اللہ عنہ	۱۸ ربیع الآخر ۷۲۵ھ	۹۴ سال	غیاث پور دہلی، سردار حق قطب الہدیٰ ۷۲۵
۴۔	حضرت خواجہ ناصر الدین ابو یوسف چشتی رضی اللہ عنہ	۲۸ ربیع الآخر ۴۵۹ھ	۸۴ سال	چشت شریف، عارف حق ۴۵۹۔
۵۔	حضرت میاں حکیم محمد بخشؒ	یکم ربیع الآخر ۱۴۰۸ھ		مکان شریف چک ۲۳۲ خانقاہ شریف، ضلع جھنگ

marfat.com

ربیع الاول

نمبر	نام حضرات	تاریخ وفات	عمر	مدفن و مادہ تاریخ
۱۔	حضور پرنور سرور کائنات محمد مصطفی ﷺ	۱۲/ربیع الاول ۱۱ھ	۶۳ سال	مدینہ منورہ گشت ازھو سال ترحیلش عیاں ۱۱
۲۔	حضرت امام حسنؓ	۱۱/ربیع الاول ۵۰ھ	۴۵ سال ۸ ماہ	مدینہ منورہ جنت البقیع محبت/۵۰
۳۔	حضرت امام حسن عسکریؒ	۶/ربیع الاول ۲۶۰ھ	۲۹ سال	سرمن رائی، امام مقبول/۲۶۰
۴۔	حضرت خواجہ فضیل بن عیاضؒ	۳ ربیع الاول ۱۸۷ھ		مکہ مکرمہ جنت المعلیٰ سید اقطاب/۱۸۷۔
۵۔	حضرت خواجہ قطب الدینؒ بختیار اوشی کاکی رضی اللہ عنہ	۱۴ ربیع الاول ۶۳۴ھ	۵۲ سال	دہلی شریف قطب الدین مقدس قطب الاقطاب/۶۳۴
۶۔	حضرت خواجہ کلیم اللہ جہاں آبادیؒ	۲۲ ربیع الاول ۱۱۴۲ھ	۸۸ سال	دہلی قریب مسجد جامع شیخ اکبر/۱۱۴۲
۷۔	میاں عبدالرحمن خلیفہ خواجہ محمد دین صاحب سیالویؒ	۲۰/ربیع الاول		محمدی شریف ضلع جھنگ
۸۔	حضرت خواجہ شیخ محمدؒ	۲۹ ربیع الاول ۱۰۴۰ھ	۸۵ سال	احمد آباد گجرات شیخ الاسلام غالب المنیر ۱۰۴۰
۹۔	مولانا محمد ذاکر بگوی بھیرویؒ	۱۴/ربیع الاول ۱۳۳۴ھ	۴۱ سال	بھیرہ شریف ضلع سرگودھا عاشق مجھے برنگ معشوق/۱۳۳۴
۱۰۔	حافظ حکیم غلام محمد رحمۃ اللہ علیہ	۲۹ ربیع الاول ۱۴۰۹ھ	۵۶ سال	چک نمبر ۲۳۲ خانقاہ شریف، ضلع جھنگ
۱۱۔	حضرت مولانا محمد شمس الدین چشتیؒ	۳/ربیع الاول		مکھڈ شریف ضلع اٹک
۱۲۔	حضرت مولانا محمد قمر الدین چشتیؒ	۳/ربیع الاول		ایضاً

marfat.com

رجب المرجب

نمبر	نام حضرات	تاریخ وفات	عمر	مدفن
۱۔	حضرت امام جعفر صادقؓ	۱۵ رجب ۱۸۹ھ	۶۹ سال	مدینہ طیبہ، حق طلب/ ۱۸۹
۲۔	حضرت امام موسیٰ کاظمؓ	۶ رجب ۱۸۶ھ	۵۸ سال	بغداد شریف سید ولی احد/ ۱۸۶
۳۔	حضرت امام المسلمین نعمان ابن ثابت ابوحنیفہ کوفی	۱۵ رجب ۱۵۰ھ	۷۰ سال	بغداد شریف، طالب حق/ ۱۵۰
۴۔	حضرت مولانا خواجہ مودود چشتیؒ	یکم رجب ۵۲۷ھ	۱۲۰ سال	چشت شائلاں صاحب مودود والی پیشوا/ ۲۵۱
۵۔	مولوی محمد نصیر الدین چاچڑوی خلیفہ حضرت سیالویؒ	یکم رجب ۱۳۳۴ھ		چاچڑ شریف ضلع سرگودھا شد بجنت معدن صدق وصفا/ ۱۳۳۴۔
۶۔	حضرت خواجہ محمد دین سیالویؒ	یکم رجب ۱۳۲۷ھ	۷۴ سال	سیال شریف مظہر جمال حق/ ۱۳۲۷
۷۔	حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری ثم اجمیری رضی اللہ عنہ	۶ رجب ۶۳۳ھ	۹۷ سال	اجمیر شریف آفتاب ہند/ ۶۳۳
۸۔	مولوی فضل دین چاچڑوی خلیفہ حضرت سیالویؒ	۸ رجب		چاچڑ شریف ضلع سرگودھا
۹۔	حضرت خواجہ حاجی شریف زندانیؒ	۱۳ رجب ۶۱۲ھ	۱۲۰ سال	محلہ زندانیہ بخارہ حاجی شریف ۶۱۲۔
۱۰۔	مولوی حفیظ ماہی صاحب سرکی والے خلیفہ حضرت سیالوی	۱۵ رجب		سرکی شریف تحصیل و ضلع خوشاب۔
۱۱۔	حضرت شیخ احمد معروف بیا نجیؒ	۲۶ رجب		
۱۲۔	حضرت خواجہ شیخ نصیر الدین بن شیخ مجد الدینؒ	۲۷ رجب		
۱۳۔	پیرزادہ خواجہ حامد حسن بن حضرت خواجہ خان محمد تونسویؒ	یکم شعبان ۱۳۸۸ھ		تونسہ شریف

marfat.com

جمادی الاولیٰ

نمبر	نام حضرات	تاریخ وفات	عمر	مدفن و مادۂ تاریخ
۱۔	حضرت خواجہ شیخ سراج الدین	۲۱ جمادی الاولیٰ ۷۶۲ھ		قلعہ پیرانِ پٹن نہر والا صاحب کرامت/ ۷۶۲
۲۔	حضرت خواجہ سلطان ابراہیم ابن ادھم بلخی رضی اللہ عنہ	۲۶ جمادی الاولیٰ ۲۸۲ھ		مقبرہ لوط علیہ السلام قطب حق/ ۲۸۲۔
۳۔	حضرت امام نقی رضی اللہ عنہ	۳۰ جمادی الاولیٰ ۲۵۲ھ		سامرہ نواح بغداد شریف
۴۔	حضرت خواجہ اللہ بخش تونسویؒ	۲۹ جمادی الاولیٰ	۷۸ سال	تونسہ شریف، محب علی امام ھدا۔

جمادی الاخریٰ

نمبر	نام حضرات	تاریخ وفات	عمر	مدفن و مادۂ تاریخ
۱۔	سیدنا حضرت ابوبکر صدیقؓ	۲۲ جمادی الاخریٰ ۱۳ھ	۶۳ سال	مدینہ منورہ در روضہ مقدسہ سرور کائنات ﷺ از احد سال ترحیلش عیاں
۲۔	حضرت ابی محمد ابن احمد چشتیؒ	یکم جمادی الاخریٰ ۴۱۱ھ	۷۰ سال	چشت شریف محمد پیشوا/ ۴۱۱
۳۔	حضرت خواجہ ابی احمد فرسافہ چشتیؒ	یکم جمادی الاخریٰ ۳۵۵ھ		چشت شریف ۳۵۵
۴۔	حضرت حیدر علی شاہ صاحب جلال پوری خلیفہ حضرت شمس الدین سیالوی	۴ جمادی الاخریٰ ۱۳۶۲ھ —	۹۵ سال	جلال پور شریف ضلع جہلم ولی مر جہاں ۱۳۶۲ھ
۵۔	مولوی معظم دین صاحب مرولوی خلیفہ خواجہ شمس العارفینؒ	۱۰ر جمادی الاخریٰ	۶۳ سال	مرولہ شریف تحصیل بھیرہ ضلع سرگودھا۔
۶۔	حضرت شیخ عبدالجلیل خلیفہ حضرت خواجہ شمس العارفینؒ	۲۵ جمادی الاخریٰ ۱۲۹۳ھ		(سیال شریف) شیخ جلیل مکرم بود/ ۱۲۹۳
۷۔	خواجہ محمد فخر الدین محب النبی دہلوی خواجہ خان محمد تونسوی	۲۷ جمادی الاخریٰ ۱۱۹۹ھ [illegible] جمادی الاخریٰ	۷۳ سال	دہلی محبوب فخر المسلمین/ ۱۱۹۹ھ

marfat.com

شوال المکرّم

نمبر	نام حضرات	تاریخ وفات	عمر	مدفن و مادۂ تاریخ
۱۔	صاحبزادہ محمد شعاع الدین ابن خواجہ شمس الدین سیالویؒ	۲ شوال ۱۳۲۲ھ	۵۸ سال	سیال شریف
۲۔	حضرت خواجہ عثمان ہرونیؒ	۵ شوال ۶۱۷ھ	۹۱ سال	مکہ معظمہ تاج الاصفیاء/ ۶۱۷
۳۔	حضرت خواجہ ابی ہبیرہ بصریؒ	۷ شوال ۲۸۷ھ	۱۲۰ سال یا ۱۳۰ سال	بصرہ کامل امین الدین/ ۲۸۷
۴۔	حضرت امیر خسرو کاسہ لیس دہلوی	۱۸ شوال ۷۲۵ھ	۷۵ سال	دہلی قریب مرقد خواجہ محبوب الٰہی اشرف الاقطاب/ ۷۲۵
۵۔	خواجہ مجد الدین بن خواجہ سراج الدین الشیخ	۲۲ شوال		
۶۔	حضرت خواجہ سدید الدین حذیفہ مرعشی رضی اللہ عنہ	۲۵ شوال ۲۷۶ھ		عمر اور مدفن معلوم نہیں پیردین ۲۷۶ھ

marfat.com

شعبان المعظم و رمضان المبارک

نمبر	نام حضرات	تاریخ وفات	عمر	مدفن و مادۂ تاریخ
۱۔	ام المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا	۱۸ رمضان بشب سہ شنبہ ۵۸ھ	۶۵ سال	مدینہ منورہ جنت البقیع
۲۔	سیدنا وسندنا امیر المؤمنین حضرت علی بن ابی طالبؓ	۲۱ رمضان ۴۰ھ	۶۳	مسجد کوفہ، زاہد پاک/۴۰ نجف اشرف
۳۔	حضرت امام موسیٰ علی رضا کتاب جفر الجوامع اسرار الغیب والے حالات بحوالہ تحفۃ الابرار۔	۲۱ رمضان ۲۰۸ھ	۵۵ سال	مشہد شریف قطب زماں/۲۰۸
۴۔	حضرت خواجہ ابوالفتح رضی اللہ عنہ	۶ شعبان		بغداد شریف
۵۔	حضرت خواجہ نصیر الدین چراغ دہلویؒ	۱۸ رمضان ۷۵۷ھ	۸۳ سال	پرانی دہلی
۶۔	حضرت خواجہ محمد قمر الدین سیالوی شیخ الاسلام والمسلمین رضی اللہ عنہ	۱۸ رمضان بشب سہ شنبہ ۱۴۰۱ھ	۷۷ سال	سیال شریف روضہ انور خواجہ محمد شمس الدینؒ
۷۔	حضرت خواجہ سری سقطیؒ	۲ رمضان ۲۵۰ھ		بغداد شریف قطب الحق/۲۵۰
۸۔	حضرت مولانا مولوی شاہ محمد علی مکھڈی استاذ خواجہ شمس الدین سیالوی خلیفہ حضرت خواجہ تونسویؒ	۲۹ رمضان ۱۲۵۳ھ		مکھڈ شریف
۹۔	حضرت حافظ میاں محمد عبداللہ حقیقی برادر خواجہ محمد ضیاء الدین سیالوی حضرت ثالث رضی اللہ عنہ	۲۷ رمضان		

marfat.com

ذوالحجۃ الحرام

نمبر	نام حضرات	تاریخ وفات	عمر	مدفن و مادۂ تاریخ
۱۔	امیر المؤمنین حضرت سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ	۱۸ ذوالحج ۳۵ھ	۸۳ سال	مدینہ منورہ جنت البقیع حبیب احد/ ۳۵
۲۔	حضرت امام محمد تقی	۶ ذوالحج ۲۲۰ھ	۲۵ سال	بغداد شریف زاہد صدیق/ ۲۲۰
۳۔	حضرت خواجہ نور محمد مہاروی عرف قبلہ عالم رضی اللہ عنہ	۳ ذوالحج ۱۲۰۵ھ	۶۳ سال	تاج سرور قصبہ مہار شریف شیخ واقف حق/ ۱۲۰۵
۴۔	حضرت امیر کبیر سید علی ہمدانی المعروف شاہ ہمدان	۶/ ذوالحج ۷۸۶ھ		کولاب (ختلان) تاجکستان
۵۔	حضرت خواجہ محمد موسیٰ صاحب تونسوی	۱۵ ذوالحج		تونسہ شریف
۶۔	حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب دہلی	۱۷ ذوالحج		دہلی شریف بھارت۔
۷۔	مولوی عبدالعزیز صاحب بگوی خلیفہ حضرت سیالوی	۱۶ ذوالحج		بھیرہ ضلع سرگودھا۔
۸۔	حضرت خواجہ محمد حامد تونسوی	۲۳ ذوالحج		تونسہ شریف ضلع ڈیرہ غازی خاں
۹۔	حضرت خواجہ امیر احمد بسالوی	۲۱/ ذوالحج		بسال شریف ضلع اٹک
۱۰۔	حضرت خواجہ جمال الدین جمن	۲۰ ذوالحج ۹۴۰ھ		شاہ پور احمد آباد گجرات
۱۱۔	حضرت پیر سید محمد شاہ ہمدانی	۱۷/ ذوالحج		زمان آباد شریف (میانوالہ)
۱۲۔	حضرت خواجہ شیخ صاحب	۲۷ ذوالحج ۳۳۴ھ	۸۸ سال	صدیق مکمل/ ۳۳۴
۱۳۔	حضرت پیر سید یوسف شاہ ہمدانی	۷/ ذوالحج		زمان آباد شریف (میانوالہ)
۱۴۔	مولانا محمد ذاکر صاحب محمدی شریف	۳ ذوالحج		محمدی شریف ضلع جھنگ

marfat.com

ذوالقعدۃ الحرام

نمبر	نام حضرات	تاریخ وفات	عمر	مدفن و مادۂ تاریخ
۱۔	مولوی محمد امین صاحب چکوڑوی خلیفہ حضرت سیالویؒ	۱۱ ذیقعدہ ۱۳۰۲ھ	۸۰ سال	چکوڑی ضلع گجرات
۲۔	حضرت خواجہ نظام الدین صاحب اورنگ آبادی رضی اللہ عنہ	۱۲ ذیقعد ۱۴۴۲ھ	۸۲ سال	اورنگ آباد شیخ العالمین/ ۱۴۴۲
۳۔	حضرت خواجہ سید محمد گیسو درازؒ	۱۶ ذیقعد ۸۲۵ھ	۱۰۵ سال	گلبرگہ شریف دکن بادشاہ اتقیا/ ۸۲۵
۴۔	سید اکرام شاہ خلیفہ سیالویؒ	۲۶ ذیقعد ۸۲۵ھ		سہلو کے
۵۔	حضرت شیخ علامہ کمال الدینؒ	۲۷ ذیقعد ۷۵۶ھ	۷۵ سال	پرانی دہلی متقی اہل یقین/ ۷۵۶
۶۔	حضرت شیخ خواجہ حسن محمدؒ	۲۸ ذیقعد ۹۸۰ھ	۵۹ سال	احمد آباد محلہ شاہ پور نداشد محمد حسن حق پرست/ ۹۸۰

عمدہ لکھائی ——— بہترین چھپائی
مسودہ دیجئے ——— کتاب لیجئے
جمیل برادرز
ناظم آباد نمبر ۲، فون 6608017

marfat.com

marfat.com